خطّی جغرافیہ

بارھویں جماعت کے لیے

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

تیار کردہ: پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کُتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ڈائریکٹر (مینو سکرپٹس): ڈاکٹر مبین اختر

ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس): رضاالرحمان

مصنّف: (ریٹائرڈ) پروفیسر میاں محمد اسلم (مرحوم)

نگرانِ طباعت: شمس الرحمان، ماہر مضمون (جغرافیہ)
پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

ناشر: نصیر سنز لاہور

پرنٹر: اسحاق الفتح پرنٹرز لاہور

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	طباعت	تعداد اشاعت	قیمت
جون 2017ء	اوّل	12	10,000	66

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

فہرست

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
-1	دنیا کا جائزہ	9
-2	براعظم ایشیا	15
-3	پاکستان	32
-4	چین	50
-5	جاپان	57
-6	سعودی عرب	65
-7	یورپ	70
-8	سلطنت متحدہ	79
-9	شمالی امریکہ	84
-10	ریاست ہائے متحدہ امریکہ	99
-11	براعظم جنوبی امریکہ	110
-12	برازیل	122
-13	افریقہ	126
-14	سوڈان	138
-15	آسٹریلیا	142
-16	انٹارکٹکا	156
	ضمیمہ (Appendix) (رقبہ، آبادی، دارالحکومت	159

کسرِ اعتباری
1 : 153250000

دُنیا۔ براعظم اور سمندر

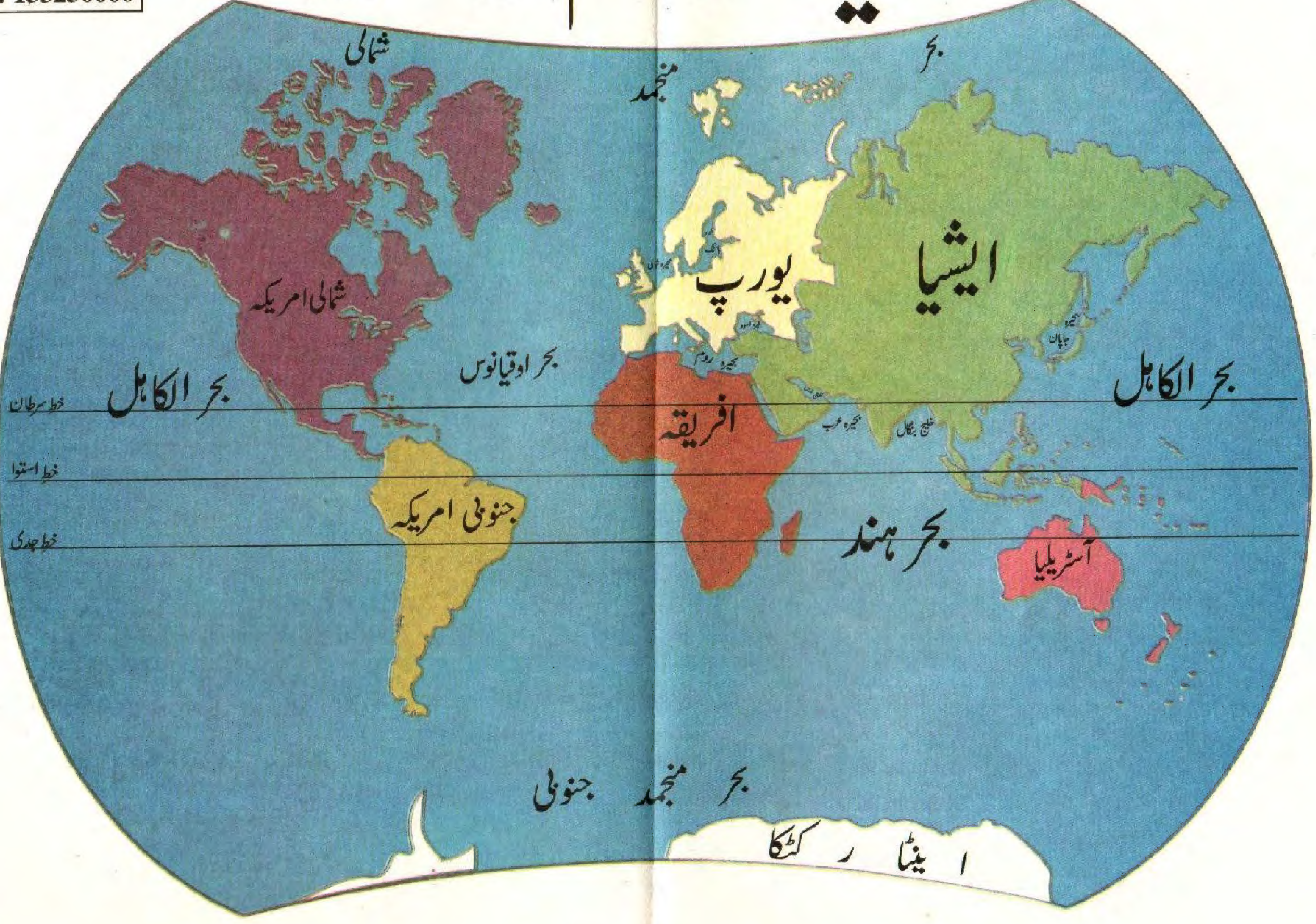

باب 1

دُنیا کا جائزہ

(Overview of the World)

دُنیا جس میں ہم آباد ہیں بڑی وسیع ہے۔اس کی سطح کا رقبہ 510 ملین مربع کلومیٹر ہے اور 2016ء کے اعداد وشمار کے مطابق آبادی تقریباً سوا سات اَرب سے تجاوز کر چکی ہے۔کرہ ارض کی بعض تفصیلات مثلاً نظام شمسی کی سورج کے گرد سالانہ گردش، محوری گردش، موسموں کا تغیر وتبدل وغیرہ کا ذکر طبعی جغرافیہ کی کتاب میں کر دیا گیا ہے اور یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ کرہ ارض کی طبعی خصوصیات دُنیا کے مختلف حصوں کے باشندوں پر کیا اثر ڈالتی ہے۔اس کے علاوہ انسانی زندگی پر ماحول کے اثرات بھی بیان کر دیے گئے ہیں۔ نیز دُنیا کے مختلف حصوں میں آبادی کی تقسیم، لوگوں کے پیشے، طرز زندگی، مذاہب اور رسم ورواج کا ذکر ہے۔

آبادی کی تقسیم (Distribution of Population)

اگلے صفحے پر آبادی کی تقسیم کا نقشہ دیا گیا ہے۔اس سے واضح ہے کہ دُنیا کے مختلف حصوں کی آبادی ایک جیسی نہیں ہے۔کسی علاقے کی آبادی گنجان ہے اور کسی کی کم گنجان۔ دُنیا میں ایسے بڑے بڑے علاقے موجود ہیں جن کی آبادی 5 افراد فی مربع کلومیٹر ہے اور ایسے بھی علاقے ہیں جہاں آبادی 500 افراد فی مربع کلومیٹر سے زیادہ ہے۔اس اختلاف کی ایک بڑی وجہ مختلف علاقوں کی اپنی اپنی خصوصیات ہیں۔کم یا زیادہ آبادی ہونے میں آب وہوا، زرخیز زمین اور پانی کی دستیابی کا بھی عمل دخل ہے۔

1- دُنیا کے گنجان آباد علاقے (Densely Populated Regions of the World)

آبادی کی تقسیم کے نقشے کو دیکھنے سے معلوم ہو جائے گا کہ دنیا کے کون کون سے علاقوں میں آبادی گنجان، متوسط اور کم ہے۔دنیا کے گنجان آباد علاقے مندرجہ ذیل ہیں۔

i- مشرقی، جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا
(Eastern, Southern and South Eastern Asia)

چین، جاپان، بھارت، پاکستان، انڈونیشیا اور بنگلا دیش براعظم ایشیا کے گنجان آباد ممالک ہیں۔چین، بھارت اور بنگلا دیش کے بہت سے حصوں میں آبادی 1200 افراد فی مربع کلومیٹر سے زیادہ ہے۔گنجان آبادی کی وجہ میدانی علاقوں کی زرخیز زمین، آتش فشانی مٹی، دریاؤں کی وادیاں اور کوہ دامنی زرخیز علاقے ہیں۔

ii- مغربی و وسطی یورپ (Western and Central Europe)

یہ ایک عظیم صنعتی علاقہ ہے جس میں جزائر برطانیہ، بیلجیم، فرانس اور جرمنی جیسے نہایت ترقی یافتہ ممالک شامل ہیں۔زراعت بھی عروج پر

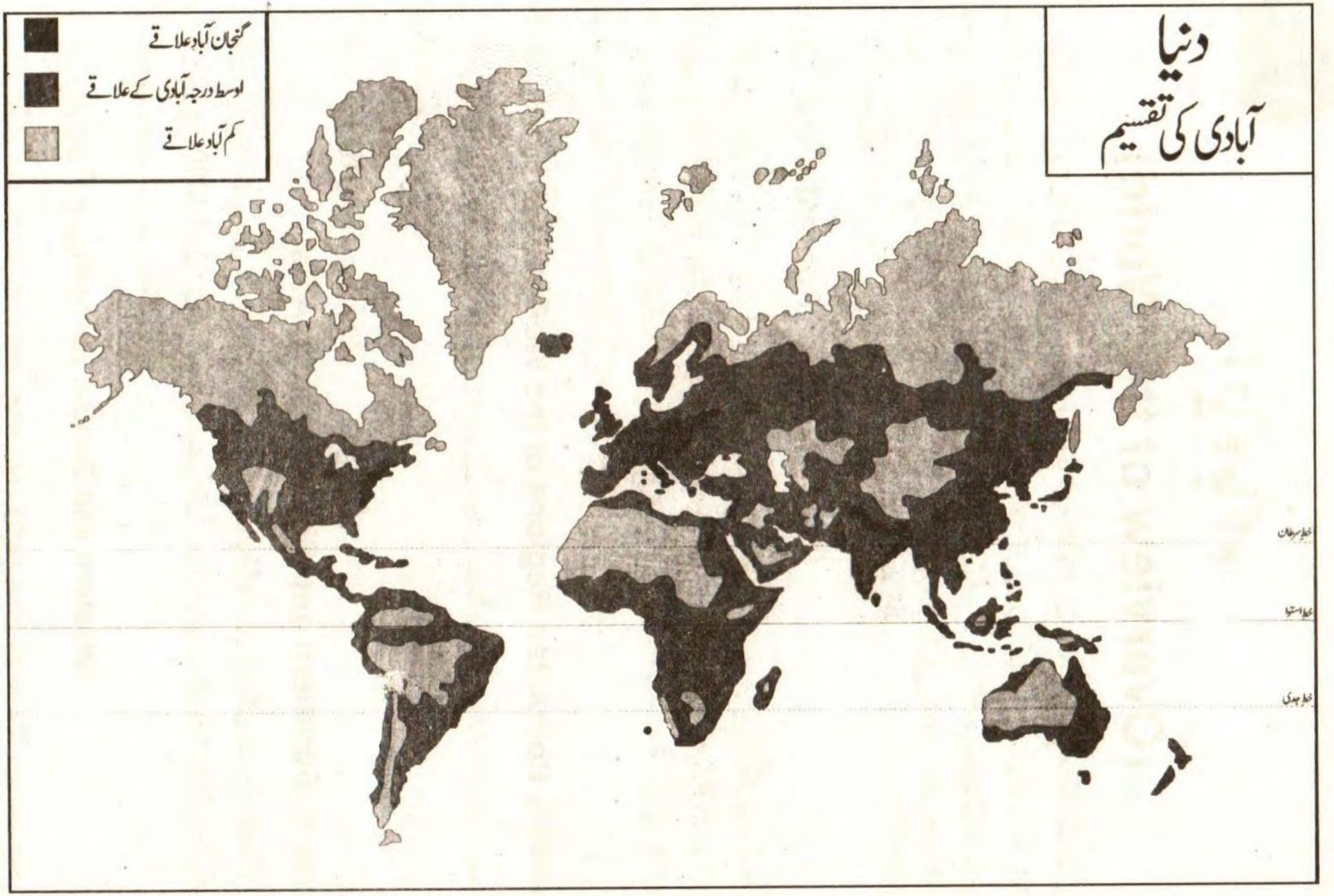
دنیا
آبادی کی تقسیم
گنجان آباد علاقے
اوسط درجہ آبادی کے علاقے
کم آباد علاقے
خط سرطان
خط استوا
خط جدی

ہے اور عمیق (Intensive) قسم کی کاشتکاری عمل میں لائی جاتی ہے۔ صنعتوں کا انحصار کوئلہ، لوہا اور دیگر معدنیات پر ہے جو اس علاقے میں پائی جاتی ہیں۔

iii- شمال مشرقی ریاستہائے متحدہ امریکہ اور جنوب مشرقی کینیڈا

(North Eastern U.S.A and South Eastern Canada)

یہ ایک اور بڑا صنعتی علاقہ ہے جو گنجان آباد ہے۔ یہاں بھی صنعتوں کا انحصار کوئلہ، معدنی تیل اور دیگر معدنیات پر ہے۔ یورپ کی طرح یہاں بھی عمیق کاشتکاری عمل میں لائی جاتی ہے۔

iv- وادئ نیل اور ڈیلٹا (Nile Valley and Delta)

یہ براعظم افریقہ کا ایک مشہور زرعی خطہ ہے جہاں سیلابی زرخیز مٹی اور خاطر خواہ آبپاشی کے سبب کھیتی باڑی کی جاتی ہے اور آبادی قدرے گنجان ہے۔

2- اوسط درجہ آبادی کے علاقے (Average Densely Populated Regions)

دنیا کے جن علاقوں میں آبادی اوسط درجے کی ہے وہاں لوگوں کا پیشہ زیادہ تر زراعت اور گلہ بانی ہے۔ یہاں وسیع پیمانے (Extensive) کی کاشت عمل میں لائی جاتی ہے۔ ایسے علاقے شمالی امریکہ پریریز (Prairies) اور جنوبی امریکہ میں پمپاز (Pampas) ہیں۔ ان علاقوں میں کھیت (Farms) وسیع طرز کے ہیں اور کاشتکاری کی فی مربع کلومیٹر تعداد ان علاقوں کے مقابلے میں کم ہے جہاں عمیق کاشتکاری عمل میں لائی جاتی ہے۔ البتہ ایسے اوسط آبادی کے علاقوں کے اندر بڑے بڑے شہروں کے گردونواح میں چھوٹی چھوٹی گنجان آباد بستیاں پائی جاتی ہیں۔

3- کم آباد علاقے (Less Densely Populated Regions)

دنیا میں کچھ ایسے علاقے بھی ہیں جہاں ناموزوں جغرافیائی حالات کی وجہ سے آبادی بہت کم ہے۔ ان میں شمالی وجنوبی قطبینی علاقے (Polar Areas)، شمالی مخروطی جنگلات کی پٹی، گرم صحرا، منطقہ معتدلہ کے جنگلات اور استوائی جنگلات شامل ہیں۔ بڑے صحراؤں کے ملحقہ نیم صحرائی علاقوں میں گروپوں کی شکل میں کم گنجان آبادی ہے جہاں لوگ یا تو نخلستانوں میں آباد ہیں یا خانہ بدوش چرواہے ہیں یا الگ الگ معدنی بستیوں میں آباد ہیں۔ ایمیزن کے جنگلی میدانوں میں لوگ جانوروں کا شکار کرتے ہیں اور خوراک کی تلاش میں گھومتے پھرتے ہیں۔ دریائے ایمزن اور اس کے معاون دریاؤں کی وادیوں میں لوگوں کے کچھ گروہ معمولی کھیتی باڑی کر کے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ ان علاقوں میں آبادی 10 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔

آبادی کی تقسیم کا انسانی سرگرمیوں پر اثر

(Distribution of Population and its impact on Human activities)

اکثر حالات میں دیکھا گیا ہے کہ آبادی کی کم و بیش تقسیم کے سبب مختلف علاقوں میں لوگوں کے پیشے مختلف ہوتے ہیں۔ گنجان آباد علاقوں میں لوگوں کے پیشے زیادہ تر زراعت اور صنعت ہوتے ہیں۔ معدنی دولت کی کثرت کے باوجود کسی علاقے کو صنعتی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہاں آبادی گنجان نہ ہو کیونکہ وہاں مزدوروں اور سرمائے کی کمی رہتی ہے۔ کم گنجان علاقوں میں عام طور پر لوگ بھیڑ، بکریاں وغیرہ پالتے ہیں۔

غیر طبعی ماحول کا انسانی زندگی پر اثر

(Impact of Non-Physical Environment on Human Life)

طبعی جغرافیہ کے بیان میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ قدرتی ماحول کا اثر انسانی سرگرمیوں پر کس قدر پڑتا ہے۔ غور کرنے کے بعد یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ غیر طبعی ماحول کا اثر بھی کچھ کم نہیں ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ آبادی کی کم و بیش تقسیم کے علاوہ مذہب، نسل اور حکومت کا بھی ملک کی اقتصادی حالات پر نمایاں اثر پڑتا ہے، سفید نسل کے لوگ صنعت و حرفت اور تجارت میں سب نسلوں کے مقابلے میں زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ ان کے بعد زرد نسل کے لوگوں کو درجہ حاصل ہے۔ لیکن کالی نسل کے لوگ ہر لحاظ سے پسماندہ ہیں۔ مذہبی اصول اور پابندیاں بعض پیشوں کے اختیار کرنے میں حائل ہو جاتی ہیں۔ مثلاً بدھ مذہب جانوروں کی حفاظت کا پرچار کرتا ہے اور ان کے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لیے اس مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ جانوروں کو گوشت، اون اور کھالوں کی صنعت کے لیے نہیں پالتے۔ مذہب اسلام میں سود کا کاروبار جائز نہیں۔ اس لیے مسلمان بینکوں جیسے مالی ادارے قائم کرنے میں یقیناً پیچھے رہ گئے۔ ہندوستان میں ذات پات کی تقسیم کے مسئلہ نے ہندوؤں کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اور ہر طبقے کے فرائض الگ الگ ہیں۔ جہاں مزدوروں کی کمی ہوگی وہاں صنعتی ترقی کی گنجائش بھی کم ہو جائے گی۔

اچھی حکومت کا اثر ملک کی تجارت پر ہمیشہ اچھا پڑتا ہے۔ اگر ملک میں لاقانونیت، سیاسی انتشار اور بدنظمی پھیلی ہوئی ہو تو اس کی اقتصادی حالت خراب ہو جاتی ہے اور ملک کے قدرتی ذرائع سے پوری طرح فائدہ نہیں اُٹھایا جا سکتا۔ سرمایہ کاری اور تجارتی سرگرمیوں کو ترقی نہیں دی جا سکتی اور ملک کی معیشت پر برا اثر پڑتا ہے۔

دُنیا میں امتیازی حیثیت رکھنے والے ممالک

(Countries Having Prominent Position in the World)

آپ پڑھ چکے ہیں کہ دنیا میں آبادی کی تقسیم غیر مساویانہ ہے یعنی کسی علاقے کی آبادی کم گنجان ہے اور کسی کی گنجان۔ قدرتی ذرائع کی تقسیم میں بھی اسی قسم کی عدم مساوات نظر آتی ہے۔ چنانچہ بعض ممالک آبادی یا معدنیات یا زمین کی زرخیزی میں دوسرے ملکوں کے مقابلے میں خوش قسمت ہیں۔ آبادی، زرعی پیداوار، بجلی و معدنی تیل و گیس کی پیداوار کے اعتبار سے دنیا کے چار علاقے مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔

ان میں سے ایک یورپ ہے جس میں ایشیائی روس بھی شامل ہے۔اس علاقے کی آبادی دنیا کے اکثر علاقوں کی آبادی سے زیادہ ہے۔یہاں زرعی زمین کی بھی کمی نہیں اور معدنیات کی بھی کثرت ہے۔نیز ذرائع آمدورفت اور صنعتی و معاشی ترقی میں یہ دنیا کے اکثر حصوں سے آگے نظر آتے ہیں۔ان وجوہات کی بنا پر اس علاقے کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

شمالی امریکہ میں خاص طور پر ریاستہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا کی بھی یہی کیفیت ہے یعنی دوسرے ممالک سے آگے نظر آتے ہیں۔اس براعظم کی آبادی ایشیا اور یورپ کی آبادی جتنی تو نہیں البتہ اپنی معدنی، صنعتی اور زرعی پیداوار کے اعتبار سے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

مشرقِ بعید کے ممالک میں خاص طور پر جاپان اور چین کو تیسرا بڑا مرکز سمجھنا چاہیے۔یہ دونوں ملک خوب آباد اور ترقی یافتہ ہیں۔البتہ معدنی پیداوار میں مغربی ممالک سے پیچھے ہیں۔

برصغیر پاک و ہند آبادی کے لحاظ سے بڑی ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔چنانچہ برصغیر اور مشرق بعید کی مجموعی آبادی دنیا کی کل آبادی کے ایک تہائی سے زیادہ ہے۔برصغیر نے اپنے قدرتی وسائل کا پورا فائدہ جملہ وجوہات کی وجہ سے نہیں اُٹھایا اس لیے یہ علاقہ یورپ اور امریکہ کے مقابلے میں بہت پیچھے ہے۔

پاکستان اور دُنیا (Pakistan and the World)

جب برصغیر دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا اور پاکستان اور بھارت کی آزاد حکومتیں قائم ہوئیں تو پاکستان ایک خود مختار مملکت کی حیثیت سے دولت مشترکہ کا ممبر بن گیا۔پاکستان کے علاوہ برطانیہ، کینیڈا، جنوبی افریقہ کی یونین، ہندوستان، سری لنکا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ وغیرہ بھی شامل ہو گئے۔

کولمبو میں جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کی ترقی کے لیے ایک لائحہ عمل تیار کیا گیا تھا جو کولمبو پلان کہلاتا ہے۔جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے جو ممالک دولت مشترکہ کے رکن تھے انہوں نے اس منصوبے کے تحت باہمی تعاون سے اپنی پیداوار کو ترقی دینے اور معیار زندگی بلند کرنے کا کام شروع کر دیا۔پاکستان نے بھی اس کام میں بڑی سرگرمی اور مستعدی سے حصہ لیا۔

اب پاکستان انجمن اقوام متحدہ (U.N.O)، آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس (OIC) اور کئی تنظیموں کا رکن بن گیا ہے جو انجمن اقوام متحدہ (U.N.O) سے تعلق رکھتی ہیں۔گویا پاکستان آج دنیا کے بڑے بڑے ممالک کی صف میں کھڑا نظر آتا ہے۔

اقوام عالم میں پاکستان کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے یہ ایک امن پسند ملک ہے۔جو نہ صرف اپنے ممالک بلکہ دنیائے عالم میں امن کا خواہش مند ہے اور دنیا کی تمام اقوام کے ساتھ حسن سلوک کے طریقہ پر کاربند ہے۔یہ دوسرے ممالک کے ساتھ دوطرفہ (Bilateral) کے اصول کو اہمیت دیتا ہے یہ اسلامی ممالک میں اخوت، اتحاد اور امن کا علم بردار ہے۔پاکستان غیر طرفداری (Non-alignment) کی پالیسی کا قائل ہے۔یہ ترقی یافتہ ممالک کے درمیان توازن چاہتا ہے۔ یہ اقوام متحدہ کے چارٹر (UN Charter) کا احترام کرتا ہے۔پاکستان ان بڑے بڑے ممالک کے ساتھ باہمی تحفظ امن اور تعاون قائم کرنے کا خواہش مند ہے جو انسانی حقوق کی بہبود کے لیے کام کر رہے ہیں۔پاکستان نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک کے ساتھ سیاسی، ثقافتی اور تجارتی تعلقات کو فروغ دیا جائے۔

سوالات

1- دنیا میں آبادی کی تقسیم مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت بیان کیجیے۔

i- دنیا کے گنجان آباد علاقے

ii- اوسط درجہ آبادی کے علاقے

iii- کم آباد علاقے

2- طبعی اور غیر طبعی ماحول کا انسانی سرگرمیوں پر کیا اثر پڑتا ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

3- آبادی کی کم و بیش تقسیم پر کون کون سے عوامل اثر انداز ہوتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

4- وہ کون سے چار علاقے ہیں جو آبادی اور پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں بڑی نمایاں حیثیت رکھتے ہیں؟ بتایئے کہ کن کن وجوہات کی بنا پر ان علاقوں کو یہ حیثیت حاصل ہوئی ہے؟

5- پاکستان اور دنیا پر ایک مختصر سا نوٹ لکھیں۔

6- i- دنیا کی سطح کا رقبہ۔۔۔۔۔۔مربع کلومیٹر ہے۔

ii- دنیا کے مختلف حصوں کی آبادی۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں ہے۔

iii- ۔۔۔۔۔۔۔۔۔جانوروں کے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

iv- برصغیر اور مشرق بعید کی کل آبادی دنیا کی کل آبادی کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے زیادہ ہے۔

باب 2

براعظم ایشیا (Asia)

محل وقوع اور وسعت (Location and Range)

دُنیا کے نقشے کو ایک نظر دیکھنے سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ براعظم ایشیا قطعہ عظیم کا ایک بڑا حصہ جسے یوریشیا کہتے ہیں۔ دوسرا چھوٹا حصہ براعظم یورپ ہے جو اس خشکی کے قطعے کا ایک جزیرہ نما بن کر رہ گیا ہے۔ کوہ یورال ان دونوں براعظموں کو ایک دوسرے سے الگ کرتا ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ شمالاً جنوباً واقع ہے جو زیادہ بلند نہیں ہے۔ ایشیا ایک مضبوط چوکور شکل (Compact Quadrangular) کا براعظم ہے جو رقبے اور آبادی کے لحاظ سے تمام براعظموں سے بڑا ہے۔ یہ خط استوا سے بحر منجمد شمالی اور بحیرہ روم سے بحرالکاہل تک پھیلا ہوا ہے۔ شمال میں اس کا انتہائی دایاں کنارا چیلیوسکن (Chelyuskin) ہے جو قطب شمالی سے تقریباً 12 درجے جنوب میں ہے اور انتہائی جنوبی سرا خط استوا سے صرف ایک درجہ دور ہے۔ شمالاً جنوباً براعظم ایشیا کا فاصلہ تقریباً 8 ہزار کلومیٹر اور شرقاً غرباً تقریباً 16 ہزار کلومیٹر ہے۔

براعظم ایشیا کا کل رقبہ تقریباً 46.62 ملین مربع کلومیٹر ہے۔ یہ کرہ زمین کے کل خشکی کے رقبے کا تقریباً تیسرا حصہ ہے جس پر کل دنیا کی آبادی کے تقریباً 60% لوگ آباد ہیں۔

خصوصیات (Characteristics)

براعظم ایشیا کے بارے میں اور کئی باتیں قابل ذکر ہیں۔ کسی اور براعظم میں اتنے لوگ آباد نہیں جتنے ایشیا میں ہیں۔ اس براعظم میں مذہبی اور ثقافتی اختلافات بھی بہت زیادہ ہیں۔ بنی نوع انسان کے قدیم ترین نشانات وسطی ایشیا میں پائے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انسان کا اصلی وطن وسطی ایشیا تھا۔ دنیا کے چار بڑے مذاہب کی ابتدا اسی براعظم سے ہوئی۔ گنگا کی وادی میں ہندو مذہب اور بدھ مذہب کی ابتدا ہوئی۔ مغربی ایشیا کے ملک شام میں عیسائی مذہب کی ابتدا ہوئی اور عرب میں مذہب اسلام ظہور میں آیا۔ یہودیت اور دیگر مذہب نے بھی اِسی سرزمین میں جنم لیا۔ ایشیا کی زرخیز وادیاں پرانی تہذیب کا مرکز مانی جاتی ہیں۔ براعظم ایشیا کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی وسعت عظیم اور طبعی ساخت کی مختلف وجوہات سے اس میں ہر قسم کی آب وہوا اور نباتات پائی جاتی ہے۔

ایشیا کی سطح (Surface of Asia)

طبعی خدوخال (Physical Features)

اپنی طبعی ساخت کے اعتبار سے براعظم ایشیا دوسرے براعظموں سے بالکل مختلف ہے۔ اس کے وسط میں پہاڑوں کا پیچیدہ سلسلہ شرقاً

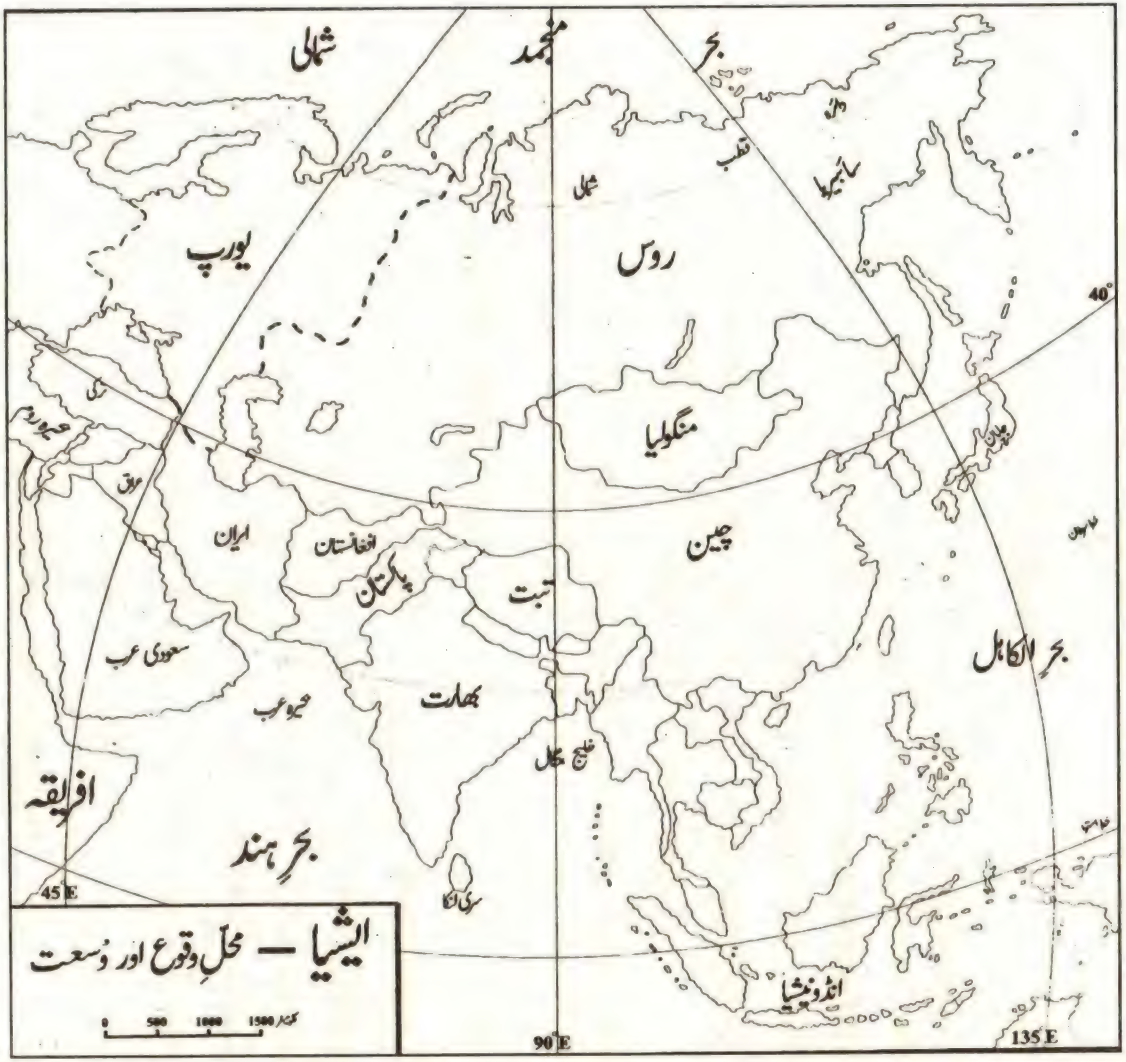

ایشیا — محلِ وقوع اور وسعت

غربأ براعظم کی پوری لمبائی میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ پہاڑ اپنے درمیان کئی بلند اور وسیع سطوح مرتفع گھیرے ہوئے ہیں جو نہایت سرد اور خشک علاقے ہیں۔ انسانی آبادی کے لیے یہ تمام حصہ اتنا ناخوشگوار ہے کہ یہاں آبادی نہ ہونے کے برابر ہے۔ وسطی ایشیا کے کوہستان اور خشک سطوح مرتفع اتنے الگ تھلگ ہیں کہ وہاں تک رسائی مشکل ہے۔ اسی لیے اس علاقے کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل نہیں ہوسکیں۔ ابھی بیشتر حصے ایسے پڑے ہیں کہ وہاں رسائی نہ ہونے کی وجہ سے سیاحت نہیں ہوسکی۔ ایشیائی قطعۂ زمین کے سطح مرتفع اور پہاڑوں کو مجموعی طور پر دیکھا جائے تو ان کا پھیلاؤ شمال مشرق سے جنوب مغرب کی سمت میں تقریباً 8 ہزار کلومیٹر ہے۔ اتنا وسیع کوہستانی علاقہ دنیا کے کسی حصے میں نہیں ہے۔

ایشیا کے بعض اندرونی خطے ایسے ہیں جہاں سے دریاؤں کا پانی سمندر تک نہیں پہنچتا۔ ان کا نکاس یا تو اندرونی جھیلوں یا بحیروں میں ہے یا بارش کی کمی اور عمل تبخیر کی زیادتی کے سبب راستے میں خشک ہو جاتا ہے۔ اس نوعیت کے پانچ دریا قابل ذکر ہیں۔ دریائے والگا اور دریائے یورال بحیرہ کیسپیئن میں، آمو دریا اور سر (Syr) یا بحیرہ ارال میں اور الی (ILI) جھیل بالکش میں گرتے ہیں۔ براعظم کا اندرونی حصہ سمندر سے تقریباً 3 ہزار کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

طبعی خطے (Physical Regions)

سطح کے اعتبار سے براعظم ایشیا کو چھ بڑے حصوں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1- شمال مغربی میدان　2- وسطی ملفوفہ پہاڑ اور سطح مرتفع　3- شمال مشرقی پہاڑ

4- جنوبی و مشرقی دریاؤں کے میدان اور وادیاں　5- جنوبی سطوح مرتفع　6- مشرقی آتش فشانی سلسلہ و جزائر

1- شمال مغربی میدان (North Western Plains)

یہ تکون شکل کا ایک وسیع میدان ہے جو بحر منجمد شمالی سے جنوب مغرب کی طرف بحیرہ کیسپیئن تک پھیلا ہوا ہے۔ اس میں سائبیریا کا وہ تمام علاقہ شامل ہے جس میں اوب، ینیسی، لینا اور کئی چھوٹے چھوٹے دریا وسطی ایشیا کے پہاڑوں سے نکل کر شمال کی طرف بہتے ہوئے بحر منجمد شمالی میں جا گرتے ہیں۔

مجموعی طور پر مشرقی سائبیریا روس کا سب سے کم ترقی یافتہ علاقہ ہے لیکن جنگلات، معدنیات اور ذرائع قوت کے اعتبار سے سب سے زیادہ مالا مال ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ قابل کاشت زمین کی کمی، سخت سرد آب و ہوا اور ذرائع نقل و حمل کی مشکلات اس خطے کی ترقی کی راہ میں ہمیشہ حائل رہیں گے۔

مغربی سائبیریا میں زیادہ تر دریائے اوب کا میدان شامل ہے۔ دریائے اوب اور اس کے معاون مغربی سائبیریا کے اس بڑے میدان کے شمالی حصے میں بہتے ہیں جو اس قدر چپٹا ہے کہ ناقص نکاسیِ آب کے سبب وہاں دلدلی علاقے پیدا ہو گئے ہیں۔ انتہائی شمال میں ٹنڈرا کی پٹی ہے اور اس کے جنوب میں ٹیگا کے مشہور جنگلات ہیں جس کا بیشتر علاقہ برف سے ڈھکا رہتا ہے۔

مغربی سائبیریا میں 56 درجے عرض بلد کے قریب ٹیگا جنگلات کے جنوب میں سٹیپ کا علاقہ شروع ہوجاتا ہے۔ بارش کی کمی کی وجہ سے اس میں خشک کاشت عمل میں لائی جاتی ہے۔

مغربی سائبیریا کا جنوب مغربی حصہ الطائی (Altai) پہاڑوں کے حاشیائی علاقے پر مشتمل ہے۔ کوہ الطائی شمال مغرب سے جنوب مشرق کی طرف پھیلا ہوا ہے۔ اس کوہستانی علاقے کی خاص شہرت اس کی معدنی دولت سے ہے۔ اس خطے کے بارے میں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ حال ہی میں یہاں کئی بڑے بڑے شہر وجود میں آ گئے ہیں۔ نقل وحمل کا بڑا ذریعہ ٹرانس سائبیریا ریلوے ہے جو اس خطے کے جنوبی حصے کو شرقاً غرباً عبور کرتی ہے۔

2- وسطی ملفوفہ پہاڑی سلسلے اور سطوح مرتفع

(Central Folded Mountain Renges and Plateau)

وسطی ایشیا بل کھاتے ہوئے اور مشکل پہاڑی سلسلوں اور بین الکوہی سطوح مرتفع کا علاقہ ہے۔ جو براعظم ایشیا کی سطح کے پانچویں حصے سے زیادہ رقبہ گھیرے ہوئے تکون کی شکل میں پھیلا ہوا ہے۔ کئی پہاڑی سلسلوں نے اس کوہستانی تکون کو اس طرح گھیر رکھا ہے کہ ان کے درمیان بین الکوہی سطوح مرتفع پیدا ہو گئے ہیں۔

وسطی ایشیا کے پہاڑی سلسلے سطح مرتفع پامیر کے گردگرہ (Knot) کی صورت میں اکٹھے مل گئے ہیں۔ پامیر کا شمار دنیا کی بلند ترین سطوح مرتفع میں ہوتا ہے۔ جو کہ پامیر کے پہاڑی سلسلوں میں واقع ہے۔ پامیر برصغیر کے شمال مغرب میں واقع ہے جہاں سے مندرجہ ذیل پہاڑی سلسلے مختلف اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں۔

سطح مرتفع پامیر سے مشرق کی طرف انتہائی جنوبی سلسلہ کوہ ہمالیہ ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ بلند ہے۔ یہ ایک مسلسل دیوار کی طرح برصغیر پاک وہند کے شمال میں تقریباً 3200 کلومیٹر کی لمبائی میں ایک کمان کی طرح پھیلا ہوا ہے اور وسطی ایشیا کو مکمل طور پر برصغیر سے جدا کرتا ہے۔ ہمالیہ کے شمال میں کوہ قراقرم ہے جو سطح مرتفع پامیر سے مشرقی رخ اختیار کرتا ہے۔ اس کے شمال میں دو پہاڑی سلسلے کیون لون اور الطائن (Altain) تاغ واقع ہیں۔

سطح مرتفع پامیر سے شمال مشرق کی طرف کوہ تھیان شان ان سلسلوں کے متوازی پھیلا ہوا مشرق کی طرف چلا گیا ہے۔ کوہ ہمالیہ کے مشرقی سرے سے ایک پہاڑی سلسلہ جنوب کی طرف مڑ جاتا ہے جو بھارت اور میانمار کے درمیان حائل ہے اسے ارکان یوما کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہی پہاڑی سلسلہ آگے چل کر جزائر انڈیمان، نکوبار اور انڈونیشیا میں نمودار ہوتا ہے۔ یہی ایشیا کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ قوسی صورت میں پھیلا ہوا کوہستانی سلسلہ جزائر کیورائل، جاپان اور فلپائن میں سے گزرتا ہے۔

سطح مرتفع پامیر سے مغرب کی طرف جانیوالے دو پہاڑی سلسلے ہیں۔ ایک شمالی سلسلہ کوہ ہندوکش ہے جو مغرب کی طرف ایران کی شمالی سرحد کے ساتھ ساتھ جاتا ہے۔ اسے کوہ البرز کہتے ہیں۔ دوسرا سلسلہ جنوب کی طرف پھیلا ہوا ہے جو کوہ سلیمان ہے۔ یہی سلسلہ درہ بولان سے گزر کر کوہ کیرتھار بن جاتا ہے جو بلوچستان کو سندھ سے جدا کرتا ہے۔ پھر یہ مغرب کی طرف رخ کر کے ایران کی جنوبی سرحد کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ یہ مکران اور زیگروس کے پہاڑ ہیں۔ یہ سلسلہ خلیج فارس کے ساتھ ساتھ پھیلتا ہوا اپنی شمالی شاخ کوہ البرز سے مل کر سطح مرتفع

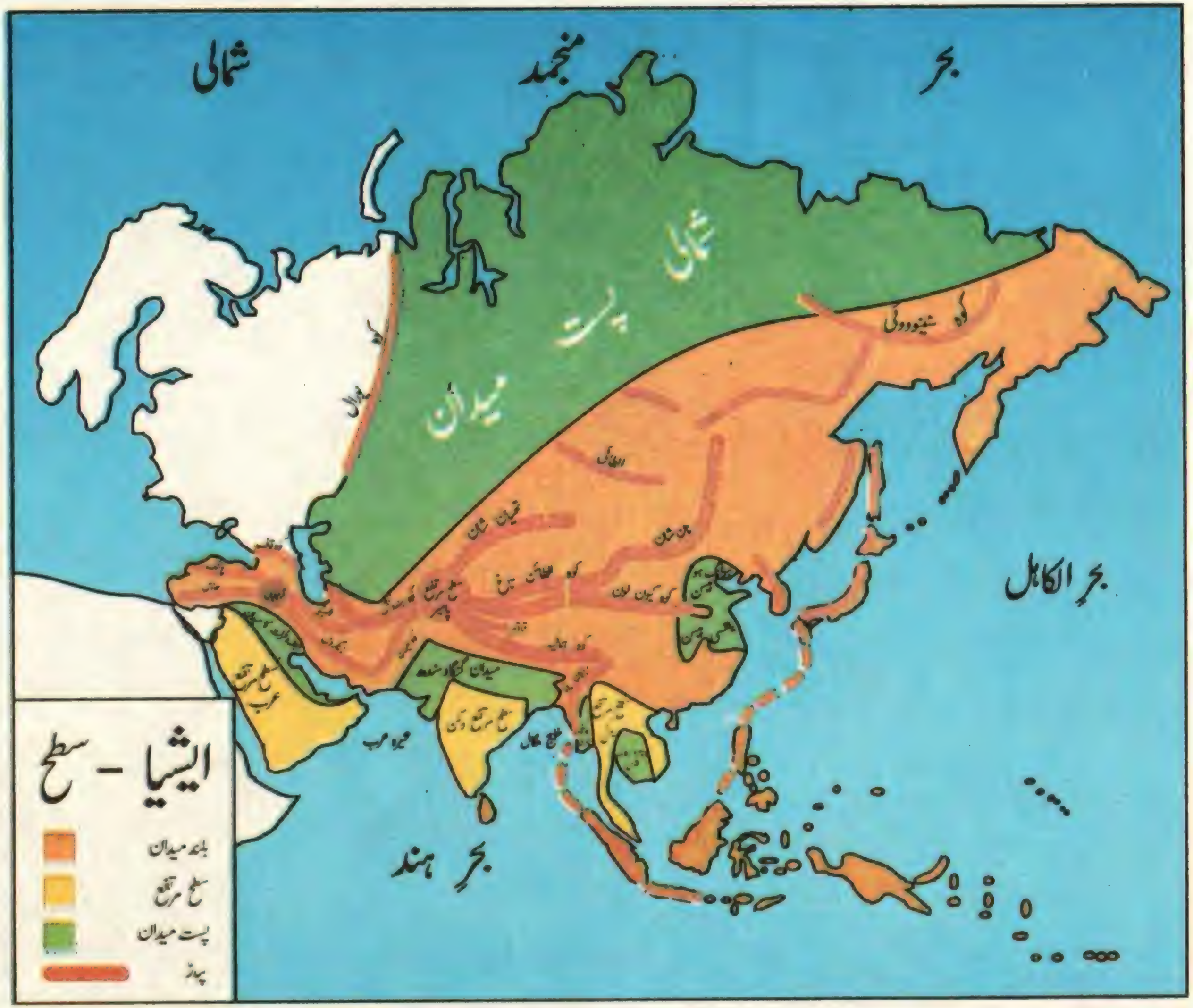

ایشیا - سطح
بلند میدان
سطح مرتفع
پست میدان
پہاڑ
بحر منجمد شمالی
شمالی پست میدان
بحر الکاہل
بحر ہند

آرمینیا میں مل جاتا ہے۔ یہ کوہستانی گرہ ترکی میں واقع ہے۔ کوہ البرز اور کوہ زیگروس کے درمیان سطح مرتفع ایران ہے جس کا مشرقی حصہ سیستان کا میدان کہلاتا ہے۔

سطح مرتفع آرمینیا سے آگے مغرب کی طرف پھر پہاڑوں کے دو سلسلے ترکی کے شمالی اور جنوبی ساحلوں کے ساتھ ساتھ پھیلتے ہوئے یورپ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ شمالی سلسلہ کوہ پونٹک (Pontic) اور جنوبی سلسلہ کوہ طارس (Taurus) کہلاتا ہے۔ ان دونوں سلسلوں کے درمیان سطح مرتفع اناطولیہ واقع ہے۔ اس سلسلہ ہائے کوہ کے متوازی شمال کی طرف کوہ قاف (Caucasus Mts.) جو بحرہ کیسپین (Caspean sea) کے مشرق کی طرف سے شروع ہو کر مغرب کی طرف جزیرہ نما کریمیا تک چلا جاتا ہے۔

وسطی ایشیا کے بڑے بڑے پہاڑی سلسلوں کے درمیان گھرے ہوئے نشیبی علاقے سطح مرتفع کے نام سے موسوم کیے جاتے ہیں۔

سطح مرتفع تبت (Tibit Plateau)

یہ سطح مرتفع سلسلہ کوہ ہمالیہ اور کیون لون کے درمیان دنیا کی بلند ترین سطح مرتفع ہے اسے دنیا کی چھت (Roof of the World) کہتے ہیں جس کا مشرقی حصہ سطح سمندر سے تقریباً 3660 میٹر بلند ہے اور مغرب کی طرف سطح مرتفع کے وسیع حصے بنجر اور غیر آباد ہیں جو 4880 میٹر کی بلندی تک پہنچتے ہیں۔ چاروں طرف سے یہ سطح مرتفع برف پوش اور گلیشیرز سے ڈھکے پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے جو 6100 میٹر سے زیادہ یہ بلند ہیں۔ نباتات اور آبادی زیادہ تر سطح مرتفع کے ایسے علاقوں تک محدود ہے جو زیادہ اونچے نہیں ہیں۔ جنوب میں آبادی کا بڑا مرکز دریائے برہم پتر کی وادی ہے جس میں لاہسہ (Lahsa) واقع ہے سطح مرتفع تبت کے علاوہ دیگر بین الکوہی سطح مرتفع تسیدم (Tasaidam) بیسن، طارم (Tarim) بیسن، زنگارین (Dzungarian) بیسن، سطح مرتفع مغربی ایشیا صحرائے گوبی (شامو) ہیں جن کی نشاندہی نقشہ پر کردی گئی ہے۔

3- شمال مشرقی پہاڑ (North Eastern Mountains)

شمال مشرقی پہاڑوں کا اپنا الگ سلسلہ ہے۔ یہ پہاڑ دنیا کی قدیم ترین چٹانوں پر مشتمل ہیں اور اپنی ابتدائی ملفوفہ طرز بناوٹ کھو چکے ہیں۔ نیز ایک طویل عرصہ تک عمل فرسودگی کے زیر اثر بہت زیادہ شکستہ ہو گئے ہیں۔ کوہ الطائی ایک تنگ پہاڑ ہے جو سائبیریا سے پھیلتا ہوا منگولیا میں چلا گیا ہے جہاں مشرق میں یہ کوہ سویان سے مل جاتا ہے۔ کوہ ییلونوئی جھیل بیکال کے شمال کی طرف ہوتا ہوا اسٹینو دوئی پہاڑی سلسلے میں مل جاتا ہے۔ انتہائی شمال مشرق میں ورک ہویانسک، چرسکی اور کم چٹکا کے کوہستان ہیں۔

4- جنوبی و مشرقی دریاؤں کی وادیاں (Valleys of South Eastern Rivers)

ایشیا کے وسطی پہاڑی علاقوں کے جنوب میں چند بڑے میدان ہیں جو دریاؤں کی لائی ہوئی زرخیز مٹی سے بنے ہیں۔ جنوبی میدانوں کو سیراب کرنے والے مشہور دریا سالوین، ایراوتی، برہم پتر، گنگا، سندھ، دجلہ اور فرات ہیں جو بحر ہند میں گرتے ہیں۔ بحر الکاہل میں گرنے والے بڑے بڑے دریا وسطی ایشیا کے پہاڑوں سے نکل کر سطح مرتفع پر بہتے ہوئے مشرقی ایشیا کے نشیبی علاقوں میں سے گزرتے ہیں مثلاً دریائے امور، ہوانگ ہو، ینگ سی کیانگ، سی کیانگ اور میکانگ۔ یہ دریا مقابلتاً زیادہ لمبے ہیں۔ ان کی گزرگاہوں میں کئی آبشاریں ہیں۔ ان کی وجہ سے یہ بہت اہمیت رکھتے ہیں۔

i- وادئ گنگا (Ganga Valley)

دریائے گنگا برف پوش ہمالیہ سے نکل کر بھارت کے نشیبی میدان میں تقریباً 2400 کلومیٹر کی لمبائی میں بہتا ہوا خلیج بنگال میں گرتا ہے۔ یہ میدان نرم اور زرخیز مٹی کی بہت موٹی تہہ سے ڈھکا ہوا ہے۔ شمال میں سلسلہ ہائے کوہ ہمالیہ اور جنوب میں وسطی ہند کے پہاڑوں کے درمیان 310800 مربع کلومیٹر کے رقبے میں پھیلا ہوا ہے جس میں اُتر پردیش کا بیشتر علاقہ اور صوبہ بہار کا شمالی نصف حصہ شامل ہے۔ یہ ملک کا سب سے زیادہ گنجان آباد حصہ ہے۔ ساری سطح تقریباً ہموار ہے جس کی سطح سمندر سے بلندی 300 میٹر سے کم ہے۔ اس علاقے کے بڑے بڑے شہر پٹنہ، بنارس، الہٰ آباد، کان پور، آگرہ لکھنؤ اور دہلی ہیں۔

ii- وادئ برہم پتر (Barhama Putra Velley)

دریائے برہم پتر کی لمبائی دریائے گنگا کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ اپنے منبع (Source) سے تقریباً تین ہزار کلومیٹر تک ہمالیہ کے شمال میں دریائے گنگا کے متوازی مغرب سے مشرق کی طرف بہتا ہے۔ ہمالیہ کے جنوب میں وادی برہم پتر تین اطراف سے پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے۔ یہ وادی تقریباً 800 کلومیٹر لمبی ہے۔ اور کسی جگہ بھی 80 کلومیٹر سے زیادہ فراخ نہیں۔ گویا جنوب مشرقی ایشیا میں یہ وادی سب سے زیادہ تنگ ہے۔

iii- وادئ سندھ (Sindh Valley)

برصغیر کا مغربی حصہ وادئ سندھ پر مشتمل ہے۔ جو شمال میں کوہستان نمک و کوہ شوالک اور بحر ہند کے درمیان واقع ہے۔ دریائے سندھ کے میدان کا بیشتر حصہ نرم اور زرخیز مٹی کی تہہ سے ڈھکا ہوا ہے۔ لیکن جنوب مشرقی حصہ تھر کا ریگستان ہے جو دراصل عمل فرسودگی اور ہوا کے عمل سے وجود میں آیا ہے۔ دریائے سندھ کے معاون دریا کوہ ہمالیہ کے دامن میں تقریباً 650 مربع کلومیٹر کی وسعت میں پھیلے ہوئے ہیں۔ دریائے سندھ کے میدان کا رقبہ 362600 مربع کلومیٹر ہے۔ اس میدان کے دو واضح حصے ہیں۔ شمال میں پنجاب جس میں اس کا دو تہائی رقبہ شامل ہے اور جنوب میں سندھ کا علاقہ۔ پنجاب کے دریاؤں کے درمیانی علاقوں یعنی دوآبوں میں نہروں کے ذریعے آب پاشی کا نظام دنیا میں بہترین مانا جاتا ہے۔ زرعی اعتبار سے پنجاب اور سندھ خاص اہمیت رکھتے ہیں اور پاکستان کے اناج کا گودام گردانے جاتے ہیں۔

iv- وادئ دجلہ وفرات (Tigris and Eupharate Valley)

یہ مشرقِ وسطیٰ میں عظیم ترین دریائی میدان ہے جس کی زمین ہموار اور زرخیز ہے۔ اسے میسو پوٹیمیا (Land between two rivers) بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ شمالی لہریا میدان یا جزیرہ اور جنوبی ڈیلٹائی حصہ یا عراقِ خاص۔ شمالی حصے میں میسو پوٹمیا کے بیشتر حصے کے علاوہ وہ علاقہ بھی شامل ہے جو دریائے دجلہ اور کُردستانی دامن کے درمیان ہے۔ یہ ایک وسیع خشک میدان ہے۔ کھیتی باڑی صرف گہری اور وسیع وادیوں تک محدود ہے اور درخت ناپید ہیں۔

جنوبی ڈیلٹائی حصہ بغداد کے ذرا شمال سے خلیج فارس تک پھیلا ہوا ہے اور سمندر کی طرف بہت معمولی طور پر ڈھلوان ہے۔ یہ زرخیز میدان زرعی پیداوار کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے اور دنیا کے زرخیز ترین میدانوں میں شمار ہوتا ہے۔

-5 جنوبی سطح مرتفع (Southern Plateau)

براعظم ایشیا کے جنوبی حصے میں تین بڑے پلیٹو (سطوح مرتفع) ہیں جو جزیرہ نماؤں کی صورت میں جنوب کی طرف نکل گئی ہیں۔(ا) سطح مرتفع عرب، (ب) سطح مرتفع دکن، (ج) یُنان وچین اور برما کی شان ریاستیں۔

-i سطح مرتفع عرب (Arab Plateau)

جزیرہ نما عرب ایک وسیع سطح مرتفع ہے جس کا بلند کنارہ بحیرہ قلزم کے ساتھ ساتھ واقع ہے سعودی عرب کا یہ مغربی حصہ کوہستانی ہے جو حجاز کہلاتا ہے۔ یہاں سے سطح مشرق کی طرف بتدریج ڈھلوان اور ہلکی ہلکی ڈھلوان خلیج فارس تک چلی گئی ہے۔ مغربی پہاڑ شمال میں تقریباً 900 میٹر بلند ہیں اور جنوب کی طرف یمن میں ان کی بلندی تقریباً 3600 میٹر تک پہنچ گئی ہے۔ جنوب مغرب میں یمن اور جنوب مشرق میں اومان کے علاوہ سطح مرتفع کا باقی علاقہ نجد (Najad) کہلاتا ہے جو سارا ریگستانی ہے۔

-ii سطح مرتفع دکن (Decan Plateau)

شمالی میدان کے جنوب میں بھارت کا تقریباً تمام علاقہ سطح مرتفع دکن ہے۔ اس کی سطح زیادہ تر نا ہموار ہے۔ سطح مرتفع کے مشرقی اور مغربی دونوں کنارے بازوئے کوہ (Escarpment) کی طرح کھڑے ہیں۔ اس کا مغربی کنارہ زیادہ بلند ہے جس کی سطح سمندر سے بلندی تقریباً 800 میٹر ہے۔ اس کے مشرقی کنارے کو مشرقی گھاٹ اور مغربی کنارے کو مغربی گھاٹ کہتے ہیں۔ مغربی گھاٹ کے پہاڑ بحیرہ عرب کی طرف سیدھے کھڑے نظر آتے ہیں۔ مشرقی گھاٹ کی پہاڑیاں غیر مسلسل ہیں۔ سطح مرتفع دکن کے شمال میں شرقاً غرباً پھیلا ہوا کوہ ست پڑا (Satpara) کا عظیم سلسلہ ہے جو مشرق کی طرف پھیل کر میکال اور مہادیو پہاڑیوں کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ سطح مرتفع کے ساحل عام طور شکستہ نہیں ہیں۔ اس لیے ان پر قدرتی بندرگاہیں کم ہیں۔

-iii سطح مرتفع یُنان اور چین و برما کی شان ریاستیں
(Unnan Plateau and Shan States of Burma and China)

سطح مرتفع ینان ایک بلند سطح مرتفع ہے جو چین کے جنوب مغربی حصے میں واقع ہے۔ جنوب میں یہ سطح مرتفع دو ہزار میٹر بلند ہے۔ بے شمار تنگ و دشوار گزار وادیاں نقل و حرکت میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ جنوب میں مشرق کی طرف بلندی بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ ینان کے مغرب میں زرخیز میدان ہیں۔ یہ پلیٹو معدنی دولت سے مالا مال ہے۔

سطح مرتفع شان مشرقی برما کی شان ریاستوں کا علاقہ ہے۔ جو ینان پلیٹو اور شمالی سیام کے ساتھ مل جاتا ہے۔ اس کی اوسط بلندی 900 میٹر سے 1000 میٹر تک ہے۔ اس کے کنارے کھری سلامی دار ہیں۔ پانی کی سطح سے آبادی تقریباً 300 میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔ اس پلیٹو کے باشندے پسماندہ ہیں اور پہاڑی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔

-6 آتش فشانی سلسلہ و جزائر (Volcanoes Ranges and Islands)

آتش فشانی جزیروں کا سلسلہ ملفوفہ پہاڑوں کا وہ حصہ ہے جو زیر آب ہونے سے بچ گیا ہے۔ یہ سلسلہ مجمع الجزائر ملائیشیا سے

فلپائن، فارموسا اور جاپان سے ہوتا ہوا جزیرہ نما کم چٹکا تک پھیلا ہوا ہے۔ ان جزیروں کی ڈھلان بحرالکاہل کی طرف بہت زیادہ ہے۔ بہت سے حصوں میں جہاں پہاڑ ساحلوں کے قریب آ گئے ہیں وہاں بری ترائی (continental shelf) کم چوڑی ہے۔ یہ بری کنارہ ساحل کے بالکل قریب ہے اور پہاڑوں کی ڈھلوان مسلسل زیر آب ہے لیکن ایشیائی قطعہ عظیم کی طرف کم ہے اور بری ترائی کھلی ہے۔ زیر آب ہونے سے پہلے پرانے وقتوں میں یہ طبعی خطہ براعظم کا حصہ تھا۔ حرکات ارضی کے سبب جزائر کی قطار اور قطعہ عظیم کے درمیان کم گہرے اور گھرے ہوئے سمندروں کے سلسلے وجود میں آ گئے ہیں جو شمال میں بحیرہ اوکھوٹسک سے لے کر جنوب میں بحیرہ جنوبی چین تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان بحیروں میں مچھلیاں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

ایشیا کی آب و ہوا (Climate of Asia)

براعظم ایشیا کی وسعت عظیم اور مختلف قسم کی سطح کی وجہ سے اس میں مختلف قسم کی آب و ہوا پائی جاتی ہے۔ شمال میں سائبیریا کا علاقہ سخت سرد اور خشک ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کا بیشتر حصہ گرم مرطوب اور جنوب مغرب میں ریگستانی علاقے گرم خشک ہیں۔ موسمی تبدیلی سے بھی اس براعظم کی آب و ہوا میں کافی اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ ایشیا کی آب و ہوا پر دو بڑے عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔

i- وسطی پہاڑ (Central Mountains)

سلسلہ کوہ ہمالیہ جنوبی ایشیا کو براعظم کے شمالی حصے سے مکمل طور پر جدا کرتا ہے۔ یہ پہاڑ جنوب کی طرف سے آنے والی گرم مرطوب ہواؤں کو روک لیتے ہیں اور جنوبی ایشیائی علاقوں کو شمالی سرد ہواؤں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ مزید برآں وسطی ایشیا کے کوہستانی علاقوں پر درجہ حرارت کم رہتا ہے۔

ii- وسطی ایشیا کی سمندر سے دوری (Distance of Central Asia from the Sea)

سمندر سے دوری وسطی ایشیا کی آب و ہوا پر نمایاں اثر ڈالتی ہے۔ اندرونی ایشیائی علاقے سمندر سے تین ہزار کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر ہیں۔ اس لیے یہاں موسم سرما میں انتہائی درجے کی سردی پڑتی ہے اور موسم گرما میں درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ برخلاف اس کے ساحلی علاقوں کی آب و ہوا سارا سال معتدل رہتی ہے۔

درجہ حرارت (Temperature)

براعظم ایشیا میں جنوری کا درجہ حرارت جنوب سے شمال کی طرف کم ہوتا جاتا ہے۔ اس کے نصف سے زیادہ شمالی حصے کا درجہ حرارت نقطہ انجماد 0° سینٹی گریڈ سے کم رہتا ہے۔ سائبیریا کے تقریباً سارے علاقے میں درجہ حرارت منفی 18 درجے سینٹی گریڈ تک گر جاتا ہے۔ آب و ہوا میں تبدیلی بحری رووں سے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیوروشیو کی گرم رو جو مشرقی ایشیا کے ساحل کے ساتھ ساتھ بہتی ہے اس کی آب و ہوا پر بہت اثر انداز ہوتی ہے۔ براعظم ایشیا کی آب و ہوا کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے موسم گرما اور موسم سرما کے حالات کا الگ الگ بیان کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔

موسم سرما کے حالات (Conditions of Winter Season)

اس موسم میں تپشی خط استوا (Thermal Equator) جنوبی نصف کرہ میں جنوب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور کے تمام وسطی ایشیا

اور شمالی ایشیا کے علاقے سخت سردی کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ شمالی میدان سمندر سے دور ہونے کی وجہ سے بحری اثرات سے محروم رہتا ہے۔ اس موسم میں برصغیر کے شمالی حصے میں بھی ہوا کے زیادہ دباؤ کا علاقہ پیدا ہوجاتا ہے اور بحر ہند پر مقابلتاً ہوا کا دباؤ کم ہوتا ہے۔ اس لیے اس موسم میں ہوائیں خشکی سے سمندر کی طرف چلتی ہیں۔ چنانچہ موسم سرما میں جنوبی ایشیا کا بیشتر حصہ بارش سے محروم رہتا ہے۔ البتہ چند علاقوں میں موسم سرما میں بھی بارش ہوجاتی ہے۔ مثلاً رومی ممالک، پاکستان، دکن میں چنائے کا ساحل، سری لنکا کا شمال مشرقی ساحل اور جنوب مشرقی ایشیا کے جزیروں کے شمالی ساحل۔ موسم سرما میں بارش کی وجہ یہ ہے کہ اس موسم کی خشک ہوائیں جہاں کہیں پانی کی سطح پر سے گزرتی ہیں تو یہ نمی جذب کر لیتی ہیں اور جس خشکی کے حصے پر سے گزرتی ہیں وہاں بارش برساتی ہیں۔ چنائے کے ساحل پر شمال مشرقی مون سون ہوائیں بارش برساتی ہیں۔ پاکستان میں بحیرہ روم اور خلیج فارس سے آنے والی گرد باد بارش برساتے ہیں۔ اس موسم میں کوہ ہمالیہ برصغیر کو ان سخت سرد ہواؤں سے بچاتا ہے جو شمالی ایشیا اور وسط ایشیا میں چلتی ہیں۔ اس موسم میں وسطی ایشیا کا بیشتر علاقہ خشک ہوتا ہے کیونکہ یہ ہوائیں خشکی کی طرف سے آتی ہیں۔ البتہ جاپان کے مغربی ساحل پر سردیوں میں بارش ہوجاتی ہے کیونکہ براعظم کی طرف سے آنے والی ہوائیں بحیرہ جاپان کے اوپر سے گزرتے نمی جذب کر لیتی ہیں۔ شمال مغربی سائبیریا میں مغربی ہواؤں کے ذریعے منطقہ معتدلہ کے سائیکلون (Cyclon) پہنچ جاتے ہیں اور برفباری کا موجب بنتے ہیں ایشیائے کوچک (ترکی)، جنوب مغربی ایشیا، ایران اور پاکستان میں وہ گرد باد بارش والے علاقے ہیں جو مغربی ہواؤں کے حلقے منطقہ معتدلہ کے سائیکلون سے تعلق رکھتے ہیں۔

موسم گرما کے حالات (Conditions of Summer Season)

موسم سرما کے ختم ہونے پر براعظم ایشیا کا اندرونی پر بار نظام ختم ہونا شروع ہوجاتا ہے اور زمین نسبتاً زیادہ گرم ہونے لگتی ہے تو آہستہ آہستہ ہواؤں کا کم بار نظام پیدا ہوجاتا ہے۔ اندرونی علاقوں سے باہر جانے والی ہوائیں کمزور سے کمزور تر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ گرم ترین مہینوں میں کم بار نظام مکمل طور پر پیدا ہوجاتا ہے اور سمندر کی طرف سے ہوائیں خشکی کی طرف چلنا شروع ہوجاتی ہیں اور بڑے زور سے خشکی کی طرف آتی ہیں۔ یہ موسم گرما کی مون سون ہوائیں کہلاتی ہیں۔ یاد رہے کہ سلسلہ کوہ ہمالیہ جو وسطی ایشیا اور برصغیر کے درمیان حائل ہے بحر ہند سے آنے والی ہواؤں کو روک لیتا ہے۔ وسطی ایشیا میں بھی ایسا ہی کم بار ہواؤں کا نظام الگ طور پر پیدا ہوجاتا ہے چنانچہ بحر الکاہل کی طرف سے آنے والی مرطوب ہوائیں وسطی ایشیائی علاقوں میں بارش برساتی ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ برصغیر پر مون سون ہوائیں اس موسم میں تیز رفتار اور مسلسل چلتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ برصغیر کے شمال مغربی حصے میں درجہ حرارت بہت زیادہ بڑھ جانے سے کم بار ہواؤں کا علاقہ نسبتاً بہت شدت اختیار کر لیتا ہے۔ چنانچہ بحری ہوائیں بہت تیزی سے چلتی ہیں۔ اس کے برعکس چین کی ہوائیں کمزور اور مقابلتاً سست رفتار ہوتی ہیں اور بے قاعدگی سے چلتی ہیں۔ چونکہ موسم گرما کی مون سون ہوائیں سمندروں سے آتی ہیں اور نمی سے لدی ہوئی ہوتی ہیں اس لیے براعظم ایشیا کے بیشتر علاقوں میں زیادہ تر بارش موسم گرما میں ہوتی ہے۔ براعظم کا صرف جنوب مغربی حصہ بارش سے محروم رہتا ہے۔ جزیرہ نما عرب سوائے جنوبی حصے کے افغانستان، پاکستان کا جنوب مغربی حصہ (بلوچستان) اور ایران قدرے رومی قسم کی آب و ہوا کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

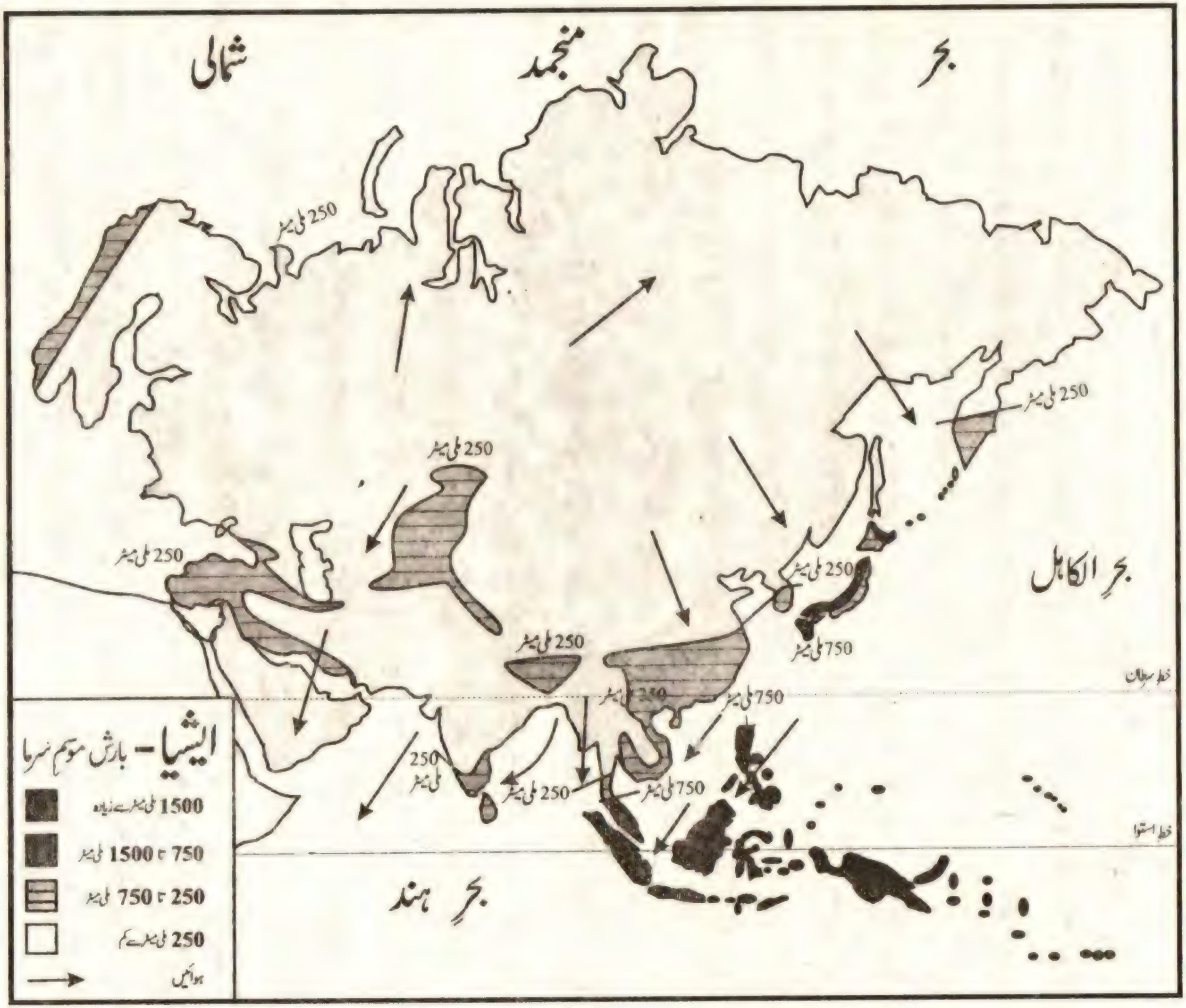
ایشیا- بارش موسم سرما
1500 ملی میٹر سے زیادہ
750 تا 1500 ملی میٹر
250 تا 750 ملی میٹر
250 ملی میٹر سے کم
ہوائیں
شمالی
منجمد
بحر
بحرِ ہند
بحرِ الکاہل
خط سرطان
خط استوا
250 ملی میٹر
750 ملی میٹر

سالانہ درجہ حرارت اور بارش کی تقسیم
(Annual Temperature and Distribution of Rain)

اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ ایشیا کے اندرونی علاقے کا زیادہ تر حصہ موسم گرما بھی بارش سے محروم رہتا ہے کیونکہ بحری ہواؤں کو وسطی پہاڑ روک لیتے ہیں۔ ٹنڈرا کے شمالی علاقوں میں بارش کم ہوتی ہے اور موسم گرما میں درجہ حرارت 26.6 درجے سینٹی گریڈ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ شمالی سائبیریا کے مغربی حصے میں بارش کی مقدار اوسطاً 450 ملی میٹر سالانہ ہے۔ موسم سرما مین بارش برف کی صورت میں ہوتی ہے۔ موسم گرما موسم سرما کے زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت کا فرق 65.5 درجہ سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ وسطی پلیٹو کے علاقوں میں سورج کی تپش قدرے کم ہے اوسطاً بارش کی تقسیم سارا سال یکساں ہے لیکن مقدار میں کم ہے کیونکہ یہ علاقے سمندر سے اتنے دور ہیں کہ مرطوب ہوائیں یہاں تک پہنچتے پہنچتے اپنی نمی کھو بیٹھتی ہیں۔ چنانچہ بیشتر علاقے ریگستان ہیں مثلاً گوبی، شاموہ، تکلاں مکان وغیرہ۔

کوہستانی علاقوں کی آب و ہوا سرد ہے اور بارش کی مقدار کا انحصار زیادہ تر مقامی حالات پر ہوتا ہے کوہ ہمالیہ کو جنوبی ڈھلانوں پر بارش کثرت سے ہوتی ہے لیکن شمالی ڈھلانیں اوجھل ہونے کی وجہ سے خشک رہتی ہیں۔

زیادہ بارش کے علاقے (High Rainfall Areas or Regions)

دکن کے جنوب مغربی ساحل، اراکان کے ساحل، جنوبی میانمار، ویت نام، کمبوڈیا اور لاؤس، ملائیشیا، انڈونیشیا اور جزائر فلپائن میں بارش کثرت سے ہوتی ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے جزائر میں بارش کی سالانہ مقدار بہت زیادہ ہے کیونکہ یہ استوائی خطے میں واقع ہے۔ یہاں سال بھر میں 200 سینٹی میٹر سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔ براعظم کے مغربی حصوں میں دجلہ و فرات کا میدان، ایشیائے کوچک (ترکی)، فلسطین اور شام کی آب و ہوا رومی ہے۔ ان علاقوں میں بارش عام طور پر سردیوں میں ہوتی ہے۔ براعظم ایشیا کی آب و ہوا پر گرد باد بھی بہت اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان سے چین اور جاپان میں ایک ماہ کے اندر کئی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جنوب مشرقی ایشیا میں ٹائیفون یعنی حاری گرد باد موسم گرما میں بارش لاتے ہیں بعض اوقات یہ اتنے خطرناک ہوتے ہیں کہ بہت سی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں اور املاک کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ یہ آندھیوں کے طوفان جنوبی و مشرقی بحیرہ چین اور خلیج بنگال پر پیدا ہوتے ہیں اور شمال اور شمال مغرب کی طرف چلتے ہیں۔

بحر ہند کا اثر ہمالیہ کے جنوبی علاقوں اور وادئ سندھ کے مشرقی حصے تک محدود ہے۔ بحر الکاہل کے بحری اثرات مغربی مانچو کو اور جھیل بیکال تک مشکل سے پہنچتے ہیں۔ سخت سرد بحر منجمد شمالی پر عمل تبخیر کم ہونے کی وجہ سے اس سے ملے ہوئے علاقوں میں بارش نہ ہونے کے برابر ہے۔ البتہ یہ علاقے قطبی ہواؤں کے انبار کا ذخیرہ ہیں۔ بحر اوقیانوس کی بدولت ایشیا کے ایک تہائی حصہ پر بارش یا برفباری ہو جاتی ہے۔

ایشیا کی آب و ہوا کے خطے (Climatic Regions of Asia)

براعظم ایشا ایک وسیع قطعہ زمین ہے جس کے مختلف حصوں میں آب و ہوا کی نوعیت مختلف ہے۔ اس کو مندرجہ ذیل آب و ہوا کے خطوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

i- استوائی خطہ (Equtorial Region)

یہ خطہ استوا کے دونوں طرف 5 درجے عرض بلد شمالی اور 5 درجے جنوبی کے درمیان واقع ہے۔ اس میں جزائر نما ملائیشیا اور جنوب

بحر منجمد شمالی
250 ملی میٹر سے کم بارش
بحر الکاہل
بحر ہند
خط سرطان
خط استوا
250 ملی میٹر
750 ملی میٹر
1500 ملی میٹر
ایشیا — بارش موسم گرما
1500 ملی میٹر سے زیادہ
750 تا 1500 ملی میٹر
250 تا 750 ملی میٹر
250 ملی میٹر سے کم
ہوائیں

مشرقی ایشیائی جزیرے شامل ہیں۔ان علاقوں میں سارا سال بارش ہوتی ہے اور خوب گرمی پڑتی ہے۔

ii- مون سونی خطہ (Moon Soon Region)

ایشیا کے مون سونی خطے میں بھارت، پاکستان، تھائی لینڈ میانمار، جنوبی چین اور جزائر فلپائن شامل ہیں۔ وسطی چین، شمالی چین، جاپان اور کوریا کی آب و ہوا کسی حد تک مون سونی تو ہے لیکن عام طور پر ان کو مون سونی خطے میں شامل نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ علاقے خطِ استوا کے متوازی خطوط (Tropics) سے باہر ہیں ان کی آب و ہوا میں مون سونی خصوصیات موجود نہیں۔

iii- وسطی ایشیا کا صحرائی خطہ (Desert Region of Central Asia)

یہ وسطی ایشیا کی سطوح مرتفع کا علاقہ ہے جس میں سطح مرتفع تبت اور منگولیا شامل ہیں۔ اردگرد کے پہاڑوں اور سمندروں سے دوری نے اسے ایشیا کے دیگر ممالک سے جدا کر رکھا ہے۔ سردیوں کے موسم میں بھاری سرد ہواؤں سے یہ پُر بار علاقہ بن جاتا ہے۔ بارش بہت کم ہوتی ہے اور سالانہ درجات حرارت کا تفاوت بہت زیادہ ہے۔

iv- منطقہ معتدلہ کے گیاہستان (منطقہ معتدلہ کا وسطی بری خطہ)
(Meadows of Temperate Regions)

اس میں مغربی سائبیریا کا وسیع سٹیپ کا علاقہ شامل ہے جو بحیرہ کیسپئین سے لے کر وسطی ایشیا کے پہاڑوں تک پھیلا ہوا ہے۔ چونکہ یہ علاقے سمندر سے بہت زیادہ فاصلے پر براعظم کے اندرونی حصوں میں واقع ہیں اس لیے آب و ہوا میں شدت ہے یعنی موسم گرما سخت گرم اور موسم سرما سخت سرد ہوتا ہے۔ اس خطے میں سالانہ بارش 500 ملی میٹر کے قریب ہوتی ہے۔ زیادہ بارش موسم سرما کے شروع میں پڑتی ہے۔ سٹیپ کے علاقے گھاس کے میدان ہیں جہاں ہر طرف گھاس ہی گھاس دکھائی دیتی ہے۔

v- سخت سرد منطقہ معتدلہ کا خطہ (Highly cold Temperate Region)

یہ خطہ یوریشیا کے شمال کی طرف مخروطی جنگلات کی صورت میں پھیلا ہوا ہے جو شمال میں ٹنڈرا اور جنوب کے سٹیپ کے خطوں کے درمیان واقع ہے۔ اس خطے کی آب و ہوا سخت سرد ہے۔ اوسط درجہ حرارت بہت کم ہوتا ہے۔ موسم سرما میں ورک ہو یانسک کا اوسط درجہ حرارت منفی 22.7 درجے سینٹی گریڈ ہے۔ یہ دنیا کا سرد ترین مقام شمار ہوتا ہے۔

vi- رومی خطہ (Mediterranean Region)

گرم منطقہ معتدلہ میں براعظم ایشیا کے مغربی ساحلوں کی آب و ہوا رومی کہلاتی ہے۔ ترکی اور شام کے ساحل رومی خطے میں واقع ہیں۔ اس خطے میں بارش عام طور پر سردیوں کے موسم میں ہوتی ہے اور موسم گرما تقریباً خشک رہتا ہے۔ اس خطے میں جہاں بارش کی مقدار 25 ملی میٹر سے کم ہے وہ علاقے گرم صحرائی صورت اختیار کر چکے ہیں۔

vii- ٹنڈرا کا خطہ (Tundra Region)

اس خطے میں براعظم ایشیا کا شمالی ساحلی علاقہ شامل ہے۔ چونکہ یہ خطہ دائرہ قطب شمالی میں واقع ہے اس لیے موسم سرما بہت طویل

(آٹھ مہینے) اور سخت سرد ہوتا ہے۔ کئی کئی دن سورج طلوع نہیں ہوتا اس خطے میں بارش عام طور پر گرمی کے موسم میں ہوتی ہے جس کی سالانہ مقدار 25 ملی میٹر سے کم ہے۔ موسم سرما میں بارش برف کی صورت میں ہوتی ہے۔ زمین کی سطح سال میں تقریباً 9 مہینے کے عرصے تک برف کی طرح منجمد رہتی ہے۔

ایشیا کے لوگ (People of Asia)

آبادی کی تقسیم(Distribution of Population)

براعظم ایشیا خشکی کے تقریباً ایک تہائی حصے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کی وسعت عظیم کے تقاضے کے مطابق قدرتی ماحول اور انسانی سرگرمیاں جگہ جگہ مختلف ہیں۔ یہ ایک ایسا براعظم ہے کہ جس میں انسان نے قدرتی ماحول کا پورا پورا ساتھ دیا ہے اور جہاں بے شمار نسلوں نے اس کی سرزمین پر اپنے اثرات نمایاں طور پر چھوڑے ہیں۔ ایشیا میں تقریباً 4.436 ارب لوگ آباد ہیں۔ یہ لوگ براعظم میں کہاں کہاں آباد ہیں اور کیسی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ ایک دلچسپ مسئلہ ہے جو وضاحت طلب ہے۔ براعظم ایشیا کی آبادی کی تقسیم پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں بعض علاقے گنجان آباد ہیں اور بعض علاقوں میں آبادی بہت تھوڑی ہے۔ چین کے دریاؤں کی وادیوں میں فی مربع کلومیٹر آبادی چار ہزار افراد سے بھی زیادی ہے جبکہ بعض ریگستانی علاقے بالکل غیر آباد ہیں۔ براعظم میں ایسے حصے کم ہیں جہاں آبادی زیادہ اور گنجان ہے۔ زیادہ تر علاقے کم آباد ہیں۔

گنجان آباد علاقے (Densely Populated)

2016ء کے اعداد و شمار کے مطابق چین خاص اور ہانگ کانگ (آبادی 1.37 بلین، 7.2 ملین)، انڈیا(1.299 بلین)، انڈونیشیا(255.46 ملین)، پاکستان (195.4 ملین) جاپان(126.89 ملین)، بنگلہ دیش(178.76 ملین)۔

کم آباد علاقے(Less Populated Regions)

ایشیا کے کم آباد علاقے گنجان آباد علاقوں کی نسبت بہت وسیع ہیں۔ وسط ایشیا میں بہت بڑے بڑے علاقے اتنے سرد، خشک اور سنگلاخ ہیں کہ وہاں آبادی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کوہستان اور صحرا لاکھوں مربع کلومیٹروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جنوب مغربی ایشیا کے خشک اور ریگستانی میدانوں میں آبادی بہت کم ہے۔ جزیرہ نما عرب لاکھوں مربع کلومیٹر رقبے کا وسیع علاقہ ہے لیکن کل آبادی 17.8 ملین ہے۔ اس ملک کا اندرونی حصہ آبادی سے اس قدر خالی ہے کہ دور دور تک کوئی انسان نظر نہیں آتا۔ سائبیریا کا وسیع میدان سخت سرد ہے۔ اس کی فی مربع کلومیٹر آبادی صرف پانچ اشخاص ہے۔ ایشیا کے زیادہ تر لوگ اب بھی دیہات میں رہتے ہیں۔ لیکن اس کے ہر ملک میں شہریت بڑی تیزی سے وجود میں آ رہی ہے۔

کم وبیش آبادی کی وجوہات:(Causes of Less and High Papulation)

اس میں شبہ نہیں کہ موجودہ آبادی کی تقسیم میں آب وہوا کو بہت دخل ہے۔ ٹراپیکل (Tropical) مون سون اور چینی خطے جیسی آب و ہوا والے علاقوں میں آبادی گنجان ہے۔ ایسی آب وہوا میں زرخیز زمین آبادی کے لے بہت سازگار حالات پیدا کرتی ہے۔ چین کی زرخیز وادیاں اور اس کے بنجر و بیابان کوہستان اس امر کی بخوبی وضاحت کرتے ہیں موخر الذکر علاقوں میں آبادی بہت کم ہے۔

یہ کہنا بالکل درست نہیں کہ سارا مون سونی آب وہوا کا علاقہ گنجان آباد ہے۔مثلاً میانمار، تھائی لینڈ اور جنوب مشرقی ایشیا کے بیشتر جزیرے مقابلتاً کم آباد ہیں حالانکہ آب وہوا اور مختلف قسم کی مٹی (Soil) پیداوار کے لیے بہت موافق ہیں۔ دراصل ان میں آبادی گنجان نہ ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ان ممالک کے اندرونی حصوں میں رسائی مشکل ہے۔مثلاً انڈیا اور میانمار کے درمیان اراکان یوما سدِ راہ ہے اور کوہ انام کمبوڈیا اور تھائی لینڈ کے میدان کو چین سے الگ کرتا ہے۔ نیز ان علاقوں میں اقتصادی اور معاشرتی عوامل بھی آبادی کی تقسیم میں کارفرما ہیں۔

براعظم ایشیا میں نسلی گروہ (Racial Groups in Asia)

اس براعظم میں سینکڑوں نسلی گروہ موجود ہیں۔ان میں بہت سے آپس میں اس قدر مخلوط ہو چکے ہیں کہ جماعت بندی مشکل ہو گئی ہے۔ منگول نسل کی کئی قومیں زیادہ تر مشرقی ایشیائی ممالک میں آباد ہیں مثلاً چینی، منگول، تبتی اور کوریائی۔شمالی سائبیریا کے بیشتر حصے میں قدیم منگول رہتے ہیں۔منگول نسل کے لوگوں کا رنگ زرد اور بال کھڑے ہوتے ہیں۔ان کی تعداد تقریباً ایک ارب ہے۔جاپانی لوگ منگول اور ملایائی کی مخلوط نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔روس میں سلافی لوگوں کی اکثریت ہے اس نسل کے لوگ زیادہ تر روس کے مغربی حصے میں رہتے ہیں۔کوہ قاف سے مشرق کی طرف ایران اور وسطی ہندوستان تک آریہ نسل کے لوگ بستے ہیں جو کئی چھوٹے چھوٹے گرہوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ملائیشیا کے لوگ بھوری نسل کے لوگ کہلاتے ہیں۔جنوب مغربی ایشیا کے عرب اور یہودی سامی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔جنوبی ہند میں دراوڑ لوگ بستے ہیں جو ہندوستان کے قدیم باشندے ہیں۔افغانستان میں پٹھان قوم آباد ہے جو جنوبی ایشیا کی مشہور قوموں میں شمار ہوتی ہے۔

سوالات

1- براعظم ایشیا کی خصوصیات قلمبند کیجیے۔

2- سطح کے اعتبار سے براعظم ایشیا کے چھ بڑے حصوں کی نشاندہی کریں اور ہر ایک حصے کا حال مختصر طور پر بیان کریں۔

3- ایشیا کو آب وہوا کے لحاظ سے خطوں میں تقسیم کریں اور ہر ایک خطے کی خصوصیات واضح کریں۔

4- ایشیا کی آب وہوا پر دو بڑے عوامل کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟

5- ایشیا کی آب وہوا کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے موسم گرما اور موسم سرما کے حالات الگ الگ مختصر طور پر بیان کریں۔

6- براعظم ایشیا کی آبادی کی تقسیم پر جامع نوٹ لکھیں۔ نیز بتائیے کہ کم و بیش آبادی کی کیا وجوہات ہیں؟

7- خالی جگہ پُر کریں

i- براعظم ایشیا کا کل رقبہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مربع کلومیٹر ہے۔

ii- ۔۔۔۔۔۔۔۔یورپ اور ایشیا کو ایک دوسرے سے الگ کرتا ہے۔

iii- ایشیا کی زرخیز وادیاں۔۔۔۔۔۔۔۔کا مرکز مانی جاتی ہے۔

iv- سطح مرتفع پامیر سے شمال مشرق کی طرف۔۔۔۔۔۔۔۔واقع ہے۔

v- سائبیریا کا میدان۔۔۔۔۔۔ہے۔اس کی فی مربع کلومیٹر آبادی صرف۔۔۔۔۔۔اشخاص ہیں۔

باب 3

پاکستان
(Pakistan)

محل وقوع (Location)

ایشیا کے نقشے پر نظر ڈالیے۔ براعظم ایشیا کے جنوب میں ایک جزیرہ نما شکل کا قطعۂ ارض واقع ہے۔ یہ برصغیر پاک و ہند ہے جس کو ہمالیہ اور اس کی شاخیں براعظم کے شمالی حصے سے جدا کرتی ہیں۔ برصغیر کے مغرب میں پاکستان واقع ہے جس کے شمال میں کوہستان ہمالیہ ہے۔ افغانستان کی تنگ پٹی واخان (Wakhan) اس کو وسطی ایشیا کی آزاد ریاستوں سے جدا کرتی ہے۔ شمال اور مشرق کی طرف چین کے علاقے سن کیانگ و تبت کشمیر کی حدود سے ملتے ہیں۔ خشک پہاڑیاں جو زیادہ اونچی نہیں ہیں پاکستان کو دور تک افغانستان سے الگ کرتی ہیں۔ مزید جنوب کی طرف پاکستان اور ایران کی حدود مشترکہ ہیں اور مشرق کی طرف بھارتی پنجاب اور راجستھان کی ہندوستانی ریاستیں واقع ہیں۔

پاکستان کا رقبہ 796,096 مربع کلومیٹر ہے۔ محل وقوع کے اعتبار سے پاکستان کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہ جنوب مغربی ایشیا کے ان اسلامی ممالک کے ساتھ منسلک ہے جو مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کہلاتے ہیں۔ ان سے اور آگے مغرب کی طرف شمالی افریقہ کے عرب ممالک واقع ہیں۔ اس طرح وادیٔ سندھ سے بحر اوقیانوس تک اسلامی ممالک کا ایک مسلسل بلاک بن جاتا ہے۔

آبادی اور اس کی تقسیم (Population and its Distribution)

پاکستان جیسے زرعی اور ترقی پذیر ملک میں زرعی وسائل کے ساتھ آبادی کی تقسیم کا گہرا تعلق ہے۔ آبادی کی تقسیم اقتصادی عوامل کے تابع ہے۔ پاکستان حقیقتاً خشک علاقہ ہے جس کا کافی حصہ غیر پیداوار اور بنجر ہے۔ مثلاً سندھ اور بلوچستان کے ریگستانی اور پہاڑی علاقے جہاں آبادی بہت کم ہے۔ اس کے برعکس دریائے سندھ کا زرخیز میدان خاصا گنجان آباد ہے کیونکہ آبپاشی کی مدد سے وہاں فصلوں کی پیداوار اچھی ہوجاتی ہے۔ 1998ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی کل آبادی 132.3 ملین ہے جبکہ اکنامک سروے آف پاکستان 16-2015ء کے مطابق پاکستان کی آبادی 195.4 ملین ہے یعنی ساڑھے انیس کروڑ سے زیادہ ہے اور اس دوران آبادی میں اضافے کی شرح 1.89 رہی جو کہ 2015ء میں 1.92 تھی۔ پاکستان میں آبادی کی گنجانی 250 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔

گنجان آباد علاقے (Densely Populated Regions)

ملک میں سب سے زیادہ گنجان آبادی کراچی کے اضلاع میں پائی جاتی ہے۔ اس کی وجوہات کراچی شہر کی وسیع آبادکاری، تجارت اور صنعتوں کی ترقی ہیں۔ اسی طرح لاہور، فیصل آباد، پشاور، مردان، گوجرانوالا جیسے صنعتی علاقے گنجان آباد ہیں۔ ان علاقوں کی زمین زرخیز ہے اور آب پاشی کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ دوسرے گنجان آباد علاقوں میں سیالکوٹ اور گجرات جیسے کوہ دامنی علاقے بھی شامل ہیں جو بہت پرانے وقتوں سے آباد ہیں۔ یہاں زرخیز زمین، کافی بارش اور کنوؤں وغیرہ سے آب پاشی کے سبب زرعی پیداوار کو نمایاں ترقی حاصل ہوئی ہے۔ پنجاب کے میدانی علاقوں

پاکستان
آبادی کی تقسیم
0 100 200 کلومیٹر
10000 = • افراد
چین
جموں و کشمیر
(متنازع علاقہ)
افغانستان
بھارت
ایران
بحیرہ عرب

بالخصوص نہری علاقوں میں بھی آبادی زیادہ ہے۔ ان حصوں میں آب پاشی کی جدید سکیموں کی وجہ سے پانی کی وافر فراہمی کی وجہ سے نہ صرف قابل کاشت رقبے میں اضافہ ہوا ہے بلکہ فی ایکڑ پیداوار بھی بڑھ گئی ہے۔ آبادی کی ایسی ہی گنجانی میدان سندھ کے بعض حصوں میں دریائے سندھ کے قریب پائی جاتی ہے۔

پاکستان کے کم آبادی کے علاقے (Less Densely Populated Regions of Pakistan)

شمال اور مغربی پہاڑی علاقوں، بلوچستان کے خشک پلیٹو اور تھل و تھر کے ریگستانی علاقوں میں آبادی کم ہے۔ ان علاقوں میں بارش کی کمی اور زمین ریتلی یا پتھریلی ہونے کی وجہ سے کاشتکاری مشکل ہے۔ چنانچہ ایسے علاقوں میں آبادی فی مربع کلومیٹر پچاس افراد سے کم ہے۔ قلات جیسے بنجر علاقے میں فی مربع کلومیٹر آبادی اوسطاً 20 افراد ہے۔ چاغی اور خاران میں جہاں کل علاقے کا تین فیصد سے بھی کم حصہ زیر کاشت ہے آبادی 5 افراد فی مربع کلومیٹر سے بھی کم ہے۔

رقبہ، آبادی اور فی صد تقسیم

(آبادی بہ شرح ہزار)

علاقہ	رقبہ (مربع کلومیٹر)	1981ء	1998ء	2015ء	2016ء
پاکستان	796,096 (100%)	84,255 (100%)	132,352 (100%)	191,708 (100%)	195,390 (100%)
i- پنجاب	205,345 (25.79%)	47,292 (56.13%)	73.621 (55.63%)	103,837 (54.16%)	105,670 (54.08%)
ii- سندھ	140,914 (17.70%)	19,029 (22.59%)	30,440 (23%)	45,988 (23.98%)	46,960 (24.03%)
iii- خیبر پختونخوا	74,521 (9.36%)	11,061 (13.13%)	17,744 (13.41%)	25,836 (13.47%)	26,360 (13.49%)
iv- بلوچستان	347,190 (43.61%)	4,332 (5.14%)	6,566 (4.96%)	9,942 (5.18%)	10,160 (5.19%)
v- فاٹا	27,220 (3.42%)	2,199 (2.61%)	3,176 (2.40%)	4,623 (2.41%)	1,510 (0.77%)
iv- اسلام آباد	906 (0.11%)	340 (0.40%)	805 (0.61%)	1,479 (0.77%)	4,730 (2.42%)

Source: Ministry of Planning, Development and Reforms Paksitan Bureau of Statistics

پاکستان کے بڑے بڑے شہروں کی آبادی (Population of Big Cities of Pakistan)

1998ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی کے اعتبار سے پاکستان کا سب سے بڑا شہر کراچی ہے جس کی آبادی 9.2 ملین ہے۔ دوسرے نمبر پر لاہور، آبادی 5.06 ملین۔ اس کے بعد فیصل آباد 1.97 ملین ہے۔ ان تین بڑے شہروں کی آبادی پاکستان کی کل آبادی کا 38.4 فیصد ہے۔ چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں بڑے شہر راولپنڈی 1.04 ملین، ملتان 1.18 ملین، حیدرآباد 1.15 ملین اور گوجرانوالا 1.12 ملین ہیں۔ مرکزی دارالحکومت (Federal Capital) اسلام آباد کی آبادی 0.79 افراد ہے۔

نوٹ: حالیہ ہونے والی مردم شماری 2017 کے اعداد و شمار کے نتائج آنا باقی ہیں جس سے یقیناً اعداد و شمار میں فرق پیدا ہو گا۔

زراعت (Agriculture)

زمانہ قدیم سے زراعت پاکستان لوگوں کا ایک بڑا سہارا ہے۔ ملکی کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے۔ زراعت ہی سے اس کی بڑی بڑی صنعتوں کے لیے خام اشیا فراہم ہوتی ہیں۔ ملکی برآمد کا 19.8% فیصد حصہ مویشی پروری اور کاشتکاری پیداوار پر مشتمل ہے۔ قومی آمدنی کا قریباً ساٹھ فیصد زراعت سے حاصل ہوتا ہے اور کاروباری آبادی کے 42% لوگوں کا روزگار یہی ہے۔

مختلف اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کا کل قابل کاشت رقبہ 57.78 ملین ہیکٹر ہے جس میں سے 36.5 فیصد زیر کاشت، 5 فیصد زیر جنگلات اور 40 فیصد کاشت کے لیے میہانہ تھا اور کل رقبے کا 18 فیصد یعنی 10.4 ملین ہیکٹر نا قابل کاشت خالی پڑا تھا۔ پاکستان کی خوشحالی کا دارومدار حقیقتاً اس کی زرعی پیداوار پر ہے۔

بڑی بڑی فصلیں (Major Crops)

پاکستان میں موسموں کے درجہ حرارت میں فرق کی وجہ سے دو بڑی قسم کی فصلیں ہوتی ہیں۔ خریف یا ساونی اور ربیع یا اساڑھی۔ خریف کی فصلیں موسم بہار کے آخر میں اور موسم گرما کے شروع میں بوئی جاتی ہیں اور اکتوبر یا نومبر میں کاٹی جاتی ہیں۔ اس فصل میں ایسی اجناس کی کاشت شامل ہے جن کے لیے اوسطاً زیادہ درجہ حرارت اور کافی بارش درکار ہے۔ کپاس، چاول، مکئی، باجرہ اور گنا خریف کی فصلیں ہیں۔ ربیع کی فصلیں برسات کے بعد اکتوبر اور نومبر میں بوئی جاتی ہیں۔ یہ اپریل یا مئی میں کاٹی جاتی ہیں۔ یہ موسم بہار کی فصلیں کہلاتی ہیں۔ گیہوں، جو، چنا اور تیل نکالنے کے بیج ربیع کی فصلیں ہیں۔

چاول (Rice)

پاکستان کی ایک اہم فصل ہے۔ اس کی بالیدگی کے شروع حصے میں نہ صرف گرم آب و ہوا کی ضرورت ہے بلکہ اس کی جڑوں میں پانی کا کھڑا رہنا بھی ضروری ہے۔ سیلابی پانی کی افراط اور بارش کی کثرت چاول کے اگنے میں سازگار حالات پیدا کرتے ہیں۔ پاکستان میں چاول کی کاشت زیادہ تر پنجاب میں شیخوپورہ اور گوجرانوالا کے نشیبی علاقوں، سندھ میں سیلابی نہروں کے نواحی علاقوں اور دریاؤں کے سیلابی میدانوں تک محدود ہے۔ کم مقدار میں یہ شمال کے کوہ دامنی علاقوں اور نہری زمینوں میں بھی کاشت کیا جاتا ہے لیکن چاولوں کی پیداوار فی ہیکٹر کے حساب سے ہمارا ملک دنیا کے مشہور چاول پیدا کرنے والے ممالک میں سب سے پیچھے ہے۔ باسمتی چاول کی بیرونی ممالک میں بڑی مانگ ہے۔ اس لیے حکومت اسے خرید کر برآمد کرتی ہے۔ اس کی کاشت کے لیے گرم مرطوب آب و ہوا، مسلسل بارش اور زرخیز و نرم مٹی والے ہموار میدان موزوں حالات پیدا کرتے ہیں۔ چاول پہلے پنیری کی صورت میں بویا جاتا ہے۔ ایک دو ہفتے کے بعد چھوٹے چھوٹے پودے اکھاڑ کر زیر آب کھیتوں میں لگا دیے جاتے ہیں۔ جونہی فصل پک جاتی ہے پانی کی ضرورت بھی کم ہوتی جاتی ہے۔ چاول کی اچھی پیداوار کے لیے ضروری ہے کہ جولائی کے مہینے کا اوسط درجہ حرارت 24 درجے سینٹی گریڈ سے زیادہ نہ ہو اور جنوری کا 13 درجے سینٹی گریڈ سے کم نہ ہو۔ پکنے کے موقع پر اوسط درجہ حرارت 26.6 درجے سینٹی گریڈ ہونا چاہیے۔ اس فصل کی کاشت کے لیے زیادہ مزدوروں کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ پنیری کا ہر ایک پودا ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ ہاتھ سے لگانا پڑتا ہے۔ چنانچہ گنجان آباد علاقے چاولوں کی کاشت کے لیے کافی تعداد میں مزدور فراہم کر سکتے ہیں۔

گندم (Wheat)

غذائی اجناس میں گندم انسان کی سب سے زیادہ مقبول غذا ہے۔ اس کی کاشت بہت پرانے وقتوں سے ہوتی چلی آ رہی ہے۔ یہ پاکستان

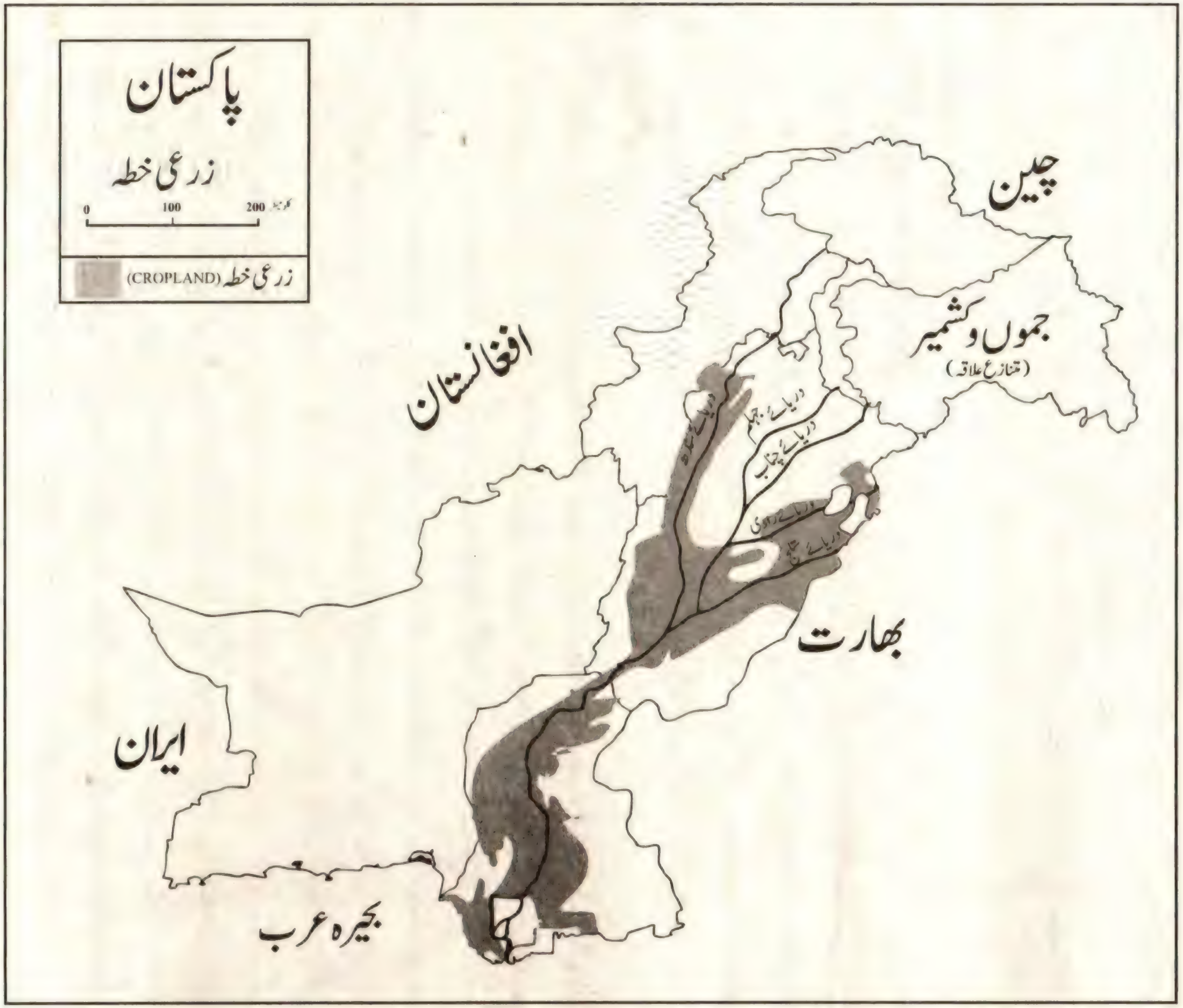
پاکستان
زرعی خطہ
0 100 200 کلومیٹر
زرعی خطہ (CROPLAND)
چین
جموں وکشمیر
(متنازع علاقہ)
افغانستان
بھارت
ایران
بحیرہ عرب
دریائے سندھ
دریائے جہلم
دریائے چناب
دریائے راوی
دریائے ستلج

کا اہم ترین اناج اور ربیع کی فصل ہے۔ قریباً 5 ملین ہیکٹر رقبہ پر گندم کی کاشت ہوتی ہے۔ اس کے آدھے رقبہ پر چاول اور چوتھائی حصہ رقبے پر دوسرے اناج بوئے جاتے ہیں۔

گیہوں کی پیداوار کے لیے حالات کا سازگار رہنا بہت اہم ہے۔ گیہوں کے پکنے کے لیے قریباً 90 دن کا عرصہ، ٹھنڈا اور مرطوب موسم درکار ہے۔ فصل کی کاشت کے موقع پر خشک و گرم موسم شفاف فضا بہت مفید ہوتی ہے۔ سالانہ بارش کی مقدار 375 ملی میٹر سے 875 ملی میٹر نہایت موزوں ہے۔ پاکستان میں جہاں سالانہ بارش کی مقدار 225 ملی میٹر سے کم ہے وہاں مصنوعی آبپاشی کے ذریعے پانی کی کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔ گیہوں مختلف اقسام کی مٹی میں پیدا ہو جاتا ہے لیکن سب سے زیادہ مفید مٹی وہ ہے جس میں چکنی مٹی کے اجزا کی زیادتی ہو اور کسی قدر ریت اور چاک کی ملاوٹ ہو۔ زمین کی سطح ہموار ہونی چاہیے تاکہ پانی آسانی سے بہ جائے۔ دو تہائی سے زیادہ فصل نہری آبپاشی کے علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ ملک کے خشک علاقوں میں، نہری آبپاشی کی زمینوں اور ان کے علاوہ ایسے علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے جہاں موسم خزاں اور موسم گرما میں بارش لازمی اور کافی مقدار میں ہوتی ہے۔ پوٹھوار پلیٹو اور پشاور کے میدان میں ایسے علاقے ہیں جن کا انحصار بالکل بارش پر ہے۔ پاکستان میں گندم کی پیداوار کے بڑے بڑے علاقے مندرجہ ذیل ہیں:

صوبہ پنجاب میں ملتان، ساہیوال، فیصل آباد، سرگودھا، مظفر گڑھ اور جھنگ	صوبہ سندھ میں سکھر، حیدرآباد اور نواب شاہ
صوبہ سرحد میں ڈیرہ اسماعیل خان، پشاور، بنوں اور مردان	صوبہ بلوچستان میں نصیر آباد اور خضدار

اکنامک سروے آف پاکستان 16-2015 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں گندم کی کل سالانہ پیداوار 25482 ہزار ٹن ہے۔ خشک سالی میں گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لیے بیرونی ممالک سے درآمد کرنی پڑتی تھی۔

مکئی (Corn)

اس فصل کی کاشت کے لیے زیادہ پانی، خوب دھوپ اور گرم موسم درکار ہے۔ ایسی زمین میں جس کی مٹی بھاری یا درمیانی قسم کی دومٹ ہو خوب پھلتی ہے۔ اس کی کاشت کے لیے 500 ملی میٹر سے 1500 ملی میٹر سالانہ بارش، 24 درجے سینٹی گریڈ درجہ حرارت اور زرخیز زمین درکار ہے جہاں سے پانی بہہ نکلے۔ یہ خریف کی فصل ہے۔ زیادہ تر کوہستان کے دامنی علاقوں، پشاور و مردان کے میدان اور پنجاب کے نہری علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔

گنا (Sugar Cane)

گنے کی کاشت کے لیے عمدہ زمین اور بافراط پانی درکار ہے۔ خشک موسم اور پالا اس کی کاشت کے لیے نقصان دہ ہیں۔ گنے کے کھیت عام طور پر ایسے علاقوں میں پائے جاتے ہیں جہاں آبپاشی ہوتی ہو۔ ملتان، پشاور اور مردان کے اضلاع میں اس فصل کا زیر کاشت رقبہ سب سے زیادہ ہے۔

جَو (Barley)

یہ غلہ گندم کے مقابلے میں زیادہ سخت موسم برداشت کرتا ہے۔ کم زرخیز علاقوں میں بھی اس کی پیداوار خوب ہوتی ہے۔ یہ گندم کے مقابلے میں خشک سالی کو بھی زیادہ برداشت کر سکتا ہے۔ پاکستان کے ایسے علاقوں میں جہاں گندم کی کاشت کے لیے حالات سازگار نہیں ہیں وہاں جَو کی کاشت ہوتی ہے۔

باجرہ، جوار اور چنا (Sorghum, Millet and Gram)

یہ بھی اناج کی فصلیں ہیں جو خشک، ریتلی اور کم زرخیز زمینوں پر کاشت کی جاتی ہیں جہاں پانی کا کوئی خاص انتظام نہ ہو۔ باجرہ اور جوار عام طور پر خریف کی فصلیں ہیں اور چنا ربیع کی فصلوں میں سے ایک ہے۔

کپاس (Cotton)

یہ پاکستان کی نقدی اور خریف کی خاص فصل ہے۔ یہ عام طور پر وادیٔ سندھ کے نہری علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ اوسط درجے سے مختلف اقسام کی دومٹ مٹی جو اپنے اندر پانی جمع رکھ سکیں اس کی کاشت کے لیے بہت موزوں ہیں۔ فصل کاٹنے کے وقت موسم گرم اور خشک ہونا چاہیے۔ 80 فیصد سے زیادہ رقبے پر امریکی کپاس کاشت کی جاتی ہے۔ کپاس کے زیر کاشت کل رقبے کا تین چوتھائی حصہ پنجاب میں ہے اور باقی حصہ صوبہ سندھ میں ہے۔

تمباکو (Tobacco)

اس کی کاشت کے لیے زیادہ زرخیز مٹی درکار ہے۔ یہ عام طور پر آبپاشی کی مدد سے کاشت کیا جاتا ہے۔ اس فصل کو کھاد زیادہ مقدار میں درکار ہوتی ہے۔ پاکستان میں یوں تو تھوڑا بہت تمباکو ہر ضلع میں بویا جاتا ہے لیکن خاص طور پر اس کی کاشت چند ایک اضلاع تک محدود ہے۔ مثلاً مردان، صوابی، اٹک اور ساہیوال۔ قلات کے علاقہ مستونگ میں اعلیٰ قسم کا تمباکو کاشت کیا جاتا ہے۔

پھل (Fruit)

پاکستان کی نیم خشک آب وہوا میں ترش پھلوں کی کاشت ہوتی ہے۔ ان میں کینو، مالٹے اور لیموں شامل ہیں جو زیادہ تر پنجاب کے نہری علاقوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ملتان آموں کی پیداوار کے لیے مشہور ہے۔ ملتان، خیر پور اور قلات ڈویژنوں میں دنیا کے مشہور ترین کھجوروں کے باغ ہیں۔ آڑو، آلوچے، سیب، بادام، آلو بخارے، خوبانیاں اور ناشپاتیاں یہ تمام پھل پشاور، مردان، ہزارہ اور کوئٹہ کے اضلاع میں پیدا ہوتے ہیں جہاں بارش زیادہ موسم سرما میں ہوتی ہے۔ اعلیٰ قسم کے سیب، آڑو، آلو بالو (چیری) اور انار کوئٹہ میں پیدا ہوتے ہیں۔

پاکستان میں خشک میووں کی سالانہ پیداوار کا اندازہ 74.5 لاکھ کلوگرام ہے۔

معدنی اور توانائی وسائل (Mineral and Power Resources)

معدنی وسائل (Mineral Resources)

ہر ملک کی معاشی ترقی کا دارومدار اس کی صنعتوں پر ہوتا ہے۔ معدنی وسائل صنعتوں کے لیے خام مال مہیا کرتے ہیں۔ ابھی تک سارے پاکستان کی معدنی دولت کا جائزہ نہیں لیا گیا۔ یہ ممکن ہے کہ آئندہ ملک کے بڑے بڑے معدنی ذخیروں کا سراغ ملے۔ بعض کوہستانی علاقے بڑے دشوار گزار ہیں۔ اس لیے ان علاقوں کا جائزہ مشکل ہے۔ دوسرے پاکستان کے بعض پہاڑی علاقوں میں ایسے قبیلے بستے ہیں جو غیر لوگوں کو شک وشبہ کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ اس لیے انگریز ماہرینِ علم الارض وہاں پہنچ کر ان کی معدنی دولت کا اندازہ نہیں لگا سکے۔ البتہ اب پاکستان کے معدنی ذخائر کی تلاش وجستجو کا کام بڑی تیزی اور مستعدی سے جاری ہے۔

پاکستان میں معدنی دولت کے دو بڑے علاقے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ ایک سطح مرتفع بلوچستان اور دوسرا کوہ نمک اور سطح مرتفع پوٹھوار ہیں۔ پاکستان کی قریب قریب ساری معدنی دولت انھیں دو علاقوں سے حاصل ہوتی ہے۔

گذشتہ چند برسوں کے اعداد و شمار کا معائنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ معدنی پیداوار میں پہلے درجے پر نمک، دوسرے درجے پر پتھر کا کوئلہ اور تیسرے درجے پر معدنی تیل وقدرتی گیس ہے۔ یہ تینوں مل کر پاکستان کی معدنی پیداوار کا 9/10 ہیں۔ باقی 1/10 میں کرومائیٹ، سرمہ، جپسم، گندھک، چونے کا پتھر، آتش مٹی، ریت، بجری، سنگ مرمر، قلمی شورہ اور سیسہ وغیرہ شامل ہیں۔

نمک (Salt)

پاکستان میں چٹانی نمک کی بڑی بڑی کانیں مندرجہ ذیل علاقوں میں پائی جاتی ہیں:

کوہستان نمک میں کھیوڑہ (ضلع جہلم)، واڑچھا (ضلع سرگودھا) اور کالاباغ وکوہستان نمک کے سندھ پار حصے میں جٹا، بہادر خیل اور کرک (ضلع کوہاٹ)۔ آب شور اور شور جھیلوں کے نمک کی قریباً 1.83 میٹر موٹی تہ صحرائے سندھ کے تھرپارکر کے وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی ہے۔ کراچی سے قریباً 13 کلومیٹر دور ماڑی پور میں عملِ تبخیر کے ذریعے سمندر کے پانی سے نمک حاصل کیا جاتا ہے۔ بلوچستان میں تبخیر کے ذریعے سمندر کے آب شور سے مکران اور لسبیلا کے ساحلوں پر کئی جگہ نمک تیار کیا جاتا ہے۔

کوئلہ (COAL)

پاکستان میں کوئلہ کی کان کنی کے تین بڑے علاقے مندرجہ ذیل ہیں:

1- **کوہستان نمک (Kohistan):** اس میں کوئلے کی بڑی کانیں اس کے مشرقی حصے میں ڈنڈوٹ اور پڈھ میں اور مغربی حصے میں مکڑوال میں ہیں۔

2- **شمال مشرقی بلوچستان (North Eastern Balochistan):** اس میں کوئلے کی کان کنی کے تین علاقے شامل ہیں:

i- خوست، شاہ رگ

ii- سور پہاڑ، ڈگاری اور شیریں آب

iii- مچھ بولان (یہاں کوئلے کی کانیں درہ خیبر کو جانے والی ریلوے کے دونوں طرف واقع ہیں)

3- **سندھ کی کوئلے کی کانیں (Coal Mines of Sindh):** اس میں کوئلے کی کان کنی کے دو بڑے علاقے ہیں:

i- جھمپر میٹنگ کوئلے کی کانیں جو کراچی سے مشرق کی طرف 128 کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔

ii- لاکھڑا کی کوئلے کی کانیں (ضلع دادو) جو کراچی سے شمال کی طرف 128 کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔

چونکہ پاکستان میں اچھی قسم کے کوئلے کی کمی ہے۔ اس لیے ہمیں دوسرے ممالک سے بہت بڑی مقدار میں منگوانا پڑتا ہے۔ پاکستانی کوئلے سے یا تو کارخانے چلائے جاتے ہیں یا خشت سازی یعنی اینٹیں پکانے کے کام آتا ہے۔

پاکستان
معدنی وسائل
0 100 200 کلومیٹر
لوہا
کرومائٹ
چٹانی نمک
گندھک
جپسم
چونے کا پتھر
سنگِ مرمر
چینی مٹی
چین
جموں و کشمیر
(متنازع علاقہ)
افغانستان
بھارت
ایران
بحیرہ عرب
سیدو
مالاکنڈ
مردان
پشاور
مظفرآباد
ایبٹ آباد
اسلام آباد
کوہاٹ
جتل
چکوال
بنوں
خوشاب
لاہور
لورالائی
چمن
کوئٹہ
چاغی
دالبندین
نوکنڈی
جیکب آباد
خیرپور
حیدرآباد
کراچی
بدین

معدنی تیل (Mineral Oil)

جب سے پاکستان وجود میں آیا ہے معدنی تیل کی پیداوار برابر ترقی کرتی چلی جارہی ہے اور اس کے نئے ذخیروں کی تلاش کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ لیکن پاکستان میں جتنا تیل پیدا ہوتا ہے اس سے ہمارے ملک کی ضرورت کا بہت تھوڑا حصہ پورا ہوتا ہے۔ باقی تیل بیرونی ملکوں خاص طور پر ایران، وسطی ایشیائی ممالک، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، کویت اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے منگوایا جاتا ہے۔

پاکستان میں جتنے ذخیروں کا سراغ لگا ہے وہ سب کے سب پنجاب میں ہیں جہاں چھے تیل کے کنویں کام کررہے ہیں۔

i- ڈھلیاں (ضلع اٹک) ii- جویامیر (ضلع جہلم) iii- کرسال (ضلع جہلم) iv- بالکسر (ضلع چکوال)

v- تت (ضلع اٹک) vi- کھوڑ (ضلع اٹک)۔

ان کنوؤں سے 16-2015 میں 5,353,380 bbL ملین بیرل خام تیل نکالا گیا اس میں بالکسر اور ڈھلیاں کے کنوؤں کا 90 فیصد حصہ ہے۔

پاکستان میں تیل صاف کرنے کے تین کارخانے کام کررہے ہیں۔ مورگہ (راولپنڈی) ریفائنری، پاکستان ریفائنری لمیٹڈ اور نیشنل ریفائنری لمیٹیڈ جو کہ کراچی میں قائم ہیں۔

قدرتی گیس (Natural Gas)

1952ء میں معدنی تیل کی تلاش کرتے کرتے بلوچستان میں سوئی (ضلع سبی) کے مقام پر قدرتی گیس کا ذخیرہ دریافت ہوا۔ یہ گیس کا ذخیرہ دنیا کے عظیم ترین گیس کے ذخیروں میں سے ایک ہے اور پاکستان کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ گیس صنعتی اور گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لیے استعمال ہورہی ہے۔ ماہرین کے اندازے کے مطابق قابل حصول گیس کا ذخیرہ 178 ملین کیوبک میٹر سے زیادہ ہے جو کئی سوسالوں کے عرصہ تک استعمال ہوسکے گی۔ سوئی کے مقام سے ملک کے دوسرے شہروں کوئٹہ، کراچی، لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد اور کئی دوسرے مقامات تک پائپ لائن بچھائی گئی ہے جو گیس کی سپلائی کرتی ہے۔

یہ صنعتی، تجارتی اور گھریلو استعمال کے لیے سستا ایندھن ہے۔ چنانچہ کئی مشہور کمپنیاں تیل اور گیس کی تلاش میں لگی ہوئی ہیں اور آزمائشی کنویں کھودرہی ہیں۔ آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پاکستان (OGDC) کو بھی تیل اور گیس کی تلاش کا کام سونپا گیا ہے۔ پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ 16-2015 کے مطابق پاکستان میں گیس کی کل پیداوار 306,604MM Scf تھی۔

کرومائیٹ (Chromite)

یہ خام دھات بلوچستان کے شمال مغرب میں مسلم باغ (ضلع ژوب) کے مقام پر وادی ژوب سے نکالی جاتی ہے۔ کرومائیٹ کی سالانہ پیداوار 15 ہزار سے 20 ہزار ٹن ہے جو ساری برآمد کی جاتی ہے۔ اچھی خام دھات کے ذخیرے چاغی (دالبندین کے نزدیک)، خاران اور جنوبی وزیرستان میں پائے جاتے ہیں۔

لوہا (Iron)

لوہے کے ذخائر پاکستان میں مندرجہ ذیل مقامات پر پائے جاتے ہیں:

1- ضلع میانوالی میں کالاباغ کی کانیں۔ 2- چترال کی ریاست میں دامرنثار کانیں۔

پاکستان
طاقتی وسائل
0 100 200
کوئلہ
قدرتی گیس
تیل
افغانستان
بھارت
چین
جموں و کشمیر
ایران
بحیرہ عرب

ان کانوں کی معدنی ساخت مخلوط ہے اور یہاں نقل وحرکت بھی مشکل ہے۔اس لیے کان کنی نہیں ہوسکتی۔اعلیٰ قسم کے لوہے کی خام دھات کے ذخائر دالبندین (ضلع چاغی) اور مانگریال (ضلع ہزارہ) میں دریافت ہوئے ہیں لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ ان کانوں کے خام لوہے سے فولاد بنانا نفع بخش ہے یا نہیں۔اس کے امکانات پر غور کیا جارہا ہے۔

جپسم (Gypsum)

جپسم کے بڑے بڑے ذخائر کوہستان نمک اور مغربی پہاڑوں میں پائے جاتے ہیں جن میں سب سے زیادہ مشہور اوّل الذکر علاقے میں کھیوڑہ، ڈنڈوت اور داؤدخیل اور مؤخرالذکر علاقے میں کوہاٹ، سپین تنگی اور روہڑی ہیں۔اس کی پیداوار ڈیڑھ دولاکھ ٹن سالانہ ہے۔جپسم خاصی مقدار میں برآمد کیا جاتا ہے۔

چونے کا پتھر پاکستان کے شمالی اور مغربی پہاڑی علاقوں میں جو میدان کی سرحدوں پر واقع ہیں بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔اچھی قسم کا سنگ مرمر ملاغوری، منیری اور غنڈائی تار کو (ضلع مردان) کی پہاڑیوں میں موجود ہے۔ضلع اٹک میں فتح جنگ کے قریب کالا چٹا پہاڑ میں سیاہ اور سفید قسم کا سنگ مرمر بہت بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔سرمہ چترال کی کمال گل کی کانوں سے تھوڑی مقدار میں نکالا جاتا ہے۔جست کچ دھات ہزارہ، چترال، لسبیلا اور چاغی میں پائی گئی ہے۔ایس بسٹوز تھوڑی مقدار میں مسلم باغ کے شمال میں اور چینی مٹی (China Clay) ناگرپارکر (سندھ) میں پائی جاتی ہے۔حال ہی میں اچھی کوالٹی کی چینی مٹی منگورہ (ضلع سوات) میں دریافت ہوئی ہے۔ تابکار (ریڈیوایکٹو) معدنیات میں یورینیم صوبہ سرحد کے ضلع ہزارہ اور صوبہ پنجاب کے ضلع ڈیرہ غازی خان میں پائی گئی ہے۔

توانائی کے ذرائع (Energy Resources)

موجودہ دور میں ترقی کی رفتار میں برقی توانائی کا بہت عمل دخل ہے۔ملک کی صنعت وزراعت کو ترقی دینے کے لیے بجلی کی اشد ضرورت ہے۔گھریلو ضروریات، روشنی، خوراک کو محفوظ کرنے (Food Preservation) اور ذرائع نقل وحمل میں بھی اس کی ضرورت پڑتی ہے۔
توانائی حاصل کرنے کے ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

i- پن بجلی (Hydro Power)

ii- حرارتی بجلی (Thermal Power)

iii- جوہری توانائی (Nuclear Power)

iv- روایتی توانائی کے ذرائع (Conventional Energy Resources)

i- پن بجلی (Hydro Power)

پاکستان میں اتنا تیل، گیس اور کوئلہ پیدا نہیں ہوتا جس سے اس ملک کی ضرورتیں پوری ہوسکیں لیکن پاکستان اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ یہاں پانی کا بڑا ذخیرہ ہے جس سے پن بجلی پیدا کی جاسکتی ہے۔پانی سے بجلی پیدا کرنے کے لیے شمالی پہاڑوں کے دامنی علاقے بہت موزوں ہیں۔اس کی ایک وجہ تو اس علاقے کی طبعی خصوصیات ہیں۔دوسرے یہاں دریاؤں میں پانی بھی سارا سال رہتا ہے۔پاکستان میں پن

پاکستان
صنعتیں
0 100 200 کلومیٹر
سوتی پارچہ بافی
اونی پارچہ بافی
سفید چینی
کیمیاوی کھاد
کیمیاوی صنعت
لوہا و فولاد
جہاز سازی
چرم سازی
انجینئرنگ ورکشاپ
چین
جموں و کشمیر
متنازع علاقہ
افغانستان
بھارت
ایران
بحیرہ عرب
مالاکنڈ
مردان
چارسدہ
پشاور
راولپنڈی
بنوں
جہلم
گجرات
سیالکوٹ
گوجرانوالہ
لاہور
فیصل آباد
ملتان
کوئٹہ
ہرنائی
سبی
مستونگ
رحیم یار خان
لاڑکانہ
نواب شاہ
حیدرآباد
کراچی

بجلی کے منصوبوں کی کل صلاحیت 7,027 میگاواٹ (16-2015) ہے۔ پاکستان کے بڑے پن بجلی کے منصوبے مندرجہ ذیل ہیں:

i- مالاکنڈ درگئی ہائیڈروالیکٹرک پروجیکٹ ii- رسول ہائیڈروالیکٹرک پروجیکٹ iii- منگلا ڈیم پروجیکٹ

iv- تربیلا ڈیم پروجیکٹ v- غازی بروتھا vi- وارسک ڈیم

ii- حرارتی بجلی (Thermal Power)

حرارتی بجلی گھر کراچی، فیصل آباد، گدو، جام شورو، مظفر گڑھ، سکھر، شاہدرہ اور کوئٹہ کے علاوہ کئی دیگر مقامات پر قائم ہیں۔

iii- جوہری توانائی (Nuclear Power)

کراچی میں جوہری توانائی کا بجلی گھر بھی کام کر رہا ہے جو کینپ (KANUPP) کے نام سے مشہور ہے۔

iv- روایتی توانائی (Conventional Power)

روایتی توانائی میں شمسی توانائی اور ہوائی توانائی شامل ہیں۔ بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے شمسی توانائی سے استفادہ حاصل کیا جارہا ہے۔ یہ توانائی صاف ستھری اور کثرت سے موجود ہے اور میکانکی اور برقی قوت میں تبدیل ہوسکتی ہے۔ پاکستان میں سال کے بیشتر حصے میں موسم صاف رہتا ہے اور دھوپ کی کثرت ہے۔ ہوائی توانائی بھی سستی قوت مہیا کرتی ہے۔ ساحلی علاقوں میں پون چکیاں (Wind Mills) تھوڑے پیمانے پر بجلی حاصل کرنے کے لیے استعمال ہورہی ہیں۔

صنعت اور تجارت (Trade and Industry)

صنعتیں (Industries)

پاکستان بنیادی طور پر زرعی ملک ہے لیکن ملک کی خوشحالی کے لیے ضروری ہے کہ ساتھ ساتھ صنعتوں کو بھی ترقی دی جائے۔ پاکستان بہت سی ضروری خام اشیا اور مصنوعات کے لیے دوسرے ملکوں کے انحصار کرتا ہے۔ ہر سال بڑی مقدار میں کوئلہ، معدنی تیل، مشینیں اور گاڑیاں درآمد کی جاتی ہیں۔ اس لیے پاکستان کی صنعتی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ملک میں ایسی صنعتیں قائم کی جائیں جن کے لیے خام مال اپنے ہی ملک کے اندر پیدا ہوتا ہو۔ اس طرح ملک غیر ملکی اشیا کی درآمد سے بے نیاز ہو جائے گا۔

آزادی کے وقت سے مختلف بڑے بڑے مقامات مثلاً کراچی، لاہور، فیصل آباد وغیرہ میں بہت سی فیکٹریاں اور کارخانے قائم کیے گئے۔ پھر نئی عدم مرتکز (Decentralization) کی پالیسی پر عمل کیا گیا۔ اب پاکستان میں دوسرے مقامات پر جہاں وسائل اور منڈیاں موجود ہیں صنعتی زون (Industrial Zone) قائم کیے جارہے ہیں۔

پاکستان کی صنعتوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

i- گھریلو صنعتیں ii- بڑی صنعتیں یا کارخانے کی صنعتیں

i- گھریلو صنعتیں (Cottage Industries)

گھریلو دستکاریوں میں زیادہ تر وہ چیزیں شامل ہیں جو ہمارے ملک کے کاریگر پرانی وضع کے سیدھے سادے اوزاروں سے بناتے

ہیں۔ یہ چیزیں مقامی خام مال سے تیار ہوتی ہیں اور جہاں بنتی ہیں زیادہ تر وہیں ان کی کھپت ہوتی ہے۔ جو لوگ گھریلو دستکاریوں سے روزی پیدا کرتے ہیں ان میں اکثر دیہات یا چھوٹے چھوٹے قصبوں کے رہنے والے ہیں۔ گاؤں کے لوگ اپنے ہاں کی بنی ہوئی چیزوں سے اپنی ضرورتیں پوری کر لیتے ہیں۔ کاریگروں کو جن میں لوہار، ترکھان اور کمہار وغیرہ شامل ہیں دیہات کی اقتصادی زندگی میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔

ہماری مشہور گھریلو صنعتیں چرخے سے کاتنے کا کام اور دستی کرگھوں سے سوتی، اونی اور پٹ سن کی اشیا بُننا، چمڑے کا سامان، دھاتی اشیا، مٹی کے برتن، کھیلوں کا سامان، چاقو چھریاں وغیرہ تیار کرنا ہیں۔ دیہات میں عام طور پر عورتیں کاتنے کا کام کرتی ہیں اور مرد کھڈیوں پر کپڑا بنتے ہیں۔ کھیس اور لنگیاں اور کھدر کا کپڑا ہماری مشہور مصنوعات ہیں۔ ملک کی صنعتی ترقی میں گھریلو صنعتیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ملکی مصنوعات کی برآمد میں ان اشیا کا 30 فیصد حصہ ہے۔

ii- بڑی صنعتیں یا کارخانے کی صنعتیں (Major Industries)

جب پاکستان آزاد ہوا تو اس وقت بہت کم بڑے کارخانے پاکستان کے حصے میں آئے۔ ملک کی صنعتی ترقی کے لیے حکومت نے بہت سے اقدامات کیے۔ 1952ء میں جامع ترقی کے لیے پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن (PIDC) قائم کی گئی۔ ملک کے مختلف حصوں میں صنعتی زون قائم کیے گئے۔ سرکاری طور پر بیرونی ذرائع مثلاً پی۔آئی۔سی۔آئی۔سی (PICIC)، صنعتی ترقیاتی کارپوریشن، عالمی بنک وغیرہ سے قرضوں اور عطیات کا انتظام کیا گیا۔ پاکستان میں بڑے بڑے کارخانے مندرجہ ذیل ہیں:

لوہے اور فولاد کی صنعت (Iron and Steel Industry)

ملک کی صنعتی ترقی کے لیے لوہے اور فولاد کی صنعت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ چونکہ ابھی ملک کے لوہے کے ذخائر سے سپلائی اتنی زیادہ نہیں ہے اس لیے لوہا بیرونی ممالک سے درآمد کیا جاتا ہے یا خام لوہا (Scrap Iron) استعمال میں لایا جاتا ہے۔ پاکستان میں لوہا پگھلانے، فولاد بنانے اور لوہے کی چادریں بنانے کے کئی کارخانے کام کر رہے ہیں۔ اس صنعت کے لیے کراچی، لاہور اور گوجرانوالا خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

پاکستان سٹیل مل ملک کا سب سے بڑا منصوبہ ہے۔ یہ روس کے تعاون سے 1971ء میں شروع ہوا اور 1981ء میں مکمل ہوا۔ اس منصوبے پر 24700 ملین روپے لاگت آئی۔

چین کی مدد سے ایک بھاری صنعتی کمپلیکس ٹیکسلا کے مقام پر لگایا گیا ہے جس میں بھاری مشینیں، بھاری کرین، شکر سازی اور سیمنٹ بنانے کے مکمل پلانٹ اور سڑکیں بنانے والی مشینیں تیار کی جاتی ہیں۔

کراچی جہاز سازی اور انجینئرنگ ورکس 1951ء میں مکمل ہوا۔ یہ پاکستان کے عظیم ترین منصوبوں میں شمار ہوتا ہے۔ کارخانہ جہاز سازی (Ship-Yard) نہ صرف اپنے ملک کے جہاز تیار کرتا ہے بلکہ دوسرے ممالک کے لیے بھی کام کرتا ہے۔ یہ کارخانہ چینی بنانے کے پلانٹ، سیمنٹ پلانٹ، کیمیاوی پلانٹ، گھی پلانٹ وغیرہ بنانے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے۔

سوتی کپڑا بنانے کے کارخانے (Woolen Cloth Industries)

سوتی کپڑا بنانے کے کارخانوں میں کپاس زیادہ تر سوتی دھاگہ اور سوتی کپڑا بنانے میں استعمال ہوتی ہے۔ سب سے پہلے کراچی سوتی کپڑا تیار کرنے کا مرکز بنا۔ اس کے بعد فیصل آباد میں سوتی کپڑے کا کارخانہ قائم ہوا جسے پاکستان کا مانچسٹر کہا گیا۔ اب کپڑے کے کارخانے

ملک کے کئی شہروں میں قائم ہو گئے ہیں۔ دیگر مراکز مندرجہ ذیل ہیں۔

حیدرآباد، ٹنڈو یوسف، گیمٹ، رحیم یار خاں، خیر پور، ملتان، گوجرہ، اوکاڑہ، بوریوالا اور لاہور۔ یہ کپاس کی پیداوار کے علاقے ہیں۔ ان کے علاوہ ایسے شہروں میں بھی کارخانے قائم ہو گئے ہیں جہاں کپاس کاشت نہیں کی جاتی۔ یہ شہر راولپنڈی، پشاور، نوشہرہ، حبیب آباد (کوہاٹ)، ہری پور، کالا (ضلع جہلم)، سریاب (ضلع کوئٹہ)، لیاقت آباد، میانوالی اور بھکر ہیں۔

چینی کے کارخانے (Sugar Industries)

تقسیم ہند کے وقت پاکستان کے حصے میں صرف دو چینی کے کارخانے آئے۔ ایک راہوالی شوگر مل (گوجرانوالا) اور دوسرا تخت بائی شوگر فیکٹری (صوبہ سرحد)۔ اس وقت چینی کی سالانہ پیداوار دس ہزار ٹن سے کم تھی۔ آزادی کے بعد پہلی شوگر مل مردان میں قائم کی گئی۔ اس کے بعد شکر سازی کی صنعت بڑی تیزی سے ترقی کرنے لگی۔ 60-1950 کے عشرہ میں چار کارخانے، 70-1960ء میں 13، 80-1970ء میں 12 اور پھر 1988ء تک 16 چینی تیار کرنے کے کارخانے قائم کیے گئے۔ اس طرح چینی کے کارخانوں کی کل تعداد 45 تک پہنچ گئی۔

اس وقت شکر سازی کی صنعت ملک کے تمام حصوں میں پھیلی ہوئی ہے اور کل 85 چینی کے کارخانے کام کر رہے ہیں۔ پنجاب میں 45، سندھ میں 32 اور صوبہ سرحد میں 8 کارخانے قائم ہیں۔ چینی کی کل پیداوار 16-2015ء میں جولائی سے مارچ تک 65,475 ہزار ٹن تھی۔

کیمیاوی صنعت (Chemical Industries)

وسیع پیمانے پر کیمیاوی صنعت ملک کی صنعتی ترقی کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ کیمیاوی مرکبات میں گندھک کا تیزاب، مختلف قسم کے رنگ، پینٹ، وارنش، کیڑے مار ادویات، کھادیں وغیرہ شامل ہیں۔ کیمیاوی صنعتوں کا اصل مرکز داؤدخیل ہے جہاں گندھک کا تیزاب، پنسلین، رنگ اور دیگر کیمیاوی مرکبات تیار ہوتے ہیں۔ نوشہرہ دوسرا اہم مرکز ہے جہاں ڈی ڈی ٹی، کاسٹک سوڈا صابن اور کئی ادویات تیار ہوتی ہیں۔ ملک میں سترہ کھاد کے کارخانے قائم ہیں (پنجاب 6، سندھ 2، اور سرحد 2) جن کی کل سالانہ پیداوار 2016 کے مطابق میں جولائی سے مارچ تک 3019,478 ملین ٹن تھی۔ لاہور سے قریباً 25 کلومیٹر کے فاصلے پر کوہ نور سہگل کمپلیکس میں کئی مرکبات مثلاً کاسٹک سوڈا، جراثیم مارنے کی ادویات، سلفیورک ایسڈ اور ریان (Rayon) تیار کیے جاتے ہیں۔

سیمنٹ کے کارخانے (Cement Industries)

چونے کا پتھر سیمنٹ بنانے کے لیے درکار ہے جو پاکستان میں بہت زیادہ مقدار میں موجود ہے اور جپسم بھی کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس لیے پاکستان میں سیمنٹ کی پیداوار کافی ہے۔ سیمنٹ کے بڑے بڑے کارخانے کراچی، ڈنڈوت، واہ، روہڑی، حیدرآباد، داؤدخیل، ڈیرہ غازی خاں، غریب وال (ضلع جہلم) اور حطار (ہزارہ) میں قائم ہیں۔ 16-2015 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں سیمنٹ بنانے کی صلاحیت 45.39 ملین ٹن ہے۔

دیگر صنعتیں (Other Industries)

مندرجہ بالا بڑی بڑی کارخانوی صنعتوں کے علاوہ کئی اور فیکٹریاں مختلف مقامات پر کام کر رہی ہیں۔ مثلاً گتہ و کاغذ بنانے کے کارخانے نوشہرہ، چارسدہ اور راہوالی (گوجرانوالا) میں قائم ہیں۔ پلاسٹک کی صنعتیں جن میں درآمد شدہ خام اشیا استعمال ہوتی ہیں کراچی میں قائم کی گئی

ہیں۔ ربڑ کے کارخانے لاہور، کراچی اور سیالکوٹ میں ہیں۔ ماچس کی فیکٹریاں گڑھی حبیب اللہ (ہزارہ)، مظفر آباد، لاہور، کوٹری اور لانڈھی (کراچی) میں ہیں۔ چینی کے برتن بنانے کی فیکٹریاں جہلم، گجرات، لالہ موسیٰ، گوجرانوالا اور کراچی میں قائم ہیں۔

تجارت (Trade)

جب پاکستان آزاد ہوا تو اس کی تجارت کا انحصار زیادہ تر اس کی زمین کی پیداوار پر تھا۔ ملک کی اہم برآمدات کپاس اور پٹ سن تھیں جو زیادہ تر ہندوستان درآمد کرتا تھا۔ پاکستان کی غیر ملکی تجارت کو ترقی دینے کے لیے حکومت نے کئی اقدامات کیے۔ ایک بیورو ترقی تجارت (Trade Promotion Bureau) قائم کیا گیا۔ برآمد بونس سکیم (Export Bonus Scheme) جاری کی گئی۔ چنانچہ پاکستان کی تجارت کی نوعیت بدل گئی۔ اب ہمارا ملک نہ صرف اپنی زمین کی خام اشیا برآمد کرتا ہے بلکہ سوتی و اونی کپڑے کی مصنوعات کے علاوہ دوسری بہت سی مصنوعات بھی باہر بھیجی جاتی ہیں۔

پاکستان کی غیر ملکی تجارت کا نمایاں پہلو زمین اور جانوروں سے پیدا شدہ اشیا کی برآمد اور مشینری و مصنوعات کی درآمد ہے۔ غیر ملکی تجارت زرمبادلہ کے مل جانے تک محدود ہے۔ اس کا انحصار زیادہ تر تجارتی معاہدوں کے قوانین پر ہوتا ہے جو حکومت دوسرے ممالک کے ساتھ طے کرتی ہے۔ روپیہ کی نقد ادائیگی کی مشکلات کی وجہ سے کچھ تجارت متبادل اشیا کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ پاکستان کی اشیا کے بڑے خریدار ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ ہیں۔ سلطنت متحدہ (U.K) کے ساتھ ہمارے تجارتی تعلقات بہت پرانے ہیں۔ اس کے بعد چین کو اہمیت حاصل ہے۔ پھر مختلف درجوں میں جاپان، ہانگ کانگ، بیلجیم، لگزم برگ، ایران، سعودیہ عرب، متحدہ عرب امارت، روس اور نیدرلینڈ شامل ہیں۔

برآمدات (Exports)

پاکستان کی اہم برآمدات خام روئی، خام اون، چھوٹی بڑی کھالیں ہیں۔ برآمد کی جانے والی مصنوعات کپڑا، بنا ہوا سوت، چاول، مچھلی، چمڑے کا سامان، جوتے، کھیلوں کا سامان، آلات جراحی، قالین، غالیچے، پھل اور گھریلو دستکاریوں کی تیار شدہ اشیا ہیں۔ کپاس کی برآمد کو مالیت کے اعتبار سے ملک میں پہلا درجہ اور دنیا میں چوتھا درجہ حاصل ہے۔ ہماری کپاس کے بڑے خریدار چین، ہانگ کانگ، فرانس اور برطانیہ ہیں۔ ملک میں نئے کارخانے لگ جانے سے کام کپاس کی کھپت ملک کے اندر بڑھ گئی ہے۔ اس لیے اس کی برآمد کم ہوگئی ہے۔ خام اون زیادہ تر امریکہ اور برطانیہ کو بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی بڑی کھالیں برطانیہ، ایران، متحدہ امریکہ، جرمنی، اٹلی اور جاپان کو برآمد کی جاتی ہیں۔

درآمدات (Imports)

پاکستان کی اہم درآمدات میں ہر قسم کی مشینیں، لوہا، فولاد کی مصنوعات، نقل و حمل کا سامان، بجلی کا سامان، بناسپتی اور معدنی تیل، رنگ، ادویہ، غیر آئنی دھاتیں اور کیمیائی شامل ہیں۔ یہ مال زیادہ تر امریکہ، برطانیہ، جرمنی، فرانس، اٹلی، بیلجیم اور جاپان سے منگوایا جاتا ہے۔ معدنی تیل ایران اور سعودی عرب سے رنگ سویٹزرلینڈ، برطانیہ اور فرانس سے حاصل کیے جاتے ہیں۔

سوالات

1- پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت بیان کیجیے۔

2- پاکستان اور اس کی آبادی کی تقسیم پر ایک مضمون لکھیے جس میں گنجان آباد اور کم آباد علاقوں کا خاص طور پر ذکر کیجیے۔ نیز بتائیے کہ کم وبیش آبادی کی کیا وجوہات ہیں؟

3- مندرجہ ذیل فصلوں کے لیے کس قسم کی آب وہوا اور زمین درکار ہے؟ نیز پاکستان کے ان علاقوں کی نشاندہی کیجیے جن علاقوں میں یہ زیادہ تر کاشت کی جاتی ہیں۔ گندم، کپاس، گنا، مکئی، چاول اور تمباکو

4- پاکستان کی معیشت میں زراعت کی اہمیت پر ایک جامع نوٹ لکھیے۔

5- پاکستان میں معدنی دولت کا مختصراً جائزہ لیجیے۔ ملک کے ان حصوں کا ذکر کیجیے جہاں یہ پائی جاتی ہیں۔

6- پاکستان کے ذرائع توانائی بیان کیجیے اور واضح کیجیے کہ ملک کی ترقی میں ان کا کیا کردار ہے؟

7- خالی جگہ پُر کیجیے:

i- پاکستان کا رقبہ............... مربع کلومیٹر ہے۔

ii- افغانستان کی تنگ پٹی .... پاکستان کو وسط ایشیا کی ریاستوں سے جدا کرتی ہے۔

iii- پاکستان کا سب سے بڑا شہر............... ہے جس کی آبادی............... ہے۔

iv- پاکستان کی نقدی کی خریف فصل............... ہے۔

v- پاکستان میں تیل کے زیادہ تر ذخائر............... میں ہیں۔

باب 4

چین
(China)

چین پاکستان کا ایک قریبی ہمسایہ ملک ہے۔اس کی شمالی اور مغربی سرحدیں منگولیا اور روس کے ساتھ ملتی ہیں۔ پاکستان کی سرحد کے ساتھ اس کی جنوب مغربی سرحد کا کچھ حصہ مشترک ہے۔ رقبہ کے اعتبار سے چین دنیا میں روس، کینڈا اور امریکہ کے بعد سب سے بڑا ملک ہے۔اس کا کل رقبہ 9571,300 مربع کلومیٹر ہے جس میں تائیوان (نیشنلسٹ چین) شامل نہیں ہے۔ چین کا دارالحکومت بیجنگ (Beijing) ہے اور شنگھائی ملک کا سب سے بڑا شہر ہے۔

آبادی (Population)

دنیا کی کل آبادی کے پانچویں حصے سے زیادہ لوگ چین میں آباد ہیں۔کمیونسٹ چین کی پہلی مردم شماری 1953ء میں ہوئی جس کے مطابق ملک کی کل آبادی 582,600,000 کے قریب تھی۔ 1982ء کی مردم شماری کے اعداد و شمار کے مطابق چین کی آبادی 1,008,180,000 ہو گئی۔اس طرح چین دنیا میں پہلا ملک تھا جس کی قوم نے ارب کے عدد کا ہدف عبور کیا۔اب چینی حکومت کو یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ آبادی میں اگر اسی طرح اضافہ ہوتا رہا تو ملک کی معیشت پر منفی اثر پڑے گا۔ چنانچہ حکومت نے آبادی کو کنٹرول کرنے کے لیے فیصلہ کیا کہ ملک کی آبادی 1.27 بلین سے بڑھنے نہ پائے۔اس سلسلے میں عوام کو ترغیب دی جائے کہ وہ بچوں کی شادی چھوٹی عمر میں نہ کریں اور ایک خاندان میں ایک بچہ پیدا ہو۔2016ء کے اعداد و شمار کے مطابق چین کی کل آبادی 1,372,323,332 ہے۔

آبادی کی تقسیم (Distribution of Population)

ایک اندازے کے مطابق نسلی اعتبار سے ملک کے 90 فیصد لوگ چینی ہیں۔قریباً 5 کروڑ غیر چینی لوگ جو ملک کے 60 فیصد رقبے پر آباد ہیں ایک اہم اقلیت شمار ہوتے ہیں۔چین کے مغربی حاشیائی علاقوں میں غیر چینیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔شمال مشرقی حصے میں قریباً 12 لاکھ کوریائی رہتے ہیں اور مانچو لوگ آباد ہیں جو چینی بن گئے ہیں۔شمال مغربی صحرائی علاقے میں مسلمانوں کی تعداد قریباً 80 لاکھ ہے۔جنوب اور جنوب مغربی چین میں غیر چینی قبائل لوگ بکھرے ہوئے آباد ہیں۔جنوبی چین کے بہت سے لوگ تھائی اور قبائلی لوگوں کے ساتھ مخلوط ہو گئے ہیں اور چینی تہذیب میں رنگے گئے ہیں۔

مجموعی طور پر چین کا مشرقی حصہ گنجان آباد ہے۔اس حصے کے مندرجہ ذیل چھ حصوں میں آبادی خاصی گنجان ہے:

1- ینگ سی کا زیریں میدان۔ یہ ملک کا سب سے زیادہ گنجان آباد علاقہ ہے۔
2- چین کا شمالی میدان
3- وسطی جھیلوں کا میدان
4- جنوبی مانچوریا
5- سکوان بیسن (سکوان نشیب)
6- ڈیلٹا سی کیانگ

ان کی نسبت قدرے کم گنجان آباد علاقے سطح مرتفع لوئی میں فین اور وے (Fen and Wei) کی وادیاں اور جنوب مشرقی ساحل کے ڈیلٹائی علاقے ہیں۔

زراعت (Agriculture)

زراعت کو چین میں بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ یہاں گہری کاشتکاری عمل میں لائی جاتی ہے۔ ملک کے کل رقبے کا صرف 10 فی صد حصہ قابل کاشت ہے جو زیادہ مشرقی چین میں ہے اور قریباً تمام کا تمام زیر کاشت ہے۔ زمین کا چپہ چپہ زیر کاشت لایا گیا ہے۔ اس زیر کاشت رقبے کا نصف حصہ زیر آبپاشی ہے۔ لیکن پھر بھی چین میں زیر آبپاشی رقبہ کسی دوسرے ملک کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ زرعی زمین کی تقسیم در تقسیم سے چھوٹے چھوٹے کھیت وجود میں آگئے ہیں جو اقتصادی اعتبار سے غیر نفع بخش ہیں۔ چراگاہیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ کھیتی باڑی کا زیادہ دارومدار انسانی محنت پر ہے۔ چونکہ مشینوں کا استعمال کم ہے اس لیے مویشی وغیرہ بار برداری اور کھیتوں میں کام کرنے کے لیے پالے جاتے ہیں۔

فصلیں (Crops)

چین میں فصلوں کے زیر کاشت کل رقبہ 58.3 ملین ہیکٹر ہے جس میں قریباً 17.82 ملین ہیکٹرز زیر آبپاشی ہے۔ ملک کے کاشت شدہ رقبے کے بیشتر حصے میں تین بڑی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ چاول کی فصل اس کے 1/5 حصے پر کاشت کی جاتی ہے۔ یہ چین کی اہم ترین فصل ہے۔ اس کی کاشت زیادہ تر ہوائی دریا (Huai River) کے جنوب میں دریائے ینگ سی کی وسطی اور زیریں وادی میں ہوتی ہے۔ دوسری اہم فصل گندم کی کاشت ہے جو شمالی چین میں ہوئی دریا کے شمال میں کاشت کی جاتی ہے۔ گندم کی پیداوار کے لیے چین کا شمالی میدان اور وے (Wei) اور فین (Fen) دریاؤں کی وادیاں خاص طور پر لوئس (Loess) کے خطے میں بہت مشہور ہیں۔ چاول اور گندم کی ملی جلی فصلیں وسطی چین، ینگ سی کیانگ کی وادی میں کاشت کی جاتی ہیں۔ ان فصلوں کے علاوہ دوسری اجناس بھی ملک کے دوسرے علاقوں میں کاشت کی جاتی ہیں۔ وسطی چین میں چھوٹے ریشے کی کپاس پیدا ہوتی ہے۔ نیز انواع واقسام کی سبزیاں پیدا ہوتی ہیں۔ شہتوت کے درخت کثرت سے ہیں جن پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں۔ کوانگ ٹنگ کا صوبہ ریشم کی پیداوار کے لیے مشہور ہے۔

چاول اور چائے کی فصلیں چین کے مرطوب نیم حاری جنوبی اور مغربی پہاڑی علاقوں میں کاشت کی جاتی ہیں۔ لیکن مشرقی حصے میں خاص طور پر چی کیانگ اور فوکین کی چائے دوسرے ممالک کو برآمد کی جاتی ہے۔ لنگ پن چاولوں کی دوہری فصل کی کاشت کا علاقہ ہے۔ اس علاقے کی آب وہوا حاری (Tropical) ہے اور چاولوں کی کاشت کے لیے حالات تمام سال سازگار ہوتے ہیں۔ اس لیے سال میں چاول کی دو فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ نیز نیشکر کی کاشت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ سکوان کے علاقے میں چاول، شکر قندی، گندم، سرسوں اور پھلیاں کاشت کی جاتی ہیں۔ شکر قندی چینی لوگوں کی مرغوب غذا ہے۔

چین میں سرمائی گندم (Winter Wheat) کے علاوہ بہاری گندم (Spring Wheat) کی بھی کاشت ہوتی ہے۔ بہاری گندم ملک کے شمالی حصے میں دریائے سنگاری اور لیاؤ کے طاس میں کاشت کی جاتی ہے۔ اس کی کاشت کے لیے چین کی دیوار عظیم کے نواحی علاقے اور منگولیا کے حاشیائی علاقے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ باجرہ زیادہ تر ملک کے خشک حصوں کی پیداوار ہے اور کاؤلیانگ (سرغو اناج) دریائی وادیوں کے پست علاقوں میں پیدا ہوتا ہے۔

چین
زرعی خطے
0 200 400 600 800 1000 کلومیٹر
روس
پاکستان
بھارت
منگولیا
بہاری گندم
بہاری گندم و سویابین
نخلستانی کاشتکاری
چراگاہ اندرونی منگولیا
سرمائی گندم و باجرہ
سرمائی گندم و کاؤلیانگ
چاول اور گندم
سچوان چاول
چاول اور چائے
بلند خطہ چاول
چاول کی دوہری فصل

معدنی اور طاقتی وسائل (Mineral and Power Resources)

قریباً دو ہزار سال قبل چین کی صرف چند ایک معدنیات کے بارے میں معلومات حاصل تھیں اور ان کی تلاش صرف ایسے علاقوں تک محدود تھی جہاں پہنچ آسان تھی۔ آثار قدیمہ کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ تانبا، قلعی اور کانسی کا استعمال 2000 سال ق۔م کیا جاتا تھا۔ لوہے کے استعمال کی نشاندہی 8000 سال ق۔م سے کی جاتی ہے۔ چین کی معدنیات میں کوئلے کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ سرمہ اور ٹنگسٹن کے ذخائر ملک میں بہت زیادہ ہیں۔ لوہا اور قلعی اوسط مقدار میں موجود ہیں۔ تانبا، گندھک، معدنی تیل اور دیگر معدنیات بھی کم وبیش مقداروں میں پائی جاتی ہیں۔

کوئلہ (Coal)

مشرقی ایشیا میں سوائے سائبیریا کے چین میں سب سے زیادہ وسیع کوئلے کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ چین کی مامور یہ قومی وسائل (نیشنل ریسورسز کمیشن) کے تخمینے کے مطابق چین میں کوئلے کے ذخیرے 444 بلین ٹن ہیں جو جرمنی اور سلطنت متحدہ کے ذخیروں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہیں۔ چین میں زیادہ تر اچھی کوالٹی کا کوئلہ پایا جاتا ہے جو کوک بنانے کے لیے بہت اچھا ہے۔ اس قسم کے کوئلے کے محفوظات کا اندازہ 6 بلین ٹن ہے۔ کل مقدار کا 4/5 حصہ لوئس کے علاقے کے دو صوبوں شینسی (Shensi) اور شانسی (Shansi) میں پایا جاتا ہے۔

لوہا (Iron)

چین میں لوہے کے ذخائر نہ تو بہت زیادہ ہیں اور نہ بہت کم۔ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق ملک میں کل محفوظات 12 بلین ٹن ہیں۔ عام طور پر خام دھات میں اچھی قسم کا لوہا نہیں ہے۔ اعلیٰ خام دھات کے ذخائر چین کی دیوار عظیم کے جنوب میں پائے جاتے ہیں۔ کچے لوہے کا قریباً 100 ملین ٹن کا ذخیرہ جس میں 65 فیصد لوہا ہے وادی ینگ سی کیانگ کے مشرقی حصے میں دریافت ہوا ہے۔ وسطی چین میں ہوپئی (Hopei) صوبے کی دایے (Tayeh) کی کانیں بہت مشہور ہیں۔ نیز کانسو اور سکوان کے صوبوں میں کچے لوہے کی کانیں موجود ہیں۔

دیگر معدنیات (Other Minerals)

چین میں گندھک لوہے کے چقماق (Iron Pyrites) سے حاصل کی جاتی ہے۔ کیونکہ ملک میں گندھک کے ذخائر موجود نہیں ہیں۔ اس کی پیداوار صنعت کے لیے کافی نہیں ہے اس لیے گندھک جاپان سے درآمد کی جاتی ہے۔ تانبا چین میں وسیع طور پر جگہ جگہ پایا جاتا ہے۔ زیادہ مقدار میں یہ مانچوریا اور ینن سے حاصل ہوتا ہے۔ سیسے اور جست کے معلومہ ذخائر کا نصف حصہ مانچوریا میں موجود ہے لیکن پیداوار کم ہے اور ملکی ضرورت پوری نہیں ہوسکتیں۔ چین کے جنوب مغربی صوبوں میں تانبے اور چاندی کے قریباً نصف ذخائر موجود ہیں۔ مینگانیز کے ذخیرے ملکی ضروریات کے لیے کافی ہیں۔ ینن کا علاقہ قلعی کی پیداوار کے لیے مشہور ہے۔ ولفرام (ٹنگسٹن کی خام دھات) کی پیداوار میں چین کو اہمیت حاصل ہے اور دنیا کے مشہور ٹنگسٹن پیدا کرنے والے ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ یہ ہنان، گوآنگ ڈونگ (Guang Dong) اور ینن کی کانوں سے حاصل ہوتا ہے۔ مانچوریا دنیا میں سب سے زیادہ میگنا سائٹ پیدا کرنے والا علاقہ شمار ہوتا ہے۔

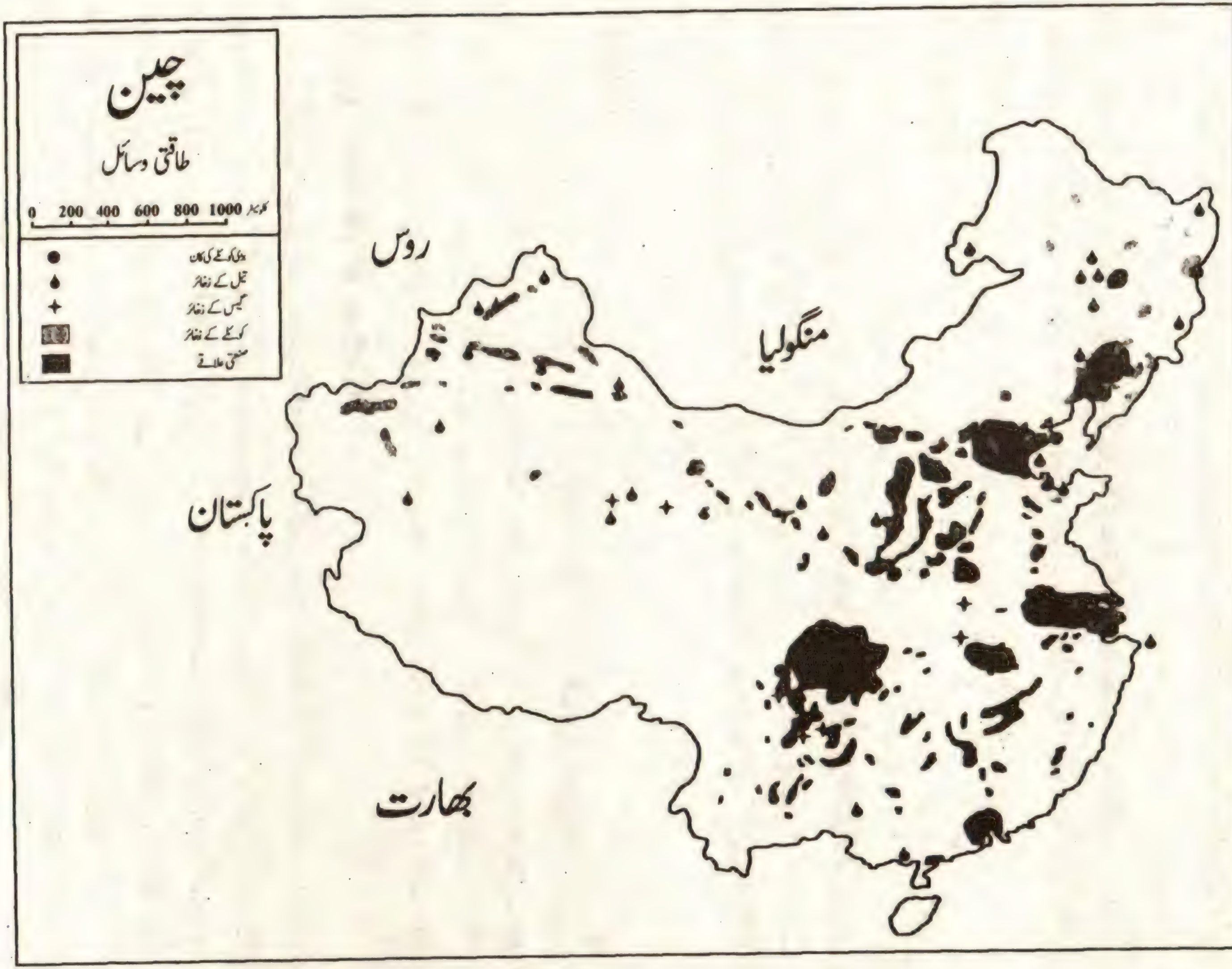
چین
طاقتی وسائل
کلومیٹر 1000 800 600 400 200 0
بڑی کوئلے کی کان
تیل کے ذخائر
گیس کے ذخائر
کوئلے کے ذخائر
صنعتی علاقے
روس
منگولیا
پاکستان
بھارت

غیر دھاتی اشیا میں شیشہ، جپسم اور نمک اہم معدنیات ہیں جو مختلف صنعتوں میں استعمال ہوتی ہیں۔ان کے علاوہ ایس بیس ٹوز، ابرق، گادپتھر (Quartz)، قلمی شورہ، سوڈا فاسفیٹ، سونا اور پارہ بھی پائے جاتے ہیں۔

پن بجلی (Hydro Power)

چین کی امکانی برقی طاقت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مقابلے میں دوتہائی سے زیادہ ہے اور دنیا کی کل صلاحیت کا 33 فیصد ہے۔ ملک کی کل میکانی برقی طاقت 676 ملین کلوواٹ ہے۔ بجلی کے وسائل مرکوز نہیں ہیں۔ بلکہ بجلی کے پلانٹ ملک کے مختلف حصوں میں کام کر رہے ہیں۔ جنوبی اور جنوب مغربی چین میں کئی ایسے اچھے موزوں مقامات ہیں جہاں برقی طاقت بخوبی پیدا کی جاسکتی ہے۔ سب سے زیادہ برقی طاقت کی ترقی مانچوریا میں ہوئی ہے۔ دریائے یالو پر سوئی نینگ کے پر پلانٹ دنیا کے عظیم بجلی گھروں میں شمار ہوتا ہے۔ دریا پر بند 160 میٹر اونچا اور 772 میٹر لمبا ہے۔

صنعتیں (Industries)

چین میں صنعتی ترقی کی رفتار کمیونسٹ حکومت کے تحت بہت تیز رہی ہے۔ چند بڑے بڑے صنعتی علاقے خاص اہمیت رکھتے ہیں جن میں جنوبی مانچوریا کو برتری حاصل ہے۔ کیونکہ کوئلہ اور معدنی تیل فیوشن کے مقام سے اور لوہا و فولاد این شان سے دستیاب ہو جاتے ہیں۔ کئی قسم کی مشینیں موکڈن اور ڈائرن کے قریب تیار ہوتی ہیں۔

شمالی مانچوریا میں ہارین اور سن کنگ میں بجلی کا سامان وٹرک اور شینسی میں اوزار و آلات تیار کرنے کے کارخانے ہیں۔

میدان زرد میں بڑی بڑی صنعتیں بیجنگ اور ٹن سن کے قرب و جوار میں مرکوز ہوگئی ہیں جو پارچہ بافی، فولاد اور ہلکی صنعتوں کے لیے مشہور ہیں شمالی چین کی بندرگاہ سوتی پارچہ بافی اور آٹا پیسنے کا مرکز ہے۔ مشرقی شان ٹنگ میں لوہے وسوتی کپڑے کے کارخانے اور گھی کی فیکٹریاں قائم ہیں۔ شمال مغربی چین میں فولاد کے کارخانے ٹائی یوآن اور پاٹاؤ میں قائم ہیں۔ لنچاؤ میں ریلوے یارڈ ہے اور تیل صاف کرنے کا کارخانہ بھی ہے۔

ینگ سی کے میدان میں شنگھائی صنعتوں کا بڑا مرکز ہے جہاں کئی قسم کی مصنوعات تیار کرنے کے کارخانے قائم ہیں۔ ان میں جہاز سازی، بجلی کا سامان تیار کرنے اور پارچہ بافی کے کارخانے بہت مشہور ہیں۔ شنگھائی اور نان کنگ میں تیل صاف کرنے کے کارخانے موجود ہیں۔ دوہان میں لوہے اور فولاد کے کارخانے ہیں۔ ان کارخانوں کے لیے لوہا ایے (Tayeh) کی لوہے کی کانوں سے حاصل ہوتا ہے جو قریب ہی واقع ہیں۔

جنوبی چین میں کنٹن اور ہانگ کانگ مشہور صنعتی مراکز ہیں جن میں ہلکی قسم کی مصنوعات تیار کی جاتی ہیں۔ ان کے مغربی حصے چون کنگ اور کمنگ دو چھوٹے صنعتی مراکز ہیں جن میں چھوٹے فولاد کے کارخانے کام کر رہے ہیں۔

تجارت (Trade)

یہ امر واضح ہے کہ کمیونسٹ حکومت کے تجارتی معاملات میں سرکاری طریقہ بارٹر سسٹم (چیز کے بدلے چیز (Barter system) رائج رہا ہے۔ سری لنکا کے ساتھ تبادلہ اجناس کے ایک معاہدے کی رو سے چین نے اپنے چاولوں کے عوض سیلونی ربڑ حاصل کیا۔ میانمار کے ساتھ تبادلہ اجناس کے ایک معاہدے میں میانماری چاول خریدے اور میانمار نے فولاد کا سامان، سوتی اشیا وغیرہ چین سے حاصل کیں۔

دوسرے ممالک سے چین میں کپاس، ربڑ، کھاد، مشینری اور دھاتیں درآمد ہوتی ہیں اور اس کی برآمدات میں زیادہ تر زرعی پیداوار سے تیار کردہ اشیا، پارچہ جات اور معدنیات شامل ہیں۔ اگرچہ چین کی وسعت عظیم اور کثیر آبادی سے ظاہر ہوتی ہے کہ چین بذات خود اپنی مصنوعات کے لیے ایک بڑی منڈی ہے لیکن اس کی تجارت فی کس کے حساب سے بہت کم ہے۔ چین کی تجارت کے سلسلے میں زیادہ تر ہانگ کانگ جاپان، تائیوان، ریاستہائے متحدہ امریکہ، جرمنی، روس، جنوبی کوریا اور فرانس شریک ہیں۔

سوالات

1- چین میں آبادی کی تقسیم پر مفصل نوٹ لکھیے۔ نیز بتائیے کہ ملک کی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لیے چینی حکومت نے کیا اقدام کیے ہیں؟

2- چین کی زرعی اہمیت پر روشنی ڈالیے اور زرعی پیداوار تفصیل سے بیان کریں۔

3- چین کے معدنی وسائل پر ایک جامع نوٹ لکھیے۔

4- چین کے حوالے سے مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیے۔

i- طاقتی وسائل

ii- صنعتیں

iii- برآمدات و درآمدات

5- خالی جگہ پُر کریں:

i- مجموعی طور پر چین کا............ گنجان آباد ہے۔

ii- .... چاولوں کی دوہری فصل کا علاقہ ہے۔

iii- چین کی امکانی برقی طاقت............ ہے۔

iv- دریائے یالو پر............ کے مقام پر پلانٹ کا دنیا کے عظیم بجلی گھروں میں شمار ہوتا ہے۔

v- جنوبی چین میں............ اور............ مشہور صنعتی مراکز ہیں۔

باب 5

جاپان

(Japan)

جاپان کو براعظم ایشیا کے مشرق میں ایک انوکھی جزیرئی حیثیت حاصل ہے۔ محل وقوع کے اعتبار سے مشرقی ایشیا میں یہ کلیدی مقام کا حامل ہے۔ مجمع الجزائر جاپان چار بڑے جزیروں ہوکیڈو، ہونشو، شکوکو اور کیوشو اور دیگر بے شمار چھوٹے چھوٹے جزیروں پر مشتمل ہے جن میں جزیرہ ساڈو (SADO) جو ہونشو کے شمال مغربی ساحل سے کچھ دور واقع ہے سب سے بڑا ہے۔ مملکت جاپان کا کل رقبہ 377,800 مربع کلومیٹر ہے۔ جاپان خاص عرض بلد 30 درجے شمال اور 45 درجے شمال کے درمیان واقع ہے لیکن جزیرہ سکھالین میں جاپان کا علاقہ 50 درجے شمال تک چلا گیا۔

تقریباً سارا ملک کوہستانی ہے۔ پہاڑوں کے دو الگ الگ سلسلے قوسی شکل میں شمال مغرب سے جنوب مغرب کی طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ ایک سلسلہ مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ اور دوسرا مشرقی ساحل کے قریب واقع ہے۔ دونوں سلسلوں کے درمیان اندرونی وادی ہے جو کہ ملک کے جنوب مغربی حصے میں جہاں یہ سمندر میں غرقاب ہے زیادہ نمایاں ہے۔

آبادی (Population)

جاپان بہت گنجان آباد ملک ہے لیکن آبادی کی تقسیم یکساں نہیں ہے۔ 2016ء کے اعداد و شمار کے مطابق اس کی کل آبادی 126.32 ملین ہے اور آبادی فی مربع کلومیٹر 346 افراد ہے۔ لیکن یہ بات غور طلب ہے کہ ملک کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ ایسا ہے جہاں آبادی فی کلومیٹر دو افراد سے زیادہ نہیں۔ آبادی کا نصف حصہ میدانوں میں آباد ہے۔ ایسے میدان ملک کے کل رقبے کے تقریباً ایک فیصد حصہ گھیرے ہوئے ہیں۔ جاپان کے زیادہ گنجان آباد چار علاقے مندرجہ ذیل ہیں جہاں آبادی فی کلومیٹر 16000 افراد سے بھی زیادہ ہے۔

(1) ٹوکیو، یوکوہاما (2) اوساکا، کوبے اور کیوٹو کا علاقہ (3) نگویا اور اس کا نواحی علاقہ (4) شمالی کیوشو کا صنعتی علاقہ۔ جاپان آبادی کے اضافے کی شرح قابل غور ہے۔ 1879ء میں جاپان کی آبادی 3 کروڑ تھی۔ 1974 میں 7 کروڑ 90 لاکھ ہوگئی۔ 1990ء تا 1995 کی اوسط آبادی کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی میں اضافے کی شرح اب 0.3 فیصد تھی۔

زراعت (Agriculture)

باوجود صنعتی میدان میں بہت زیادہ ترقی یافتہ ہونے کے جاپان کی زراعت کو ملک کی معیشت میں خاصی اہمیت حاصل ہے۔ ملک کی کل آبادی کے تقریباً 40 فیصد لوگوں کا گزارہ کھیتی باڑی پر ہے۔ اب کسانوں کی تعداد فیصد آبادی کے حساب سے کم ہو رہی ہے۔ ملک کا بیشتر حصہ پہاڑی ہونے کے سبب کسانوں کی تعداد اور بھی کم ہو رہی ہے۔ انفرادی طور پر فارم (کھیت) کا اوسط سائز ایک ہیکٹر سے کم ہے۔ یہ تھا

تھائی لینڈ کے مقابلے میں 1/4، جرمنی کے مقابلے میں 1/6 اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے مقابلے میں 1/9 ہے۔ کھیتوں میں کاشت عمیق (Extensive) طریقے سے کی جاتی ہے۔ جاپانی کھیت عام طور چھوٹے ہوتے ہیں اس لئے ان پر مشینوں کا استعمال نہیں ہوسکتا۔ البتہ ہوکیڈو میں جہاں کھیتی باڑی کے لئے وسیع رقبہ موجود ہے ٹریکٹر اور جدید مشینری استعمال کی جاتی ہے۔

جاپان میں زیر کاشت رقبہ تقریباً 6.07 ملین ہیکٹر ہے جو بہت تھوڑا ہے۔ استعمال اراضی کے اعتبار سے ایک جاپانی جغرافیہ دان نے ملک کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

1- وسطی علاقہ 2- سرحدی علاقہ 3- ہوکیڈو

وسطی علاقے میں وسطی ہونشو، شکوکو اور انتہائی جنوبی حصوں کے تمام کیوشو شامل ہے۔ سرحدی علاقے میں جاپان کے وسیع علاقے شامل ہیں جن میں آبادی کم گنجان ہے۔ بستیاں بکھری ہوئی ہیں۔ زیادہ رقبہ زیر جنگلات ہے اور نقد آور کی فصلیں زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ ہوکیڈو دو بڑے حصوں میں منقسم ہے۔ مغربی اور مشرقی۔ دونوں حصے پرانے جاپان کے سرحدی علاقوں کے مشابہ ہیں۔ لیکن مغربی ہوکیڈو نسبتاً گنجان آباد ہے اور مشرقی حصے میں آبادی کم ہے۔

جاپانی زراعت کی چند خصوصیات قابل ذکر ہیں:

1- عمیق کاشتکاری (Intensive Farming) عمل میں لائی جاتی ہے اور ایک محدود قطعہ زمین میں سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جاتی ہے۔

2- نظام آبپاشی منضبط ہے۔ جاپان کے نصف سے زیادہ زرعی رقبے پر آباشی ہوتی ہے۔ اس حصے میں زیادہ چاولوں کی کاشت ہوتی ہے جو رقبے میں کل کاشت شدہ رقبے کا 52 فیصد ہے۔

3- کثیر فصل کاری: کل زیر کاشت رقبے کے ایک انتہائی حصے پر دوہری فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔

4- فصل در فصل کاشت: یہ دراصل کثیر فصل کاری کے مترادف ہے۔ پہلی فصل کی قطاروں کے درمیاں ایسی فصل بوئی جاتی ہے جو پہلی بوئی ہوئی فصل کے ساتھ ہی پک جائے تاکہ دونوں فصلوں کی کٹائی بیک وقت ہو سکے۔ یہ طریقہ ایسے علاقوں میں رائج ہے جہاں آبپاشی نہیں ہوتی ہے۔

5- عمیق زرخیز سازی: جاپان میں عمیق زرخیز سازی ایشیا کے باقی تمام ممالک کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

فصلیں (Crops)

مجموعی طور جاپان کے کل زیر کاشت رقبے کے 40 فیصد رقبے پر چاولوں کی کاشت ہوتی ہے۔ سوائے اٹلی اور اسپین کے جاپان میں چاول کی پیداوار دنیا کے تمام ملکوں سے زیادہ ہے۔ چاولوں کے بعد جاپان کی زرعی پیداوار میں گندم اور جو کو اہمیت حاصل ہے۔ ان دونوں فصلوں کا زیر کاشت رقبہ 23 فیصد ہے۔ گیہوں جاپان میں وسیع طور پر کاشت کیا جاتا ہے اور کثرت پیداوار کے علاقے 37 درجے عرض بلد کے جنوب میں ہیں جہاں یہ سردیوں کی فصل ہے۔ جو بھی کثرت سے 37 درجے عرض بلد کے جنوب میں پائے جاتے ہیں۔ بحیرہ ان لینڈ اور کانٹو کے علاقے میں یہ فصل کثرت سے کاشت کی جاتی ہے۔ شکر قندی اور آلو کی فصلیں کل زیر کاشت رقبے کے 8 فیصد حصے پر کاشت کی جاتی ہیں۔ سفید آلو وسیع رقبے پر کاشت کیے جاتے ہیں۔ ہوکیڈو میں ان کی پیداوار کثرت سے ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ اوٹس، رائی، بک

جاپان
زرعی خطے
0 80 160 240 320
کلو میٹر
مشرقی ہوکیڈو اور شمال وسطی ہونشو
مغربی ہوکیڈو
مغربی وسطی ہونشو
جنوبی ہونشو، شکوکو اور کیوشو
ہوکیڈو
کوانٹو میدان
نوبی میدان
اوساکا
شکوکو
کیوشو

وہیٹ (سیاہ گندم)، مکئی، سارغم اور چھوٹا باجرہ، یہ تمام اجناس خاص طور پر بلند سطحی علاقوں میں اور سرحدی علاقوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ پھلیاں اور مٹر مملکت جاپان کے جزیرے میں بوئے جاتے ہیں۔ پھلوں کا زیر کاشت رقبہ کل زیر کاشت رقبے کا 2 فیصد ہے۔ ترش پھل زیادہ تر سنگترے کانٹو کے جنوب میں بحیرہ ان لینڈ کے ساحلی علاقوں میں کاشت کئے جاتے ہیں۔ دوسرے کئی پھل جاپان میں پیدا ہوتے ہیں۔ اکیٹا اور شمالی ہونشو میں اوموری کن (Amoriken) سیبوں کے باغات کے لئے مشہور ہے۔ ان کے علاوہ جاپان میں تیل نکالنے کے بیج، صنعتی اور ریشہ دار فصلیں بھی کاشت کی جاتی ہیں۔ شہتوت کے درختوں پر ریشم کے کیڑے پالنا جاپانی کسان کے لئے اضافی آمدنی کا ذریعہ ہے۔ شہتوت کے درخت تعداد میں بین الکوہی میدانوں میں موجود ہیں۔ چائے کی کاشت شی زوکا کین (Shizuoka ken) میں ہوتی ہے۔ چائے کی کاشت خاص طور پر بلند علاقوں کی ڈھلانوں پر ہوتی ہے۔ صنعت مویشی پروری جاپان میں اہمیت نہیں رکھتی کیونکہ زرعی پیداوار کے لئے زمین محدود ہے۔

معدنیات (Minerals)

مجموعی طور پر جاپان معدنی دولت کے اعتبار سے خوشحال نہیں ہے۔ دھاتی معدنیات میں تانبے کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس کے بڑے بڑے ذخائر ٹوکیو کے شمال اور شمال مشرق میں اکیٹا، ٹوچگی اور ایباری کن میں شمالی سکوکو میں آئیمے کن میں پائے جاتے ہیں۔ جاپان تانبے کی ضرورت اپنے ذخائر کی پیداوار سے بخوبی پوری کرسکتا ہے۔ کرومائیٹ کی پیداوار بھی ملکی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ اس کی بڑی بڑی کانیں جنوبی ہوکیڈو میں اور جنوبی وسطی ہونوشو میں ٹویاما اور اوکایوما کن میں واقع ہیں۔ جست کی پیداوار بھی ملکی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس کی بڑی بڑی کانیں وسطی ہونشو ایواٹا اور می آ گی لُن میں واقع ہیں۔ سونا اور چاندی دونوں قیمتی دھاتیں اتنی مقدار میں حاصل ہو جاتی ہیں کہ گھریلو ضروریات پوری کرسکیں۔ تھوڑی بہت مقدار میں یہ ہوکیڈو سے کیوشو تک کئی کانوں سے نکالی جاتی ہیں۔

میگانیز، نکل، ٹنگسٹن، مولب ڈینم، وناڈیئم، کوبالٹ اور ٹائٹینیم معمولی مقدار میں ملتی ہیں۔ لوہے کی خام دھات جو صنعتوں کی بنیادی ضرورت ہے جاپان میں بہت تھوڑی مقدار میں پائی جاتی ہے۔ اعلیٰ قسم کی لوہے کی خام دھات کمائشی اور ایوٹا کیز (شمالی ہونشو) میں پائی جاتی ہے۔ لوہے کی پیداوار ملکی ضروریات کے لئے کافی نہیں اس لئے بیرونی ممالک سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ غیر دھاتی معدنیات کی پیداوار میں جاپان ایک خوش قسمت ملک ہے مثلاً گندھک، چونے کا پتھر، عمارتی پتھر، جپسم، سنکھیاں، بسمتھ، کیڈمیئم، چکنی مٹی اور یاقوت۔ یہ معدنیات کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ دھاتی سلفائیڈ اور گندھک کے ذخیرے تمام جزیروں میں وسیع طور پر پائے جاتے ہیں۔ جاپان میں نمک بحیرہ ان لینڈ کے مشرقی ساحلوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ لیکن پیداوار ملکی ضروریات سے بہت کم ہے۔ پیٹرولیم اور قدرتی گیس کی پیداوار جاپان میں بہت کم ہے۔ پیٹرولیم کے معلوم ذخائر شمال مغربی ہونشو کے نی گاٹا (Niigata)، یاماگاٹا (Yamagata) اور اکیٹا کن (Akita ken) علاقوں میں کثرت سے موجود ہیں۔ لیکن پیداوار ملک کی 15 فیصد ضروریات بھی پوری نہیں کرسکتی۔

جاپان میں طاقت کا بڑا وسیلہ کوئلہ ہے۔ اس کے محفوظ ذخائر کا تخمینہ 12 بلین ٹن ہے۔ جو چین کے مقابلے میں بہت ہی تھوڑا ہے۔ جاپان کے کل کوئلے کے ذخائر کا تین چوتھائی حصہ گھٹیا قسم کا بچیوفنیئس کوئلہ ہے۔ یہ کوئلہ نہیں جس سے کوک (Coke) بن سکے جو لوہے اور فولاد کے کارخانوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے کوک کوئلے کے لئے جاپان کو بیرونی ممالک پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

پن بجلی (Hydro Power)

توانائی کا ایک وسیلہ پن بجلی ہے۔ اس اعتبار سے جاپان ایک خوش قسمت ملک ہے۔ پن بجلی کی پیداوار کے لئے پانچ عوامل سازگار حالات پیدا کرتے ہیں۔

1- بارش کی کثرت
2- تیز رفتار دریا
3- بلند پہاڑ، (پانی کے ذخیرے کے لئے قدرتی سہولتیں
4- باقاعدہ پانی کا بہاؤ

ان میں پہلے تین عوامل بنیادی ہیں جو جاپان میں موجود ہیں۔ جاپان میں پن بجلی کی امکانی طاقت 12 ملین کلوواٹ ہے بشرطیکہ پانی کا بہاؤ چھ ماہ باقاعدہ ہو۔ جاپانیوں نے اس طاقت کا 75 فیصد حاصل کرلیا ہے۔ ویسے تو جاپان کے ہر چھوٹے بڑے جزیرے میں پن بجلی کے سٹیشن موجود ہیں۔ لیکن وسطی اور شمالی ہونشو میں ان کی کثرت ہے۔ شمال مشرقی ہونشو میں توہوکو (Tohoku) اور وسطی ہونشو میں چوبو (Chobo) کے مقامات پر بجلی کے سٹیشن تمام ملک کی برقی طاقت کا نصف حصہ پیدا کرتے ہیں۔

ذرائع توانائی میں جاپان زیادہ خوشحال نہیں ہے لیکن جوہری توانائی کی پیداوار نے اس کی کمی کو کافی حد تک پورا کر دیا ہے۔ 1995ء کے مطابق جاپان میں بجلی کی نصبی صلاحیت 227 GW تھی جبکہ بجلی پیداوار 992 Twh تھی۔ 19 بجلی گھروں میں 45 جوہری ری ایکٹر (Nuclear Reactors) نصب تھے جو 29.4 فیصد برقی توانائی پیدا وار کرتے تھے۔ باقی 70.5 فیصد دس پرائیوٹ کمپنیاں سپلائی کرتی ہیں۔ 1995ء میں مزید 10 جوہری ری ایکٹرز تعمیر کئے گئے۔

صنعت و تجارت (Trade and Industries)

تقریباً ایک سو سال قبل جاپان ایک زرعی ملک تھا جس کی صنعتیں صرف گھریلو مصنوعات تک ہی محدود تھیں۔ لیکن آج یہ دنیا کے مشہور صنعتی ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم سے قبل جاپان میں ہلکی صنعتیں خاص طور پر بڑی ترقی کر چکی ہے تھیں۔ 1930ء سے ملک میں بھاری صنعتوں کی طرف رجحان ہو گیا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران ترقی کی رفتار تیز ہوگئی۔ 1945ء میں جب جنگ ختم ہوئی تو جاپان میں بہت سی صنعتیں قائم ہوگئیں۔

گزشتہ چند سالوں میں جاپان نے از سر نو ترقی کر لی ہے۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد جاپان کی ترقی تین منازل پر مشتمل ہے۔ پہلا دور 1945ء سے 1952ء تک۔ اس عرصہ کو تعمیری دور کہنا چاہیے۔ دوسرا دور استحکام ہے جو 1959ء تک تھا۔ تیسرا موجودہ دور تنظیم نو اور توسیع کا دور ہے۔ اب ملک میں بھاری صنعتوں پر زور دیا جاتا ہے۔ 1960ء کے بعد بھاری، کیمیاوی اور مشینی صنعتوں نے کمال درجہ ترقی کر لی ہے جو جاپان کا نیا نظریہ پیش کرتی ہے۔

جب سے جاپان نے ہلکی صنعتوں کی بجائے بھاری صنعتوں کی طرف زیادہ توجہ دینی شروع کی ہے اس وقت سے سوتی پارچہ بافی کو زوال آنا شروع ہو گیا ہے۔ دوسری عالمی جنگ سے قبل سوتی مصنوعات ملک کی کل برآمدات کا نصف حصہ تھیں لیکن 1959ء میں کم ہو کر 30 فیصد رہ گئیں۔ گزشتہ چند سالوں سے جاپان کی دھاتی مصنوعات خاص طور پر ترقی کر رہی ہیں۔ ان میں لوہے اور فولاد کی صنعت کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ غیر آہنی صنعتوں میں تانبا، جست اور سیسے کی صنعتیں اہم ہیں۔ نئی دھاتوں میں ٹائی ٹینیم کو اہمیت حاصل ہے جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ کو برآمد کی جاتی ہے۔

جاپانی مشینی صنعتوں کا معیار اتنا بلند ہے کہ یہاں کئی قسم کی مشینیں تیار ہوتی ہیں جن کی مانگ دوسرے ممالک میں بڑھتی جارہی ہے۔ جہاز سازی نے بہت ترقی کر لی ہے۔ اب تو جاپان کے بنے ہوئے بحری جہاز سات سمندروں میں گھومتے نظر آتے ہیں۔ جاپان کے کیمرے، ٹرانسسٹر ریڈیو اور مناظری آلات دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ جاپانی بسیں، موٹر گاڑیاں، انجن وریل گاڑیاں بہت سے بیرونی ممالک کی ضروریات پوری کرتی ہیں۔ جاپان کے بنے ہوئے برقی جنریٹر ایشیا، آسٹریلیا، شمالی اور جنوبی امریکہ کے براعظموں میں گھروں کو بجلی اور روشنی مہیا کرتے ہیں۔ جاپان میں بجلی کے سامان کی صنعت نے ملک کی تمام صنعتوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ ٹیلی ویژن سیٹ، ٹرانسسٹر ریڈیو، الیکٹرانک کمپیوٹر اور دیگر خودکار آلات جاپان کی الیکٹرانک صنعت کی اہم مصنوعات تیزی سے ترقی کررہی ہے۔ موٹر سائیکلوں کی صنعت میں جاپان دنیا کے تمام ممالک سے سبقت لے گیا ہے۔

مشہور صنعتی علاقے (Famous Industrial areas)

بحیرہ ان لینڈ کے ساحل سے ٹوکیو تک جاپان کا مشرقی ساحل ملک کا سب سے بڑا صنعتی علاقہ ہے۔ ناگاساکی سے ٹوکیو تک تقریباً ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلے میں صنعتی شہر لاتعداد ہیں۔ اس حصے میں چار صنعتی علاقے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

1- شمالی کیوشو 2- اوساکا، کوبے وکیوٹو 3- نگویا 4- ٹوکیو، یوکوہاما۔

1- شمالی کیوشو (North Kuwsho)

یہ لوہے وفولاد کی صنعت، دیگر بھاری صنعتوں، سیمنٹ بنانے، شیشہ سازی اور کیمیاوی صنعتوں میں پیش پیش ہے۔ یہاں لوہے کی خام دھات بیرونی ممالک سے باآسانی درآمد ہوسکتی ہے۔

2- اوساکا، کوبے وکیوٹو کا صنعتی علاقہ (Industrial Area of Osaka Kobe Kyoto)

اوساکا جاپان کا سب سے بڑا صنعتی مرکز ہے۔ فولادی مصنوعات، جہاز سازی اور بھاری صنعتیں نہ صرف اوساکا میں ہیں بلکہ کوبے میں اور بھی زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ ان دونوں صنعتی مرکزوں کو مجموعی طور پر ہان شین (Hanshin) کا نام دیا گیا ہے۔

3- نگویا کا صنعتی علاقہ (Industrial Area of Negoia)

یہ علاقہ اوساکا کا نقش ثانی ہے کیونکہ یہ بھی خلیجی سرے پر واقع ہے اور مصنوعات بھی ہو بہو اس کی سے ملتی ہیں۔ یہاں زیادہ تر پارچہ بافی، آٹو موبائل اور صنعتی مشینری کی صنعتیں قائم ہیں۔

4- ٹوکیو کا صنعتی علاقہ (Industrial Area of Tokyo)

اس صنعتی علاقے میں انواع واقسام کی مصنوعات تیار ہوتی ہیں اور ہلکی صنعتوں کی طرف رجحان زیادہ ہے۔ اس علاقے کی مشہور صنعتیں ریشمی سوت، ریشمی پارچہ بافی، مشینری اور بجلی کا سامان بنانا ہے نیز طباعت کی صنعت اور بے شمار ایسی صنعتیں جن میں ہنر مندی اور کاریگری کی ضرورت ہوتی ہے اہمیت رکھتی ہیں مثلاً مناظری آلات، کیمرہ سازی وغیرہ۔ برقی توانائی قریب کے پہاڑوں سے حاصل ہوتی ہے۔

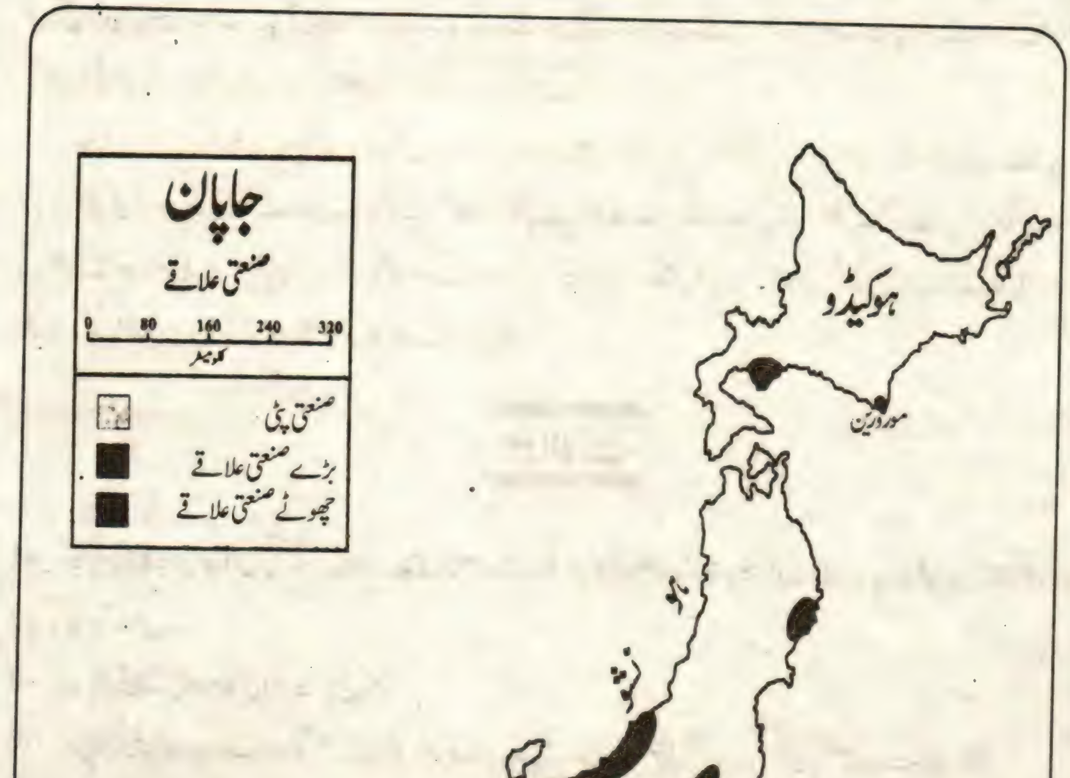
جاپان
صنعتی علاقے
0 80 160 240 320
کلومیٹر
صنعتی پٹی
بڑے صنعتی علاقے
چھوٹے صنعتی علاقے
ہوکیڈو
مورورن
ہونشو
یوکوہاما
ناگویا
کیوٹو
کوبے
اوساکا
شکوکو
کیوشو

تجارت (Trade)

جاپان کی معیشت اور خوشحالی کا دارومدار بیرونی تجارت پر ہے۔ جنگ کے بعد تو اور بھی زیادہ انحصار بیرونی تجارت پر ہو گیا ہے۔ ملک کی اتنی بڑی آبادی خوراک، رہائش اور کام مہیا کرنے کے لئے وہاں کی خام اشیاء سے تیار شدہ مصنوعات تیار کر کے دوسرے ممالک کو بھیجنی پڑتی ہیں اور بہت سی خوراک اور خام اشیاء درآمد کرنی پڑتی ہیں۔

جاپان کی بڑی درآمدات خام اشیاء، ایندھن اور اشیائے خوردنی ہیں۔ تمام قسم کے خام تیل، خام کپاس، ربڑ، 90 فیصد سے زیادہ خام لوہا اور چینی کی ضرورت کے لئے دوسرے ممالک پر انحصار کرتا ہے۔ درآمدات کی تجارت زیادہ تر جنوب مشرقی ایشیائی ممالک، چین، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور مغربی یورپ کے ساتھ ہوتی ہے اور برآمدات کی تجارت میں زیادہ تر جنوب مشرقی ایشیائی ممالک، ریاست ہائے متحدہ امریکہ، مغربی یورپی ممالک اور چین بھی جاپان کے ساتھی ہیں۔

سوالات

1- جاپان کی آبادی اور اس کی تقسیم کے بارے میں خاص خاص حقائق کا ذکر قلمبند کیجئے۔ نیز ملک کے ان چار علاقوں کی نشاندہی کیجئے جو زیادہ گنجان آباد ہیں۔

2- جاپان کی زرعی اور معدنی اہمیت بیان کیجئے۔

3- جاپان ایشیا کا واحد ملک ہے جو صنعتی ترقی میں امریکہ اور یورپی ممالک کے ہم پلہ آ گیا ہے۔ اس پر تفصیل سے بحث کیجئے۔

4- دوسری جنگ عظیم کے بعد جاپان کی صنعتی ترقی کا جائزہ لیجئے۔

5- جاپان کے بڑے بڑے صنعتی خطے کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کا حال مختصر طور پر بیان کیجئے۔

6- جاپان کی غیر ملکی تجارت پر ایک جامع مضمون لکھیے۔

7- خالی جگہ پر کیجئے۔

i- جاپان کے چار بڑے گنجان آباد علاقے ______، ______، ______ اور ______ ہیں۔

ii- ملک کی کل آبادی کے ______ لوگوں کو کا گزارہ کھیتی باڑی ہے۔

iii- جاپان میں توانائی کا بڑا وسیلہ ______ ہے۔

iv- جاپان کی کل آبادی ______ ہے۔

v- انفرادی طور پر جاپان میں فارم (کھیت) اوسط سائز ______ سے کم ہے۔

باب 6

سعودی عرب
(Saudi Arabia)

سعودی عرب، جزیرہ نما عرب کے 80 فیصد رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کے مغرب میں بحیرہ قلزم، مشرق میں خلیج فارس و متحدہ عرب امارات، شمال میں اُردن، عراق و کویت اور جنوب میں یمن اور عُمان واقع ہیں۔ جزیرہ نما عرب ایک سطح مرتفع ہے جس کا مغربی کنارہ بحیرہ قلزم کی طرف یک لخت اونچا ہو گیا ہے اور وادی دجلہ و فرات کی طرف ڈھلوان بتدریج کم ہو گئی ہے۔ یہ قریباً 26 لاکھ مربع کلومیٹر کی وسعت میں پھیلا ہوا ہے۔ سعودی عرب کا کل رقبہ 2.2 ملین مربع کلومیٹر ہے۔ اس کا دارالحکومت ریاض ہے اور اسلامی دارالخلافہ مکۃ المکرمہ (Makkah) ہے۔ سطح مرتفع عرب ایک ویران ریگستان ہے جو چٹانوں کی شکست و ریخت سے وجود میں آیا ہے۔ عرب میں مستقل دریاؤں کا وجود نہیں۔ ان کی بجائے بے شمار دریائی وادیاں ہیں جن میں اُس وقت پانی آتا ہے جب بارش ہوتی ہے۔

آبادی (Population)

جزیرہ نما عرب کی آبادی کے صحیح اعداد و شمار معلوم نہیں ہو سکے کیونکہ باقاعدہ طور پر مردم شماری نہیں کی گئی۔ مردم شماری جو 1974 میں کی گئی اس کے مطابق کل آبادی 7,012,642 تھی۔ اس میں 5,128,655 مقیم اور 1883,987 خانہ بدوش تھے۔ 2016 کے اعداد و شمار کے مطابق کل آبادی کا تخمینہ 32.16 ملین ہے۔ جن میں قریباً نصف لوگ یمن، عاصر اور مسقط کے کوہستانوں میں آباد ہیں۔ بدوؤں کی صحیح تعداد نامعلوم ہے۔ اندازاً ساٹھ لاکھ سے زیادہ لوگ شہروں میں آباد ہیں۔ باقی کسان ہیں جو منتشر طور پر نخلستانوں میں رہتے ہیں۔ خانہ بدوش عام طور پر ریگستانوں میں زندگی گزارتے ہیں لیکن ان کا رابطہ مستقل آبادیوں سے بھی ہوتا ہے۔ بدوؤں میں امیر گروہوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جو اونٹ پالتے ہیں اور ان پر فخر کرتے ہیں۔

موجودہ دور میں عرب کے باشندوں کی زندگی بڑی تیزی سے بدل رہی ہے۔ اونٹوں کی جگہ مہنگی کاریں، ٹرک اور بسیں وغیرہ استعمال ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ اونٹوں کے قافلے آہستہ آہستہ کم ہوتے جا رہے ہیں۔ حجاج اب مکہ معظمہ تک بذریعہ ہوائی جہاز سفر کرتے ہیں۔ کئی مقامات پر جہاں سطح کے نیچے پانی ہے وہاں کنویں کھودے گئے ہیں اور گیاہستان وجود میں آ گئے ہیں۔ بہت سے بدوؤں کو تیل کی کمپنیوں اور شہروں میں ملازمتیں مل گئی ہیں۔ وہ قبیلے جو عرب کے ایک محدود حصے میں آباد تھے نقل مکانی کر کے دوسرے حصوں میں آباد ہو گئے ہیں۔

زمین کا استعمال (Use of Land)

ملک کی سرزمین کا بیشتر حصہ جانوروں کے لیے چراگاہوں کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ گھاس والی زمین کہیں کہیں ٹکڑوں کی صورت میں نظر آتی ہے۔ مسلسل چراگاہ شاید ہی کہیں موجود ہوں۔ چنانچہ اونٹ، بھیڑیں اور بکریاں نخلستانوں کی پیداوار سے پرورش پا کر انسانوں کی غذائی ضروریات پورا کرتی ہیں۔ مشرقی سعودی عرب میں کئی درجن بہتے ہوئے پانی کے کنویں ہیں جو آرٹیزن کنوؤں کی نوعیت کے ہیں جن سے بڑے بڑے باغات اور کھجوروں کے جھنڈ سیراب ہوتے ہیں۔ ہفوف (Hefuf) کے گرد و نواح کا علاقہ دنیا کے بڑے نخلستانوں

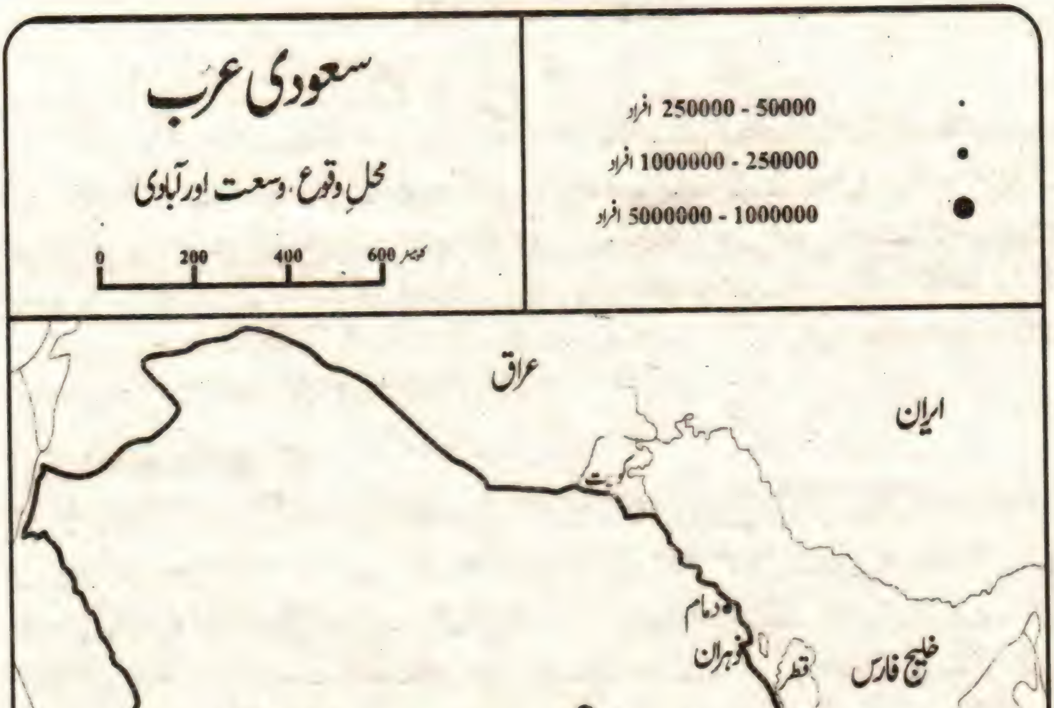
سعودی عرب
محلِ وقوع، وسعت اور آبادی
0 200 400 600 کلومیٹر
50000 - 250000 افراد
250000 - 1000000 افراد
1000000 - 5000000 افراد
عراق
ایران
کویت
دمام
ظہران
قطر
خلیج فارس
مدینہ
ریاض
متحدہ عرب امارات
بحیرہ قلزم
جدہ
مکہ
ربع الخالی
سوڈان
اومان
یمن
بحیرہ عرب
اری ٹیریا

میں شمار ہوتا ہے۔اس کا رقبہ قریباً 48 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ملک کے اندرونی حصے میں چھوٹے چھوٹے زیر کاشت قطعات سینکڑوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ مجموعی طور پر ریگستانوں کا ایک فیصد سے کم حصہ زرعی استعمال میں آتا ہے۔ حصا (Hasa) کے نخلستان میں قریباً بیس لاکھ کھجوروں کے درخت ہیں جن سے 125 ملین پونڈ کی کھجوریں حاصل ہوتی ہیں۔

سعودی عرب کی زرعی پیداوار کی بڑی بڑی اجناس یہ ہیں:

گندم، جَو، سارغم (Sorghum)، باجرہ، ٹماٹر، تربوز، کھجوریں، انگور اور سبزیاں ان کے علاوہ مویشی (بھیڑیں، بکریاں، اونٹ، مرغیاں) اور ان کی پیداوار (Products) انڈے، گوشت اور دودھ ہے۔سعودی حکومت خشک ریتلی زمینوں کی بحالی، آبپاشی کی سکیموں، پانی کی نکاسی، سطحی پانی اور حرکتی ریت کے کنٹرول کے منصوبوں پر بہت خرچ کر رہی ہے تاکہ ملک کی اقتصادی حالت بہتر ہو جائے اور ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں کھڑا ہو سکے۔ گندم کی کاشت، دُودھ سے بنی مصنوعات (Dairy Products) اور مرغ پروری کی صنعتوں کو ترقی دینے کے لیے بیرونی ممالک کی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ غیر ترقی یافتہ زمینیں کسانوں میں تقسیم کر دی گئی ہیں۔تحقیقاتی اور توسیعی پروگرام عمل میں لائے جا رہے ہیں۔

انرجی اور قدرتی وسائل (Energy and Natural Resources)

ایک سو سے زیادہ بجلی پیدا کرنے والے منصوبے 1995ء میں چار کمپنیوں میں مدغم کر دیے گئے۔ 1994ء میں ان کی نصبی صلاحیت 21901 میگاواٹ تھی۔ملک کی تمام بجلی تھرمل ہے۔

معدنیات (Minerals)

سعودی عرب کی معدنیات میں خام تیل کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ 2016ء کے اعداد و شمار کے مطابق معدنی تیل کے 268 بلین بیرل محفوظ ذخائر ہیں۔ دنیا میں تیل کی کل پیداوار کے 24 فیصد تیل کی پیداوار یہاں 1938ء میں شروع ہوئی۔عربیئن امریکن آئل کمپنی (Aramco) نے تجارتی پیمانے پر تیل دریافت کیا اور تیل کا پہلا جہاز اسی سال بحرین بھیجا گیا۔تیل کی پیداوار 14 بڑے تیل کے ذخائر سے حاصل ہوتی ہے۔ زیادہ تر تیل کے کنویں سعودی عرب کے مشرقی صوبوں، سمندر کے فرش اور غیر متعلقہ علاقوں (Neutral Zone) میں کھودے گئے ہیں۔

قدرتی گیس (Natural Gas)

2015-16ء کے اعداد و شمار کے مطابق قدرتی گیس کا تخمینہ 250 ٹریلین کیوبک فٹ ہے۔

دیگر معدنیات (Other Minerals)

1988ء میں محد الدہاب (Mahd AL-Dahab) کی کان سے سونے کی پیداوار شروع ہوئی۔1983ء میں سونے کی خام دھات 189353 ٹن کے قریب نکالی گئی۔حال ہی میں لوہے، فاسفیٹ، باکسائیٹ، یورینیم، چاندی، قلعی، ٹنگسٹن، نکل، کرومیم، جست، سیسہ، پوٹاشیم اور تانبے کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔

صنعتیں اور تجارت (Trade and Industry)

سعودی عرب کی حکومت کی پالیسی صنعتوں اور کارخانوں کو ترقی دینا ہے اور ایسی صنعتوں کو قائم کرنا ہے جن میں پٹرولیم پراڈکٹس بطور خام اشیا استعمال ہوں۔ چنانچہ پیٹروکیمیکل اور ایسی صنعتیں جن میں معدنی تیل استعمال ہوتا ہے آٹھ نئے صنعتی شہروں میں قائم کی گئی ہیں جن میں دو شہر جُبیل (Jubail) اور یانبو (Yanbu) بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ 1996ء میں جُبیل میں 15 بڑے پلانٹ اور دیگر صنعتی سہولتیں مثلاً نمک خارج کرنے والا پلانٹ (Desalination Plant)، ایک پیشہ ورانہ تربیتی ادارہ (Vocational Training Institute) اور ایک کالج قائم کیا گیا ہے اور یانبو میں تین بڑے تیل صاف کرنے کے کارخانے، ایک پیٹروکیمیکل کمپلیکس (Petro Chemical Complex) اور بہت سے صنعتی ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ ان کارخانوں کی مصنوعات کیمیائی مرکبات، پلاسٹکس، صنعتی گیس، فولاد اور دیگر دھاتی اشیا ہیں۔ 2013ء میں 6471 فیکٹریاں کام کر رہی تھیں جن میں کام کرنے والوں کی تعداد 843,912 تھی۔

تیل کے بعد دوسری صنعت تعمیرات کی ہے۔ قدیم شہروں کے مضافات میں نئے نئے شہر بسائے جا رہے ہیں۔ قدرتی گیس سے چلنے والا ایک سیمنٹ کا کارخانہ بھی قائم ہو گیا ہے۔ مکانوں کے علاوہ سڑکیں، بندرگاہ، ہوائی اڈے، ذرائع آمدورفت، ہسپتال اور سکول بھی بنائے جا رہے ہیں۔ لوہے کی سلاخیں اور مضبوط چادریں بنانے کے کارخانے بھی ہیں۔ ان کے علاوہ فولاد کی بھٹیاں، چمڑے کے کارخانے، برف خانے، چھاپے خانے بجلی گھر، کھجوریں صاف کرنے اور ڈبوں میں بند کرنے، صابن بنانے، قالین بافی، سنگ مرمر، مشروبات اور صنعتی گیس کے کارخانے بھی قائم کیے جا رہے ہیں۔

اہم برآمدات (Major Exports)

خام اور صاف شدہ تیل، پیٹروکیمیکل اشیا۔

اہم درآمدات (Major Imports)

نقل و حمل کے پرزہ جات، مشینری، بنیادی دھاتیں، سوتی و اونی کپڑا، کیمیائی مرکبات، اشیائے خوردنی، جانوروں سے حاصل شدہ اشیا مثلاً چمڑا، کھالیں، گوشت، دودھ، مکھن وغیرہ۔

سعودی عرب کی تجارت میں شریک ممالک ریاست ہائے متحدہ امریکہ، جاپان، برطانیہ، جنوبی کوریا، ہالینڈ، فرانس، اٹلی اور سنگاپور ہیں۔

سوالات

1- سعودی عرب کی وسعت اور محل وقوع بیان کیجیے۔

2- سعودی عرب میں آبادی کی تقسیم اور لوگوں کی طرز زندگی پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔

3- موجودہ دور میں سعودی عرب کے باشندوں کے طرز تمدن میں کیا تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں؟

4- مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں:

i- سعودی عرب کی سطح

ii- زمین کا استعمال

iii- طاقتی اور قدرتی وسائل

iv- صنعتیں

5- سعودی عرب کی غیر ملکی تجارت پر جامع نوٹ لکھیے جس میں برآمدات اور درآمدات کا خاص طور پر ذکر کیجیے۔

6- خالی جگہ پُر کیجیے:

i- سعودی عرب میں مستقل دریا.................. ہیں۔

ii- اس کا کل رقبہ.................. مربع کلومیٹر ہے۔

iii- .... کے گرد کا علاقہ دنیا کے بڑے نخلستانوں میں شمار ہوتا ہے۔

iv- تیل کے بعد دوسری صنعت.................. کی ہے۔

باب 7

یورپ
(Europe)

محل وقوع اور وسعت (Location and Range)

یورپ اور ایشیا مل کر ایک قطعۂ عظیم تشکیل کرتے ہیں جس کو یوریشیا کا نام دیا گیا ہے۔ اس قطعۂ عظیم کا رقبہ 54.5 ملین مربع کلومیٹر ہے جو کہ کرۂ ارض کے خشکی کے قطعہ کے ایک تہائی حصہ سے زیادہ ہے اور یورپ اس کے پانچویں حصہ سے کم رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ یورپ کو ایشیا سے الگ کرنے والی کوئی مسلسل قدرتی حد بندی نہیں ہے۔

دیگر براعظموں کے مقابلے میں یورپ کا ساحل سب سے زیادہ لمبا ہے۔ براعظم یورپ کے تقریباً ہر طرف اندرونی سمندر، خلیجیں اور کھاڑیاں ہیں۔ گویا کہ یورپ کا کوئی حصہ بھی سمندر سے 1600 کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے جبکہ ایشیا کا مرکزی حصہ سمندر سے قریباً 3200 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یورپ کے نقشے پر نظر ڈالیں جس میں خطوط عرض بلد اور طول بلد دکھائے گئے ہیں تقریباً تمام براعظم یورپ شمالی منطقہ معتدلہ میں واقع ہے۔ شمال میں صرف چھوٹا سا علاقہ دائرہ قطب شمالی (Arctic Circle) میں واقع ہے۔ 40 درجے عرض بلد شمالی سپین اور پرتگال کو قریباً وسط میں کاٹتا ہے۔ اٹلی کو چھو کر سے گزرتا ہوا آگے بحیرہ اسود کے جنوب میں سے ہوتا ہوا بحیرہ کیسپین میں سے گزرتا ہے۔ صفر درجہ طول بلد لندن کے قریب گرینچ سے گزرتا ہے۔ 40 درجے طول بلد مشرقی روس کے قریباً درمیان سے گزرتا ہے۔

طبعی خدوخال (Physical Features)

یورپ پانچ بڑے طبعی خطوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1- شمال مغربی کوہستان اور بالٹک شیلڈ
2- شمالی یورپی وسیع میدان
3- وسطی یورپ کے کوہستانی علاقے
4- نوعمر ملفوطہ پہاڑی سلسلہ
5- مشرقی یورپ کا روسی پلیٹ فارم

1- شمال مغربی کوہستان اور بالٹک شیلڈ
(North Western Mountains and Baltic Shield)

ماہرین ارضیات کے خیال کے مطابق بالٹک شیلڈ ایک وسیع پہاڑی سلسلہ تھا جو شکست وریخت کے عمل سے ایک کم بلند لہردار سطح میں تبدیل ہو گیا ہے۔ موجودہ زمانے سے قریباً 350 ملین سال قبل شیلڈ کے شمال مغرب میں ایک پہاڑوں کا سلسلہ بلند ہوا جو ناروے کے شمال سے مغرب کی طرف آئرلینڈ تک پھیل گیا۔ اس پہاڑی سلسلے کے کچھ حصے نیچے دھنس گئے اور اب یہ ناروے، سویڈن، سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کے کم بلند پہاڑوں کی صورت میں کھڑے ہیں۔ یہ عظیم پہاڑی سلسلہ پہاڑوں کی تخلیق کے پہلے دور سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ یہ ایک طویل

یورپ
طبعی خدوخال
ایلپائن علاقہ
بلند میدان
سطح مرتفع
پست میدان
پہاڑ
بحر منجمد شمالی
فینوسکینڈیا
سکاٹ لینڈ پہاڑ
روسی
پلیٹ
فارم
بحیرہ شمال
شمالی یورپی وسیع میدان
کارپیتھین
کوہ ایلپس
ہنگری میدان
سطح مرتفع سپین
بحیرہ روم

عرصہ تک شکست وریخت کے عمل سے کم بلند ہو گئے ہیں۔ ناروے اور سکاٹ لینڈ کے مغربی کنارے بہت ڈھلوان ہیں۔ ساحل پر خلیجیں کھاڑیاں بن گئی ہیں اور ساحل سے اندر تک سمندر چلا گیا ہے۔ اس قسم کا شکستہ ساحل فیئرڈ ساحل کہلاتا ہے۔

بالٹک شیلڈ پرانی سخت چٹانچوں کا ایک قطعہ زمین ہے اور زرعی اعتبار سے اس علاقے کو کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ البتہ معدنیات سے بھرپور ہے۔ ان میں سے کچھ معدنیات اقتصادی لحاظ سے بہت اہم ہیں۔ مثلاً لوہا اور تانبا۔ معدنیات اور جنگلات اس خطّے کے اہم قدرتی وسائل ہیں۔ ناروے وسویڈن کے پہاڑ اور سویڈن کے بلند خطے بنجر علاقے ہیں۔ پرانے وقتوں میں یہ سارا علاقہ برف کی چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔ برف جب پگھلنی شروع ہوئی تو رگڑ کے عمل سے چوٹیاں گول اور ناہموار ہوگئیں اور جہاں سے نرم چٹانیں کھرچی گئیں وہاں نشیب پیدا ہو گئے۔ اس لیے زمین کاشت کے قابل نہ رہی۔ اسی وجہ سے مغربی یورپ کے اس حصہ میں آبادی بہت کم ہے۔

2- شمالی یورپی وسیع میدان (Vast Plains of Northern Europe)

یہ وسیع میدان شمال مغربی پہاڑوں اور بالٹک شیلڈ کے جنوب میں خلیج بسکے اور میدان انگلستان سے مشرق کی طرف شمالی فرانس، بیلجیئم، ہالینڈ، شمالی جرمنی اور پولینڈ میں سے گزرتا ہوا روسی میدان سے جاملتا ہے۔ یہ میدان بالکل ہموار نہیں ہے بلکہ اس میں کم بلند پہاڑیوں کے کئی سلسلے، فراخ وادیاں، کم بلند سطوح مرتفع اور بے شمار نشیب وفراز موجود ہیں۔

جنوب مغربی فرانس میں ایکوے ٹن کا طاس (Basin) اور شمالی فرانس میں پیرس کا طاس زرعی اعتبار سے ان علاقوں میں بہت اہمیت رکھتے ہیں لیکن مشرق کی طرف بیلجیئم، ہالینڈ، ڈنمارک اور شمالی جرمنی میں کنکریٹ ملی مٹی کی تہ موجود ہے جس کی وجہ سے شمالی میدان کا حصہ بالکل بنجر ہے۔ اس حصے کے جنوب میں قطعہ ہائے زمین ہیں جن کی سطح پر نرم مٹی کی تہ موجود ہے جو ہوا کے عمل سے منتقل ہو کر یہاں آ کر تہوں کی صورت میں جمع ہو گئی ہے۔ اسے لوئس (Loess) کہتے ہیں۔ ایسی زمین شمالی فرانس، بیلجیئم، ہالینڈ، ڈنمارک، وسطی جرمنی اور پولینڈ میں ہے اور یہ سب علاقے زرعی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔

3- وسطی یورپ کے کوہستانی علاقے (Mountain Regions of Central Europe)

شمالی یورپی میدان کے جنوب میں پہلے دور کے پہاڑوں کی تخلیق کے 300 ملین سال بعد ایک اور پہاڑی سلسلہ عالمِ وجود میں آیا جسے ہرسینیئن (Hercynian) نظام کہا جاتا ہے۔ ایک عرصہ گزرنے کے بعد یہ ملفوفہ پہاڑ بیرونی عوامل کے زیر اثر شکست وریخت کی وجہ سے بلندی میں کم ہوتے گئے اور اب بلاکوں کی صورت میں الگ الگ کھڑے ہیں۔ بلاک پہاڑ کو ہورسٹ (Horst) بھی کہا جاتا ہے۔ مغرب کی طرف ایسے پہاڑ جنوب مغربی آئرلینڈ اور جنوبی انگلستان میں ہیں۔ مغربی فرانس میں ٹنی پہاڑ اور سپین میں میساٹا بھی بلاک پہاڑوں کی مثالیں ہیں۔ فرانس کے وسطی پہاڑ بھی اسی نوعیت کے ہیں۔

وسطی یورپ کے بلند علاقے زیادہ اونچے نہیں ہیں۔ عام طور پر ان کی بلندی 300 میٹر سے زیادہ ہے۔ کہیں کہیں یہ 400 میٹر سے بھی زیادہ بلند ہیں۔ ان پہاڑوں کی ڈھلانوں پر کاشتکاری بھی ہوتی ہے۔ جہاں پہلو زیادہ ڈھلوان ہیں وہاں پہاڑ کی ڈھلوان سطح کو کاٹ کر زینہ دار بنا دیا گیا تاکہ یہ ڈھلوان سطح کاشت کاری کے لیے کام آئے۔ ان بلند علاقوں کی سطوح مرتفع معدنیات کے لیے بھی اہمیت رکھتی ہیں۔ سطح مرتفع بوہیمیا میں چاندی اور سیسہ جیسی دھاتیں پائی جاتی ہیں۔ نیز بلاک (Block) پہاڑوں سے لوہا حاصل کیا جاتا ہے۔

4- نوعمر ملفوفہ پہاڑی سلسلہ (Young Folded Mountains)

جنوبی یورپ میں نوعمر ملفوفہ پہاڑوں کا سلسلہ قوس اور کنڈلوں کی شکل میں مغرب سے مشرق کی طرف پھیلا ہوا ہے جس کی کچھ شاخیں بحیرہ

روم کی طرف چلی گئی ہیں۔ یہ پہاڑوں کا سلسلہ پہاڑوں کی تخلیق کے تیسرے دور سے تعلق رکھتا ہے۔اس کی تخلیق موجودہ دور سے قریباً 35 ملین سال پہلے ہوئی۔ چونکہ کوہ ایلپس (ALPS) اس سلسلے کے بلند پہاڑ ہیں اسی لیے اس تمام سلسلے کو ایلپائن ملفوفہ پہاڑ (Alpine Folded Mountains) ہیں۔ایلپائن پہاڑی سلسلہ اُس دور کے پہاڑی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس دور میں اینڈیز، راکیز اور ہمالیہ کے پہاڑ وجود میں آئے۔ایلپائن پہاڑی سلسلے کے مشہور پہاڑ یہ ہیں۔ کینٹابری (سپین کے شمال)، پیرینیز (سپین اور فرانس کے درمیان)، ایلپس اور جیورا (شمال مشرقی فرانس، سوئٹزرلینڈ، اٹلی اور آسٹریا میں)، کارپیتھین اور بلقان پہاڑ (مشرقی یورپ) اور اَپی نائن پہاڑ (جنوبی اٹلی)۔

کوہ ایلپس جنوبی یورپ کے بلند ترین پہاڑ ہیں جو متوازی سلسلوں میں پھیلے ہوئے ہیں جن کو وادیوں نے جدا کر رکھا ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیاں برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ ماؤنٹ بلینک اس کی بلند ترین چوٹی ہے جو سطح سمندر سے 4507 میٹر بلند ہے۔ان پہاڑوں کے درمیان دو مشہور ہموار میدان دریائے پو کا طاس اور ہنگری کا میدان واقع ہیں۔

5- مشرقی یورپ کا روسی پلیٹ فارم (Russian Platform of Eastern Europe)

یہ پرانی متغیرہ چٹانوں کا پلیٹ فارم ہے جو قریباً سارے روس میں پھیلا ہوا ہے۔ عظیم برفانی دَور (Great Ice Age) کے دوران اس کا بہت سا حصہ برف سے ڈھکا رہا جس کے آثار اب بھی نمایاں ہیں۔ یہ علاقہ سخت سرد اور تند ہواؤں کی لپیٹ میں ہے۔ معدنیات میں صرف کوئلہ ہی نمایاں ہے۔

یورپ کے دریا (Rivers of Europe)

یورپ کے کئی دریا اقتصادی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ مشرقی یورپ میں دریائے ڈینیوب (Denube) جو 2849 کلومیٹر لمبا ہے کوہ ایلپس کے شمال میں بلیک فارسٹ سے نکلتا ہے۔ یہ اپنے معاون دریاؤں کے ساتھ یورپ کے کئی ممالک مثلاً جرمنی، آسٹریا، چیکوسلوویکیہ، ہنگری، یوگوسلاویہ، بلغاریہ اور رومانیہ میں سے ہو کر گزرتا ہے۔ اسی لیے دریائے ڈینیوب (Denube) کو اقتصادی اعتبار سے بہت اہمیت حاصل ہے۔

بحیرہ روم میں گرنے والے مشہور دریا فرانس میں دریائے رائن (Rahine)، سپین میں اَبرو اور اٹلی میں پو ہیں۔ بحر اوقیانوس میں گرنے والے کئی دریا ہیں۔ان میں ٹیگس اور ڈورو سپین کے اور گیروں اور لوئرَ ے فرانس کے مشہور دریا ہیں۔

بحیرہ شمالی کی طرف بہنے والے دریا اور بھی زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ان میں ایک دریائے سین ہے جس کے کنارے پیرس واقع ہے۔ دریائے رائن جرمنی کی بہت اہم آبی شاہراہ ہے جس کی وادی میں بے شمار صنعتی کارخانے ہیں۔ دریائے ایلب بھی ایک مشہور دریا ہے جس کو آبی شاہراہ ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ یہ تینوں دریا بحیرہ شمالی میں گرتے ہیں۔

یورپ میں سب سے لمبا دریا والگا Volga (3690Km) ہے جو سمندر کی طرف تو نہیں بہتا بلکہ دنیا میں سب سے بڑی شور جھیل (Salt Lake) بحیرہ کیسپین میں گرتا ہے۔

یورپ کی آب وہوا (Climate of Europe)

براعظم یورپ 36 درجے شمالی اور 71 درجے شمالی خطوط عرض بلد کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔اس کا بیشتر حصہ منطقہ معتدلہ میں ہے اور

یورپ — درجہ حرارت وسالانہ بارش
0°C
13°C
21°C
بارش سے لدی ہوئی ہوائیں
500 ملی میٹر سے کم بارش
بحیرہ روم
500 ملی میٹر سے کم
500 تا 1000 ملی میٹر
1000 تا 2000 ملی میٹر
2000 ملی میٹر سے زیادہ
خطوط مساوی الحرارت موسم گرما
خطوط مساوی الحرارت موسم سرما
ہوائیں

کوئی حصہ بھی منطقہ حارہ میں نہیں ہے۔اس لیے موسم گرما میں شدید گرمی نہیں پڑتی اور شمال کی طرف درجہ حرارت کم ہوتا جاتا ہے۔ براعظم کے شمال، مغرب اور جنوب کی طرف سمندر ہیں۔اس لیے اس کی آب و ہوا میں بحری اثرات کا بھی دخل ہے۔اس کے مشرقی اور وسطی علاقوں سے سمندر دور واقع ہیں۔اس لیے وہاں درجہ حرارت کا تفاوت مغربی علاقوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ یورپ کے پہاڑوں کے متعلق خاص بات یہ ہے کہ یہ عام طور پر شرقاً غرباً قریباً متوازی پھیلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ سمندر کی طرف سے آنے والی ہوائیں براعظم کے اندرونی حصوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔

موسم سرما کے حالات (Conditions of Winter Season)

مغربی یورپ اور وسطی یورپ میں درجہ حرارت مغرب سے مشرق کی طرف کم ہوتا جاتا ہے۔اسی طرح مشرقی یورپ میں یہ جنوب سے شمال کی طرف کم ہوتا جاتا ہے۔ نقشے پر 0 درجہ ہم تپشی خط (Isotherm) سے واضح ہے کہ مغربی یورپ کے علاقوں میں اوسط درجہ حرارت عام طور پر درجہ انجماد سے اوپر رہتا ہے۔اس لیے سردی کا موسم شدید نہیں ہوتا۔اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ بحر اوقیانوس سے آنے والی مغربی ہوائیں بحری اثرات سے اس موسم میں اعتدال پیدا کرتی ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ بحر اوقیانوس کی جھال جو ایک گرم رو ہے براعظم کے مغربی حصوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور مغربی یورپ کی بندرگاہیں برف سے منجمد نہیں ہوتیں اور تجارت کے لیے سردیوں میں بھی کھلی رہتی ہیں۔

موسم گرما کے حالات (Conditions of Summer Season)

موسمی نقشے پر جولائی کے ہم تپشی خطوط (Isotherms) سے واضح ہے کہ براعظم کے جنوبی حصے شمالی علاقوں کی نسبت زیادہ گرم ہیں۔ اس کے اندرونی حصے بہ نسبت مغربی اور ساحلی علاقوں کے زیادہ گرم ہیں۔موسم گرما میں براعظم یورپ کے سب سے زیادہ گرم علاقے تین جنوبی جزیرہ نماؤں (Islands types) کے اندرونی حصے ہیں جہاں جولائی کا اوسط درجہ حرارت 26.7 درجے سینٹی گریڈ سے زیادہ ہوتا ہے۔اس کے برعکس ٹنڈرا کے علاقے کا 10 درجے سینٹی گریڈ کے لگ بھگ ہوتا ہے۔موسم گرما میں رومی ممالک (Mediterranean Countries) شمال مشرقی تجارتی ہواؤں کے زیر اثر ہوتے ہیں اور بحر اوقیانوس سے آنے والی بارشی ہواؤں سے محروم رہتے ہیں۔اس لیے ان علاقوں میں زیادہ گرمی پڑتی ہے اور بارش بھی نہیں ہوتی۔

مغربی یورپ کے بحر اوقیانوس سے ملحقہ علاقوں میں سب سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔ سکاٹ لینڈ اور ناروے کے پہاڑی علاقوں میں بارش کی سالانہ مقدار 1500 ملی میٹر سے 2500 ملی میٹر تک ہے۔کوہ پیرینیز اور کوہ ایلپس پر بھی کثرت سے بارش ہوتی ہے لیکن مغربی یورپ کے زیادہ حصے پر سالانہ بارش 500 ملی میٹر اور 1000 ملی میٹر کے درمیان ہوتی ہے۔ بارش عام طور پر موسم خزاں اور سردیوں میں ہوتی ہے۔ٹنڈرا کے علاقے میں ہلکی بارش ہوتی ہے جہاں سالانہ بارش کی مقدار 250 ملی میٹر سے کم ہے۔

آبادی (Population)

یورپ کی کل آبادی 75 کروڑ کے لگ بھگ ہے۔مغربی یورپ اور وسطی یورپ میں آبادی زیادہ گنجان ہے۔ براعظم میں آبادی کی تقسیم ایک جیسی نہیں۔ بلند پہاڑی علاقے، سرد منطقہ معتدلہ کے جنگلات اور ٹنڈرا کا خطہ ایسے علاقے ہیں جو عام طور پر غیر آباد ہیں لیکن صنعتی علاقوں میں آبادی گنجان ہے۔

آبادی کی تقسیم پر اثر انداز ہونے والے عوامل آب و ہوا، سطح، مٹی اور معدنی دولت ہیں۔ یورپ کے وہ علاقے جن کی آب و ہوا خوشگوار نہیں ہے

یورپ — آبادی کی تقسیم
• 100000 افراد
بحر اوقیانوس
بحیرہ شمالی
بحیرہ روم

اور زراعت کے لیے موزوں نہیں ہے وہاں آبادی بہت کم ہے مثلاً سائبیریا سرد منطقہ معتدلہ کے صحرا۔ جہاں تک مٹی کا تعلق ہے یورپی میدان کی سطح پر نرم مٹی کی تہ ہے جو زراعت کے لیے موزوں ہے۔ یہ علاقے گنجان آباد ہیں جبکہ ناہموار پہاڑی علاقوں پر آبادی بہت کم ہے۔ شمالی اٹلی میں دریائے پو کا طاس (لمبارڈی پلین) اور وسطی پہاڑوں کے شمالی پہلوؤں پر لوئس مٹی کے میدان زرعی سرگرمیوں کے لیے بہت مفید ہیں۔ اس لیے یہ علاقے بہت گنجان آباد ہیں۔

یورپ کے گنجان آباد علاقے (Densely Populated Regions of Europe)

یورپ میں گنجان آباد علاقے عام طور پر کوئلے کی کانوں کے قریب پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ کوئلہ صنعتی انقلاب کے وقت اور بعد میں بھی توانائی کا بڑا ذریعہ رہا ہے۔ برطانیہ میں کوئلے کی کانوں سے لے کر مغربی یورپ اور وسطی یورپ کی کوئلے کی کانوں تک تمام پٹی گنجان آباد ہے۔ نقشے کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ زیادہ گنجان آباد علاقے ہالینڈ، بیلجیم، برطانیہ کا صنعتی علاقہ، فرانس اور جرمنی کا صنعتی علاقہ، دریائے رائن کی وادی، شمالی اٹلی کا میدان، اٹلی کا ساحلی علاقہ، سپین اور پرتگال ہیں۔

کم آباد علاقے (Less Populated Regions)

یورپ کے کم آباد علاقے سکنڈے نیویا کے پہاڑ، کوہ ایلپس اور کوہ پیرینیز، سپین کی سطح مرتفع اور فرانس کی سطح مرتفع ہیں۔ ٹنڈرا کے علاقے میں آبادی نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ یہ خطہ سارا سال برف سے ڈھکا رہتا ہے۔

سوالات

1- براعظم یورپ کو طبعی خطوں میں تقسیم کیجیے۔ ہر ایک خطے کی خصوصیات مختصر طور پر بیان کیجیے۔

2- یورپ کے دریاؤں پر ایک جامع نوٹ لکھیے۔

3- یورپ کا کٹا پھٹا ساحل اس سرزمین کے لیے کس حیثیت سے مفید ثابت ہوا ہے؟

4- واضح کیجیے کہ آب و ہوا اور طبعی ماحول نے شمالی، وسطی اور جنوبی یورپ کے علاقوں کی زراعت پر کیا اثر ڈالا ہے؟

5- مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت یورپ کی آب و ہوا تفصیل سے بیان کیجیے:

i- موسم سرما کے حالات

ii- موسم گرما کے حالات

6- یورپ کے معدنی ذخائر زیادہ تر کس خطے میں ہیں؟ اس خطے میں جو صنعتی علاقے اور شہر ہیں وہ ان معدنی ذخائر سے کیا تعلق رکھتے ہیں؟

7- یورپ میں آبادی کی تقسیم مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت قلم بند کیجیے۔ نیز کم و بیش آبادی کی وجوہات بتائیے:

i- یورپ کے گنجان آباد علاقے

ii- یورپ کے کم آباد علاقے

باب 8

سلطنتِ متّحدہ

(United kingdom)

سلطنت متحدہ کومغربی یورپ کے ممالک میں بڑی نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ یہ جزیروں کا ملک ہے جن میں سے ایک جزیرے میں انگلینڈ، سکاٹ لینڈ اور ویلز واقع ہیں۔ آئر لینڈ کے جزیرے کا ایک حصہ جو شمالی آئر لینڈ کہلاتا ہے، سلطنت متحدہ میں شامل ہے لیکن اس جزیرے کے باقی حصے میں جسے آئر کہتے ہیں ایک خودمختار حکومت قائم ہے۔ آئر کا علاقہ بھی کسی زمانے میں سلطنت متحدہ میں شامل تھا لیکن اب اس سلطنت کا حصہ نہیں ہے۔

سلطنت متحدہ کی ترقی میں اس کے محل وقوع کو بڑا عمل دخل ہے۔ یہ ملک چاروں طرف سے پانی میں گھرا ہوا ہے اس لئے یہ غیر ملکی حملوں سے بچا رہا۔ اس کے علاوہ سمندروں میں مچھلیوں کی کثرت ہے اور بہت سے لوگ ماہی گیری سے روزگار حاصل کرتے ہیں۔ ساحل کٹا پھٹا ہے جس کی وجہ سے جزیرے میں جا بجا عمدہ بندرگاہیں موجود ہیں۔

رقبہ اور آبادی (Area & population)

سلطنت متحدہ کوئی بڑا ملک نہیں ہے۔ اس کا کل رقبہ تقریباً (93271 مربع میل) 241572 مربع کلومیٹر ہے اور آبادی 16-2015ء کے اعداد وشمار کے مطابق 65,111,143 ہے۔

16-2015ء کے اعداد وشمار کے مطابق برطانیہ کا رقبہ اور آبادی مندرجہ ذیل جدول میں درج ہے۔

ڈویژن	رقبہ (مربع کلومیٹر)	آبادی
انگلینڈ	130,423	54.8 ملین
ویلز	20,766	3.1 ملین
سکاٹ لینڈ	77,167	5.4 ملین

سلطنت متحدہ کا رقبہ بھی زیادہ نہیں اور پاکستان کے مقابلے میں آبادی بھی بہت کم ہے پھر بھی اسکا شمار دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں اور ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس ملک نے صنعت وحرفت میں بہت ترقی کی ہے۔ دوسرے اس سرزمین کو برطانوی سلطنت اور دولت مشترکہ میں بڑی ممتاز حیثیت بھی حاصل ہے جس کی وجہ سے اسکی تجارت نے غیر معمولی ترقی کی ہے۔

اس ملک میں 5 فیصد سے بھی کم لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ یہ لوگ دیہات میں رہتے ہیں۔ آبادی کا بیشتر حصہ شہروں اور قصبوں میں آباد ہے۔ یہ لوگ صنعت وحرفت، تجارت، ذرائع آمدورفت اور دیگر پیشوں سے روزگار حاصل کرتے ہیں۔

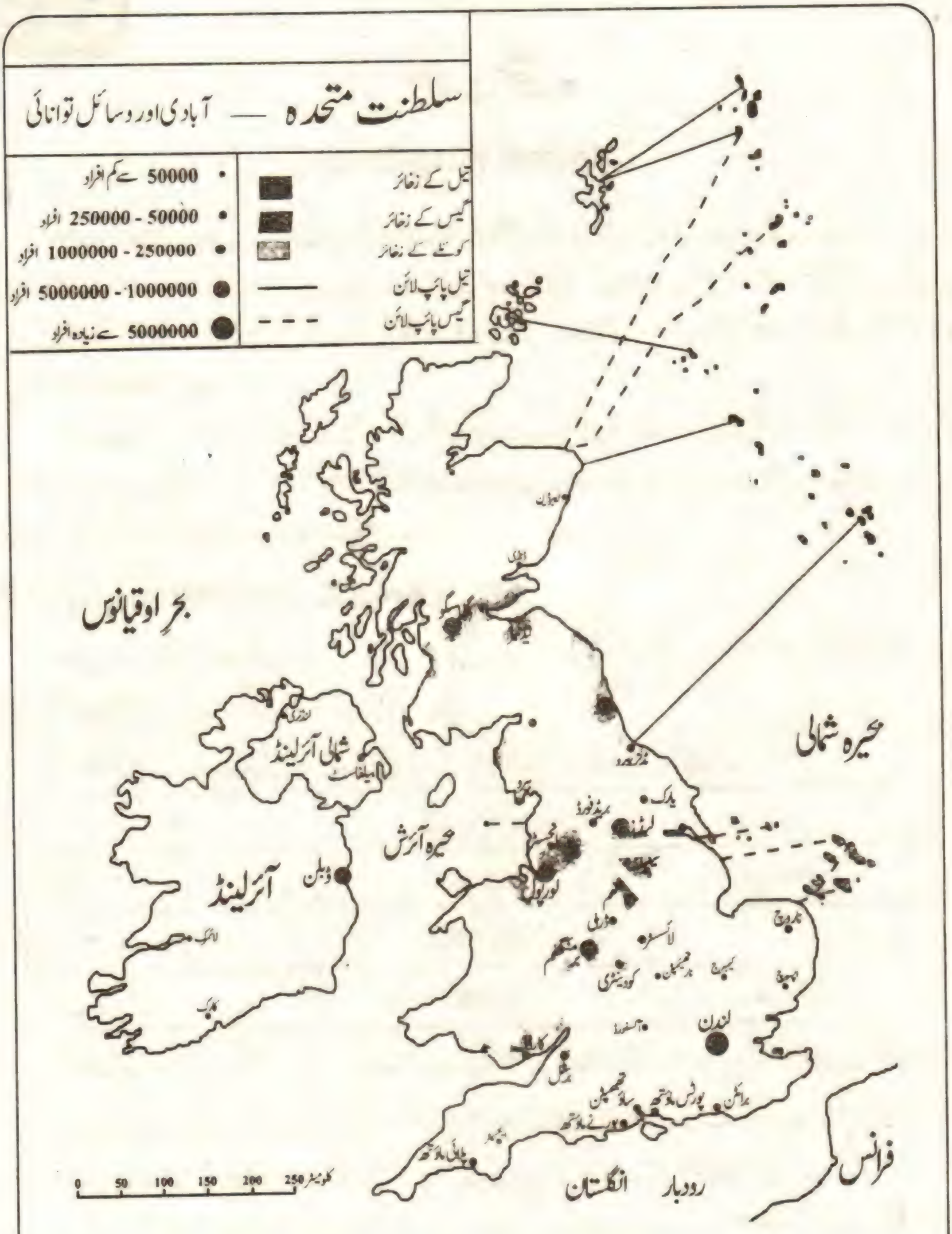
سلطنت متحدہ — آبادی اور وسائل توانائی
تیل کے زخائر
گیس کے زخائر
کوئلے کے زخائر
تیل پائپ لائن
گیس پائپ لائن
50000 سے کم افراد
250000 - 50000 افراد
1000000 - 250000 افراد
5000000 - 1000000 افراد
5000000 سے زیادہ افراد
بحرِ اوقیانوس
بحیرہ شمالی
بحیرہ آئرش
آئرلینڈ
شمالی آئرلینڈ
ڈبلن
لنڈن
لیسٹر
کوونٹری
کیمبرج
آکسفورڈ
لندن
برسٹل
برائٹن
پورٹس ماؤتھ
ساؤتھمپٹن
فرانس
رودبار انگلستان
0 50 100 150 200 250 کلو میٹر

2016ء کے اعداد و شمار کے مطابق شہری آبادی 89.5 فیصد اور دیہاتی آبادی 10.5 فیصد ہے۔ آبادی فی ہیکٹر برطانیہ عظمی کی 2.4، انگلینڈ 3.6، ویلز 1.4 اور سکاٹ لینڈ 0.6 ہے۔ مجموعی طور پر برطانیہ کلاں کی آبادی 2016 کے اندازے کے مطابق 269 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔

زراعت (Agriculture)

برطانیہ عظمی کے مختلف حصوں میں زمین کے استعمال کے لحاظ سے بڑا فرق معلوم ہوتا ہے۔ بڑے بڑے زرعی علاقے ملک کے مشرقی حصہ میں واقع ہیں۔ یہاں پست میدان پھیلے ہوئے ہیں۔ بارش بھی کم ہوتی ہے۔ مغربی علاقے کی زمین بلند اور ناہموار ہے اور مشرقی علاقے کی نسبت بارش بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔ لیکن اس حصے میں زیادہ تر چراہ گاہیں ہیں جن میں بھیڑیں اور بیل وغیرہ چرتے ہیں۔

سلطنت متحدہ میں رقبہ کے لحاظ سے جو فصلیں پیدا ہوتی ہیں ذیل میں درج ہیں۔ گھاس جو خشک کرنے کے بعد مویشیوں کے کام آتی ہے، جئی، گیہوں، جو، جڑ دار فصلیں مثلاً آلو، شلجم وغیرہ۔ ان میں سے اکثر مویشیوں کو کھلائی جاتی ہیں۔ برطانیہ کی سرد بارانی آب وہوا ایسی فصلوں کی کاشت کے لئے موزوں ہے۔

برطانیہ میں فصلوں کی کاشت کے مشہور علاقے ایسٹ اینگلیا، کینٹ، لنکن شائر اور مشرقی سکاٹ لینڈ کے ساحلی میدان ہیں۔ دودھ کی صنعت جا بجا قائم ہے۔ لیکن زیادہ تر جنوب مشرقی سکاٹ لینڈ، مغربی انگلستان اور جنوب مغربی ویلز میں مرکوز ہے۔ پھلوں کی پیداوار کے لئے مشہور علاقے کینٹ اور ایسٹ اینگلیا ہیں۔ سیبوں کی پیداوار تمام پھلوں کی پیداوار کا 65 فیصد ہے۔

کان کنی اور توانائی (Energy and mining)

ایندھنی توانائی کا 35 فیصد کوئلہ سے حاصل ہوتا ہے۔ کوئلے کی کل پیداوار کا 70 فیصد یارک شائر، سکاٹ لینڈ، ساؤتھ ویلز، نارتھمبر لینڈ اور ڈرہم کی کانوں سے حاصل ہوتا ہے۔ 95 فیصد قدرتی گیس بحیرہ شمالی کی تہ سے حاصل کی جاتی ہے جس سے توانائی کی 16 فیصد ضرورت پوری ہوتی ہے۔

کوئلے کے علاوہ دوسری معدنیات لوہا، قلعی، جپسم، عمارتی پتھر اور چینی مٹی ہے۔ خام لوہے کے ذخائر لنکن فیلڈ، نارتھمپٹن فیلڈ، گیسٹرن لینڈ فیلڈ، آکسفورڈ شائر فیلڈ اور یارک فیلڈ ہیں۔

صنعتیں (Industries)

اس ملک کی مصنوعات میں ہر قسم کی چیزیں موجود ہیں جن میں کمایا ہوا (Seasoned) لوہا، فولاد، اور مختلف قسم کلیں زیادہ نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ اس صنعت میں شیفیلڈ برمنگھم اور ان کے آس پاس کے دوسرے شہروں نے بڑی شہرت حاصل کر لی ہے۔ اکثر لوگ برمنگھم کے علاقے کو بلیک کنٹری یعنی کالا ملک کہتے ہیں کیوں کے یہاں کے کارخانوں سے ہمیشہ دھویں کے بادل اٹھتے رہتے ہیں۔

مانچسٹر، لیڈز اور لورپول پارچہ بافی کی صنعت میں بڑی شہرت رکھتے ہیں۔ مانچسٹر کے پاس ہی لورپول ہے جو وسطی انگلستان کی بڑی مشہور بندرگاہ ہے جہاں امریکہ سے کپاس کی کئی ہزاروں گانٹھیں آتی ہیں۔ کوئلہ بھی قریب سے مل جاتا ہے۔ پارچہ بافی مشینیں اس علاقے

میں ایجاد ہوئیں۔ سلطنت متحدہ کی آب و ہوا کپاس کی پیداوار کے لئے موزوں نہیں۔ البتہ اون کے لئے یہ سرزمین صدیوں سے مشہور ہے۔

صنعتی اعتبار سے سلطنت متحدہ دنیا کے مشہور صنعتی ممالک میں بہت زیادہ نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ 1991 کے اعداد و شمار کے مطابق معدنی صنعتوں اور صنعتی کارخانوں میں کام کرنیوالوں کی تعداد مزدوروں کی تعداد (work force) کا 18 فیصد تھی۔ اسی عرصہ میں پیداواری اعداد و شمار 16.2 ملین میٹرک ٹن خام فولاد، 1.3 ملین سفری گاڑیاں، 172,000 گراس رجسٹرڈ ٹن بحری جہاز، 122,20 میٹرک ٹن اونی سوت اور 142 ملین میٹر بنے ہوئے سوتی پارچہ جات ہیں۔ سکاٹ لینڈ اور شمالی آئرلینڈ کتان (Linen) اور بوزہ سازی (Brewry) کی صنعتوں کے لئے شہرت رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ گریٹر لندن اور گریٹر مانچسٹر، ویسٹ مڈلینڈز (برمنگھم) ومرسی سائیڈ (لورپول ملک کے مشہور صنعتی علاقوں میں شمار ہوتے ہیں۔ دیگر اہم صنعتی مراکز گلاسکو، دریائے ٹیمز کے دہانے کا علاقہ (The Thames Region)، ساؤتھ ویلز اور بلفاسٹ ہیں۔

لندن کسی کوئلے کے میدان کے قریب نہیں لیکن یہ شہر مختلف قسم کی صنعتوں کے لئے شہرت رکھتا ہے۔ البتہ یہاں لوہے اور فولاد کے کارخانے نہیں ہیں۔

تجارت (Trade)

بین الاقوامی تجارت میں ریاستہائے متحدہ امریکہ دنیا بھر میں پہلے درجے پر ہے۔ سلطنت متحدہ اس سے دوسرے درجے پر ہے۔ اس کی برآمدات عام طور پر یہ ہیں۔ مختلف قسم کی مشینری، پرزہ جات، لوہا، کوئلہ، فولاد کی مصنوعات، سوتی اور اونی دھاگا، کپڑا، مختلف قسم کی گاڑیاں اور ذرائع نقل و حمل کا سامان۔ درآمدات یہ اشیاء شامل ہیں۔ روغنی بیج، گٹھلی دار پھل، روئی، اون، گوشت م غلہ اور آٹا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی چیزیں درآمد کی جاتی ہے۔ مثلاً پیٹرول، چائے، تمباکو، مکھن، کھالیں لکڑی وغیرہ۔ پاکستان کپاس، اون اور کھالیں سلطنت متحدہ کو برآمد کرتا ہے اور وہاں سے بہت سی چیزیں پاکستان درآمد کرتا ہے۔ یہ بات آسانی سے سمجھ آجاتی ہے کہ سلطنت متحدہ میں زرعی زمین زیادہ نہیں اس لئے بہت کم لوگ کھیتی باڑی کر کے وہ روزگار حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ ملک کو بہت سی کھانے پینے کی چیزیں باہر سے منگوانا پڑتی ہیں۔ آبادی کے بیشتر حصے کا ذریعہ معاش صنعت و حرفت ہے۔ برطانیہ جو چیزیں باہر سے منگواتا ہے ان کی قیمت ادا کرنے کے لئے کارخانوں کی مصنوعات اور بہت بڑی مقدار میں کوئلہ دوسرے ملکوں کو بھیجتا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ سلطنت متحدہ دنیا سے الگ تھلگ رہ کر اپنی ساری ضرورتیں پوری نہیں کر سکتا ہے۔ اسے اپنی ہستی برقرار رکھنے کے لئے دوسرے ملکوں سے تجارت کرنا پڑتی ہے۔

سلطنت متحدہ کی برآمدی تجارت میں شریک ممالک یورپین یونین (EU) (خاص طور پر جرمنی، فرانس، نیدرلینڈ) اور ریاستہائے متحدہ امریکہ ہیں۔ درآمدی تجارت میں شریک ممالک بھی یہی ہیں لیکن ان میں پاکستان بھی شامل ہے۔

سوالات

1- برطانیہ اگرچہ رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے اتنا بڑا ملک نہیں ہے لیکن اس نے دنیا بھر کے ملکوں میں بڑی نمایاں حیثیت حاصل کر لی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

2- سلطنت متحدہ میں زراعت کو کیا اہمیت حاصل ہے؟ مشرقی اور مغربی انگلستان کی زراعت میں کیا فرق ہے؟

3- سلطنت متحدہ کے قدرتی وسائل پر ایک جامع مضمون قلمبند کیجیے۔

4- سلطنت متحدہ کے بڑے بڑے صنعتی علاقے کہاں کہاں ہیں اور یہ صنعتی علاقے ملک کے خاص خاص حصوں میں کیوں واقع ہیں؟

5- سلطنت متحدہ کو بین الاقوامی تجارت میں کیا حیثیت حاصل ہے؟ زیادہ تر کن ممالک سے تجارتی تعلقات ہیں؟ اس کی برآمدات اور درآمدات پر روشنی ڈالیے۔

6- خالی جگہ پُر کیجیے۔

(i) سلطنت متحدہ کا کل رقبہ ________ مربع کلومیٹر ہے۔

(ii) اس ملک میں ________ سے بھی کم لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

(iii) برطانیہ میں ایندھنی توانائی کا ________ کوئلہ سے حاصل ہوتا ہے۔

(iv) اس ملک میں آبادی کے بیشتر حصے کا روزگار ________ ہے۔

(v) برطانیہ کا ساحل کٹا پھٹا ہونے کی وجہ سے جا بجا ________ ہیں۔

باب 9

براعظم شمالی امریکہ
(North America)

محل وقوع اور وسعت (Location and Range)

شمالی امریکہ ایک وسیع وعریض براعظم ہے۔ میکسیکو، گرین لینڈ اور جزائر غرب الہند شامل کر کے اس کا کل رقبہ 24,320,000 مربع کلومیٹر ہے۔ ایشیا اور افریقہ کے بعد یہ تیسرا بڑا براعظم ہے۔ شمال میں یہ دائرہ قطب شمالی (Arctic Circle) میں دور تک پھیلا ہوا ہے۔ ایلاسکا میں پوائنٹ بیرو (Point Barrow) اس کا شمالی سرا ہے۔ جنوب میں یہ خطِ استوا کے قریب تک چلا گیا ہے جہاں نہر پانامہ اس کو براعظم جنوبی امریکہ سے ملاتی ہے۔ شمالاً جنوباً یہ فاصلہ 9700 کلومیٹر ہے۔ خطوط طول بلد کے لحاظ سے اس کی شرقاً غرباً چوڑائی بھی بہت زیادہ ہے۔ یہ براعظم 20 درجے طول بلد مغربی (مشرقی گرین لینڈ) سے 180 درجے طول بلد (جزائر ایلوشین) تک پھیلا ہوا ہے۔ طول بلد 100 درجے مغربی اس کو تقریباً دو برابر نصف حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ گلوب پر نظر ڈالنے سے واضح طور پر معلوم ہوجاتا ہے کہ براعظم شمالی امریکہ کو ایک تنگ آبنائے بیرنگ براعظم ایشیا سے جدا کرتی ہے۔

طبعی خدوخال (Physical Features)

شمالی امریکہ عام طور پر مندرجہ ذیل چار طبعی خطوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1- مغربی پہاڑی سلسلہ
2- مشرقی پہاڑی سلسلہ
3- سطح مرتفع کینیڈا (Canadian Shield)
4- وسطی میدان

1- مغربی پہاڑی سلسلہ (Western Mountain Ranges)

یہ ایک وسیع پہاڑی سلسلہ ہے جو عام طور پر شمالی امریکہ کے مغربی ساحل کے متوازی پھیلتا چلا گیا ہے۔ یہ ایک تہہ دار پہاڑوں (Folded Mountains) کا وسیع سلسلہ شمال میں ایلاسکا سے جنوب میں میکسیکو تک براعظم کے جنوبی ساحل سے ملا ہوا ہے۔ شمال میں یہ فراخ ہے لیکن جنوب کی طرف تنگ ہوتا چلا گیا ہے۔ سب سے زیادہ چوڑائی اس کے وسطی حصے میں ہے۔ یہ مغربی کوہی نظام تین بڑے پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے:

i- ساحلی پہاڑ ii- اندرونی مغربی پہاڑی سلسلہ iii- راکیز کا پہاڑی سلسلہ

i- ساحلی پہاڑ (Coastal Mountain)

یہ پہاڑ ساحل کے متصل مغربی سلسلہ ہے جو ایلاسکا سے لوئر کیلےفورنیا تک جاتا ہے۔ اس کا شمالی حصہ زیر آب ہے اور صرف بلند حصے جزیروں کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ ان جزیروں میں جزیزہ وینکوور سب سے بڑا ہے۔ اس جزیرے کے جنوب میں مغربی پہاڑوں کی قطار

شمالی امریکہ
طبعی خدوخال
بحر منجمد شمالی
سطح مرتفع
کینیڈا
بحر الکاہل
ساحلی پہاڑ
وسطی
پست
میدان
بحر اوقیانوس
خلیجی ساحلی میدان
مغربی پہاڑی سلسلہ
سطح مرتفع
مشرقی پہاڑ
پست میدان

ساحلی پہاڑ کہلاتے ہیں جو لوئر کیلےفورنیا میں پھیل گئے ہیں۔

ii- اندرونی مغربی پہاڑی سلسلہ (Internal Western Mountain Range)

یہ پہاڑی سلسلہ مغربی ساحلی پہاڑوں کے مشرق میں واقع ہے۔شمال میں اس کوکوہ ایلاسکا کہتے ہیں اور زیادہ جنوب کی طرف ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اس کو سیرانیواڈا(Sierra Nevada) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔میکسیکو میں سیرانیواڈا بحرالکاہل کے ساحل تک چلا گیا ہے۔ساحلی پہاڑی سلسلہ ہائے کوہ اور مغربی اندرونی پہاڑوں کے درمیان بین الکوہی(Intermontane) وادیوں کا سلسلہ وجود میں آ گیا ہے۔برٹش کولمبیا میں ایک پانی میں غرق وادی ہے جسے اندرونی گزرگاہ(Inland Passage) کا نام دیا گیا ہے۔جزیرہ وینکوور کے جنوب میں الکاہلی وادیاں(Pacific Valley) واقع ہیں جن میں ولامیٹے وادی(Willamete Valley) مشہور ہے جو ساحلی پہاڑوں اور کاسکیڈ (Cascade) پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔اس کے جنوب میں کیلےفورنیا کی گریٹ وادی(Great Valley of California) ہے۔یہ ساحلی پہاڑوں اور سرانیواڈا سلسلہ کے درمیان واقع ہے۔وادیوں کا سلسلہ خلیج کیلےفورنیا تک چلا گیا ہے۔

اندرونی مغربی پہاڑوں کے مشرقی جانب بھی پہاڑوں کے مابین سطح ہائے مرتفع کا سلسلہ موجود ہے۔یہ سطوح مرتفع بحرالکاہل کے ساحلی پہاڑوں اور مشرق میں راکیز(Rockes) پہاڑی سلسلے کے درمیان واقع ہیں۔شمال میں سطح مرتفع یوکون(Yukon) ہے جس میں دریائے یوکون اور اس کے معاون بہتے ہیں۔اس کے جنوب میں برٹش کولمبیا کی تنگ سی سطح مرتفع ہے۔کینیڈا،ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی سرحد کے جنوب میں سطح مرتفع کولمبیا ہے جس کو دریائے کولمبیا اور دریائے سنیک(Snake River) سیراب کرتے ہیں۔یہاں خشکی کی سطح بسالٹ کی موٹی تہوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔دونوں دریاؤں نے لاوا کی تہوں کو کاٹ کر گہری وادیاں بنادی ہیں۔

برٹش کولمبیا کے جنوب میں گریٹ بیسن(Great Basin) ہے۔یہ سطح مرتفع بہت سے کوہستانی اور چھوٹے چھوٹے نشیبی میدانوں پر مشتمل ہے۔گریٹ بیسن کے دریا سالٹ لیک میں گرتے ہیں اور جنوب میں سطح مرتفع کلوریڈو واقع ہے۔جہاں بہت سی پہاڑیاں اور بلند علاقے دکھائی دیتے ہیں۔اس سطح مرتفع میں دریائے کلوریڈو کی گرینڈ کینین(Grand Canyon) ہے جس کا شمار دنیا کے قدرتی عجائبات میں ہوتا ہے۔اس کے جنوب میں سطح مرتفع میکسیکو ہے جس کی سطح لہردار ہے۔اس میں بہت سی پہاڑیاں اور چھوٹے چھوٹے میدان ہیں نیز بہت سے بلند آتش فشاں پہاڑ موجود ہیں۔

iii- راکیز کا پہاڑی سلسلہ (Rockies Mountain Range)

یہ پہاڑ شمالی امریکہ کے مغربی کوہی نظام کے انتہائی مشرق میں شمالاً جنوباً ایک لمبی قطار میں پھیلے ہوئے ہیں اور یہ بلندترین پہاڑ ہیں۔یہ آمدورفت اور نقل و حمل میں بہت رکاوٹ کا باعث ہیں۔اس کے علاوہ آب و ہوا کے لیے بھی رکاوٹ بنتے ہیں۔نیز یہ دریاؤں اور ندی نالوں کے لیے جو مغرب میں بحرالکاہل اور مشرق میں وسطی میدان کی طرف بہتے ہیں منقسم آب(Water-Shed) کا کام کرتے ہیں۔

2- مشرقی پہاڑی سلسلہ (Eastern Mountain Range)

اس پہاڑی سلسلے میں اپیلاشین پہاڑ اور لبیرےڈار و نیوفاؤنڈلینڈ کے پہاڑ شامل ہیں۔کہیں بھی ان کی بلندی 2100 میٹر سے زیادہ نہیں۔تاہم گزشتہ دور میں بحراوقیانوسی ساحل اور وسطی میدان کے درمیان رکاوٹ کا باعث بنے رہے باوجود اس کے کہ ان میں دو بڑے

کشادہ راستے ہیں۔ i- دریائے سینٹ لارنس کی وادی ii- دریائے ہڈسن کی وادی

اپلاشیئن پہاڑ شمال مشرق سے جنوب مغرب کی طرف، نیوفاؤنڈ لینڈ اور مشرقی کینیڈا کے ساحلی علاقے سے جنوبی ریاست ہائے متحدہ میں ایلاباما سٹیٹ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ماہرین ارضیات کے خیال کے مطابق یہ روئے زمین پر قدیم ترین پہاڑ ہیں جو یقیناً 500 ملین سال قبل وجود میں آئے۔

i- سطح مرتفع دامن کوہ (Piedmont Plateau)

ii- بلوبرج (The Blue Ridge)

iii- اپلاشیئن کی وادی عظیم (The Great Appalachian Valley)

iv- سطح مرتفع اپلاشیئن (The Applachian Plateau)

یہ چار طبعی خطے آپس میں متوازی پٹیوں (Belts) کی صورت میں واقع ہیں۔

i- سطح مرتفع دامن کوہ (Piedmont Plateau)

یہ کم بلند سطح مرتفع ہے جو زیادہ تر وسطی اور جنوبی اپلاشیئن پہاڑوں کے مشرقی پہلو کے ساتھ ساتھ واقع ہے۔ اس کا مشرقی بازوئے کوہ (Scrap) ایک کھڑی ڈھلان (Steep Slope) ہے جہاں مشرق کی طرف سے بہنے والے دریا آبشاریں بناتے ہوئے ساحلی میدان پر اُترتے ہیں۔ وہ مقامات جہاں آبشاریں بنتی ہیں آبشاری لائن (Fall Line) بناتے ہیں۔ جو شہر یا قصبے ان پر آباد ہیں آبشاری لائن شہر (Fall Line Towns) کہلاتے ہیں۔

ii- بلوبرج (The Blue Ridge)

یہ سطح مرتفع پیڈمانٹ کے مغرب کی طرف کھڑی ڈھلان کی صورت میں 1200 میٹر کی بلندی تک پہنچ گئی ہے۔ بلورج ایک غیر مسلسل پہاڑی سلسلہ ہے جو تقریباً 1280 کلومیٹر تک پھیلتا چلا گیا ہے۔

iii- اپلاشیئن کی وادی عظیم (The Great Appalachian Valley)

یہ وادیوں اور متوازی پہاڑیوں پر مشتمل ہے۔ یہ مشرقی پہاڑوں کی تیسری پٹی ہے۔ جھیل چمپلین (Lake Champlain) اس عظیم وادی کے شمالی حصے میں واقع ہے اور جنوبی حصے کے کئی دریاؤں کی بالائی گزرگاہیں اس وادی میں واقع ہیں۔

iv- سطح مرتفع اپلاشیئن (The Applachian Plateau)

یہ سطح مرتفع وادی عظیم سے کھڑی ڈھلان کی صورت میں بلند ہوتی گئی ہے۔ شمال میں ایلی گھنی سطح مرتفع (Alleghany Plateau) اور جنوب میں کمبرلینڈ سطح مرتفع (Comberland Plateau) واقع ہیں اور یہ دونوں آخری مغربی پٹی بناتی ہیں۔ جنوب کی طرف سے شمال کی طرف اپلاشیئن کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

i- جنوبی حصہ

اس حصہ میں دو متوازی بیلٹ (Belts) ہیں۔ مشرقی بیلٹ کو پرانا اپلاشیئن اور مغربی بیلٹ کو نیا اپلاشیئن کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کا

تعلق پرانی اور نئی چٹانوں سے ہے۔

ii- نیوانگلینڈ سیکشن

دریائے ہڈسن کے شمال میں اپیلاشین کی پرانی چٹانوں کی پٹی (Belt) نیوانگلینڈ تک چلی گئی ہے۔ نیوانگلینڈ کا ایک بلند خطہ (Upland) ایک سطح مرتفع کی شکل اختیار کر گیا ہے جو سمندر کی طرف معمولی طور پر ڈھلوان ہے۔

iii- ساحلی علاقہ (نیوفاؤنڈلینڈ کی وسعتیں)

یہ حصہ نیو برنزوک (New Brunswick) کے وسطی پہاڑوں، نواسکوشیا اور کیپ بریٹن کی پہاڑیوں پر مشتمل ہے جو پرانے دور سے تعلق رکھتی ہیں۔

3- سطح مرتفع کینیڈا (Canadian Shield)

سطح مرتفع کینیڈا کا بیشتر حصہ متغیرہ چٹانوں کی ایک ملین مربع کلومیٹر سے زیادہ وسیع تہ سے ڈھکا ہوا ہے۔ ان چٹانوں کا تعلق سابقہ کیمبریائی نظام (Pre-Cambrian Period) سے ہے۔ یہ سارا بلاک لارینشین شیلڈ (Laurentian Sheild) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ان چٹانوں کے وسیع حصے دباؤ سے پچک گئے ہیں اور ٹیڑھے (Distorted) ہو گئے ہیں۔

سطح مرتفع کینیڈ ابراعظم شمالی امریکہ کے شمال میں کوہ راکیز کے مشرق کی جانب واقع ہے اور خلیج ہڈسن کے گرد قوس کی شکل میں اس کو گھیرے ہوئے ہے۔ شمالی جزائر اور گرین لینڈ کے کچھ حصے بھی کینیڈا شیلڈ کا حصہ ہیں۔ اس کا اٹھا ہوا حصہ مشرق کی طرف بلندترین ہے جہاں لیبریڈار پہاڑ 1500 میٹر اونچے ہو گئے ہیں۔ اس کا جنوب مشرقی کنارہ دریائے سینٹ لارنس کی وادی پر واقع ہے۔ چنانچہ سینٹ لارنس کی طرف بہنے والے دریا تیز ڈھلوانوں سے اتر کر آبشاریں بناتے ہیں اور پن بجلی گھروں کے قائم کرنے کے لیے بہت مناسب مقامات مہیا کرتے ہیں۔

شیلڈ کا سب سے کم بلند علاقہ خلیج ہڈسن کے جنوبی ساحل کے متصل ہے۔ اس لیے خلیج ہڈسن کا نچلا میدان دلدلی بن گیا ہے جس پر کئی ندیاں اور دریا بہتے ہیں۔

گزشتہ برفانی دور (Ice-age) میں گلیشیر کے عمل کے باعث زمین کا فرش کھرچا گیا اور نشیب وفراز پیدا ہو گئے اور ہزاروں چھوٹی بڑی جھیلیں وجود میں آ گئیں۔ صوبہ اونٹر میں قریباً دولاکھ جھیلیں موجود ہیں۔

کینیڈا شیلڈ کی سطح بنجر زمین ہے اور کاشت کے قابل نہیں ہے۔ زیادہ تر حصہ جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ سینٹ لارنس کے شمال میں جنگلات سے کارآمد لکڑی اور کاغذ کا گودا حاصل ہوتا ہے جو کاغذ بنانے کے کام آتا ہے۔ شیلڈ کی پرانی چٹانیں معدنی دولت سے مالا مال ہیں۔ ان سے عام طور پر سونا، تانبا، نکل اور لوہا حاصل ہوتا ہے۔

4- اندرونی میدان (Interior Plains)

شمالی امریکہ کا عظیم وسطی میدان شمال میں بحر منجمد شمالی سے جنوب میں خلیج میکسیکو تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ میدان ایک طویل کھلی پٹی کی صورت میں پھیلا ہوا ہے جو شمال میں بہت کم چوڑا ہے اور جنوب کی طرف فراخ ہوتا چلا گیا ہے۔ اس کی ہموار سطح کی سالمیت میں صرف اپلاشیین پہاڑ اور اوزرک (Ozark) پہاڑ حائل ہیں۔ مشرق میں اپلاشیین اور مغرب میں راکیز پہاڑوں کے درمیان یہ ایک وسیع میدان

ہے۔سطح کے اعتبار سے خلیج میکسیکو کا ساحلی میدان اور لارینشین شیلڈ کا بیشتر علاقہ بھی اس کا حصہ ہیں۔اگر چہ ارضیات (Geology) کی رو سے یہ عظیم اندرونی میدان سے مختلف ہیں۔ان دونوں علاقوں کو شامل کیے بغیر بھی اس میدان کی وسعت بہت زیادہ ہے۔اوہایو (Ohio) میں سطح مرتفع اپلاشیئن کے مغربی کنارے سے ڈین ور (Denver) میں راکیز کے دامن تک اس کا فاصلہ 1920 کلومیٹر ہے۔ شمالاً جنوباً 30 درجے عرض بلد پر ٹیکساس میں ساحلی کنارے سے 70 درجے عرض بلد پر دریائے میکینزی (Machenzi River) کے ڈیلٹے تک اس کا فاصلہ 4000 کلومیٹر ہے۔

اندرونی وسطی میدان کو مندرجہ ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

- i- بلند میدان (Great Plain)
- ii- وسطی نشیبی میدان (Central Low Land)
- iii- خلیجی ساحلی میدان (Gulf Coastal Plain)

i- بلند میدان (Great Plain)

مغربی حصے میں ایک وسیع علاقہ بلند میدان کہلاتا ہے جو راکیز پہاڑ کے مشرق کی طرف ہے۔یہ مغرب میں 1500 میٹر کی بلندی سے مشرق کی جانب 600 میٹر کی بلندی تک ڈھلوان ہوتا چلا گیا ہے۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایسے میدان پست نشیبی میدانوں کی فہرست میں شامل نہیں ہوتے۔

ii- وسطی نشیبی میدان (Central Low Land)

اس میدان کو دریائے مس سس پی اور اس کے کئی معاون سیراب کرتے ہیں جو مغرب و مشرق دونوں اطراف سے بہتے ہیں۔کچھ حصوں میں یہ میدان چپٹے اور ہموار ہیں لیکن عام طور پر ان کی سطح لہردار ہے اور خاصی پست ہے۔جنوب میں یہ خلیجی پست ساحلی میدان میں شامل ہو جاتے ہیں۔

iii- خلیجی ساحلی میدان (Gulf Coastal Plain)

یہ خلیج میکسیکو کے گرد حاشیہ بندی کرتا ہے۔اس میں جزیرہ نما فلوریڈا کا ساحل شامل ہے اور مسلسل طور پر اٹلانٹک ساحلی میدان کے ساتھ جاملتا ہے۔

آب وہوا (Climate)

براعظم شمالی امریکہ ایک وسیع قطعۂ زمین ہے جو شمال میں بحر منجمد شمالی سے جنوب میں خط استوا تک پھیلا ہوا ہے۔اس لیے اس کی آب وہوا میں انتہا درجے کا فرق پایا جاتا ہے۔ریاستہائے متحدہ کے جنوب مغربی حصے میں ریاست ایری زونا کے جنوب میں درجہ حرارت 48.9°C تک پہنچ جاتا ہے۔جبکہ دور شمال میں 26.7°C درجہ انجماد سے نیچے مشاہدہ میں آیا ہے۔وسطی امریکہ اور خلیج میکسیکو کے ساحلی علاقے میں آب وہوا بہت گرم ہے لیکن مغربی ساحلی علاقوں میں براعظم کے وسطی اور مشرقی علاقے کی نسبت زیادہ معتدل ہے۔یعنی گرمیوں میں کم گرم اور سردیوں میں کم سرد تیز شمالاً جنوباً شمالی امریکہ کے 50 درجے کے طول عرض بلد کے پھیلاؤ کی وجہ سے اس میں بہت مختلف قسم کی آب وہوا پائی جاتی ہے۔

براعظم کی شرقاً غرباً وسعت بھی آب وہوا میں نمایاں اختلاف پیدا کرتی ہے۔ الکاہلی ساحل میں بعض مقامات پر 500 ملی میٹر سالانہ سے زیادہ بارش ہوتی ہے جبکہ اندرونی حصوں میں انھیں خطوط عرض بلد کے مقامات پر سالانہ بارش کی اوسط 250 ملی میٹر سے کم ہوتی ہے۔ براعظم کے وسطی حصے میں ایسے مقامات ہیں جو سمندر سے 1600 کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر واقع ہیں۔ ان کی آب وہوا بری قسم کی ہے یعنی گرمیوں میں زیادہ گرم اور سردیوں میں زیادہ سرد۔

براعظم میں پانچ بڑی جھیلیں سپریئر، مشی گن، ہیورون، ایری اور اونٹیرو جو شرقاً غرباً 1120 کلومیٹر سے زیادہ اور خلیج ہڈسن جو بحیرہ آرکٹک سے جنوب کی طرف 1200 کلومیٹر کی لمبائی میں موجود ہیں شمالی امریکہ کے مشرقی حصے کی آب وہوا پر نمایاں اثر ڈالتی ہیں۔

کسی علاقے کی آب وہوا پر اثر انداز ہونے والے عوامل عام طور پر درجہ حرارت، ہوا کا دباؤ اور بارش ہوتے ہیں۔ اس باب میں یہ واضح کیا جائے گا کہ یہ عوامل شمالی امریکہ کی آب وہوا پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں ہیں۔

موسم سرما کے حالات (Conditions of Winter Season)

درجہ حرارت (Temperature)

براعظم شمالی امریکہ اور وسطی امریکہ شمالی نصف کرہ میں واقع ہیں۔ ان میں جنوری سرد ترین مہینہ ہوتا ہے۔ شمالی امریکہ کے نقشہ خطوط مساوی الحرارت سے واضح ہے کہ 0°C مساوی الحرارت خط (Isotherm) براعظم کو اس طرح کاٹتا ہے کہ اس کے نصف سے زیادہ حصے کا درجہ حرارت جنوری میں درجہ انجماد سے کم ہے۔ یہ خط اندرونی حصے میں نمایاں طور پر جُھک گیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ براعظم کا مغربی ساحل اس کے مشرقی ساحل کی نسبت زیادہ گرم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی ساحل پر بحر الکاہل کی طرف سے گرم ایئر ماس (Air Mass) اثر انداز ہوتا ہے۔ دوسرے شمالی بحر الکاہل کی جھال جو کہ جاپان کی طرف سے بحر الکاہل پر گزر کر آتی ہے برٹش کولمبیا کے ساحل کے ساتھ ساتھ بہتی ہے اور ہوا کا درجہ حرارت بڑھا دیتی ہے۔ ان دو عوامل کے علاوہ جنوب مغربی مرطوب ہوائیں جو بحر الکاہل کے اوپر سے گزر کر آتی ہیں مغربی ساحل کو گرم کر دیتی ہیں۔

اگر شمالی امریکہ کے پہاڑی علاقوں کو بھی شامل کیا جائے تو براعظم کے دو تہائی حصے کا موسم سرما کا اوسط درجہ حرارت درجہ انجماد سے کم رہتا ہے۔ انتہائی شمال میں ساحلی علاقے کا درجہ حرارت 20°C اور 30°C کے درمیان برٹش کولمبیا کے ساحل کے سوا تمام کینیڈا کا جنوری کا اوسط درجہ حرارت درجہ انجماد سے کم ہوتا ہے۔ کینیڈا کے کچھ حصوں میں چنوک (Chinook) ہوا موسم سرما میں درجہ حرارت بڑھا دیتی ہے۔

چنوک ہوا (The Chinook Wind)

جیسے ہی براعظم شمالی امریکہ کے اندرونی حصے میں ہوا کے کم دباؤ کا علاقہ پیدا ہوجاتا ہے۔ بحر الکاہل کی طرف سے مرطوب ہوائیں ساحل کی طرف آتی ہیں اور پہاڑوں کی مغربی ڈھلانوں سے ٹکرا کر اوپر کی طرف اٹھتی ہیں اور نمی خارج کر دیتی ہیں۔ پھر چوٹیوں کو عبور کر کے مشرقی ڈھلانوں پر سے نیچے اترنا شروع کر دیتی ہیں۔ دباؤ کے بڑھنے سے یہ گرم ہو کر میدانوں پر اترتی ہیں اور صرف آدھے گھنٹے میں 1 ڈگری سینٹی گریڈ سے 4.4 ڈگری سینٹی گریڈ تک درجہ حرارت بڑھا دیتی ہیں اور ایک گھنٹے میں ایک برف کی موٹی تہ کو پگھلا دیتی ہیں۔ چنانچہ البرٹا کے چراگاہی میدان جو کوہ راکیز کے مشرق میں واقع ہیں موسم سرما میں بھی کھلے رہتے ہیں۔

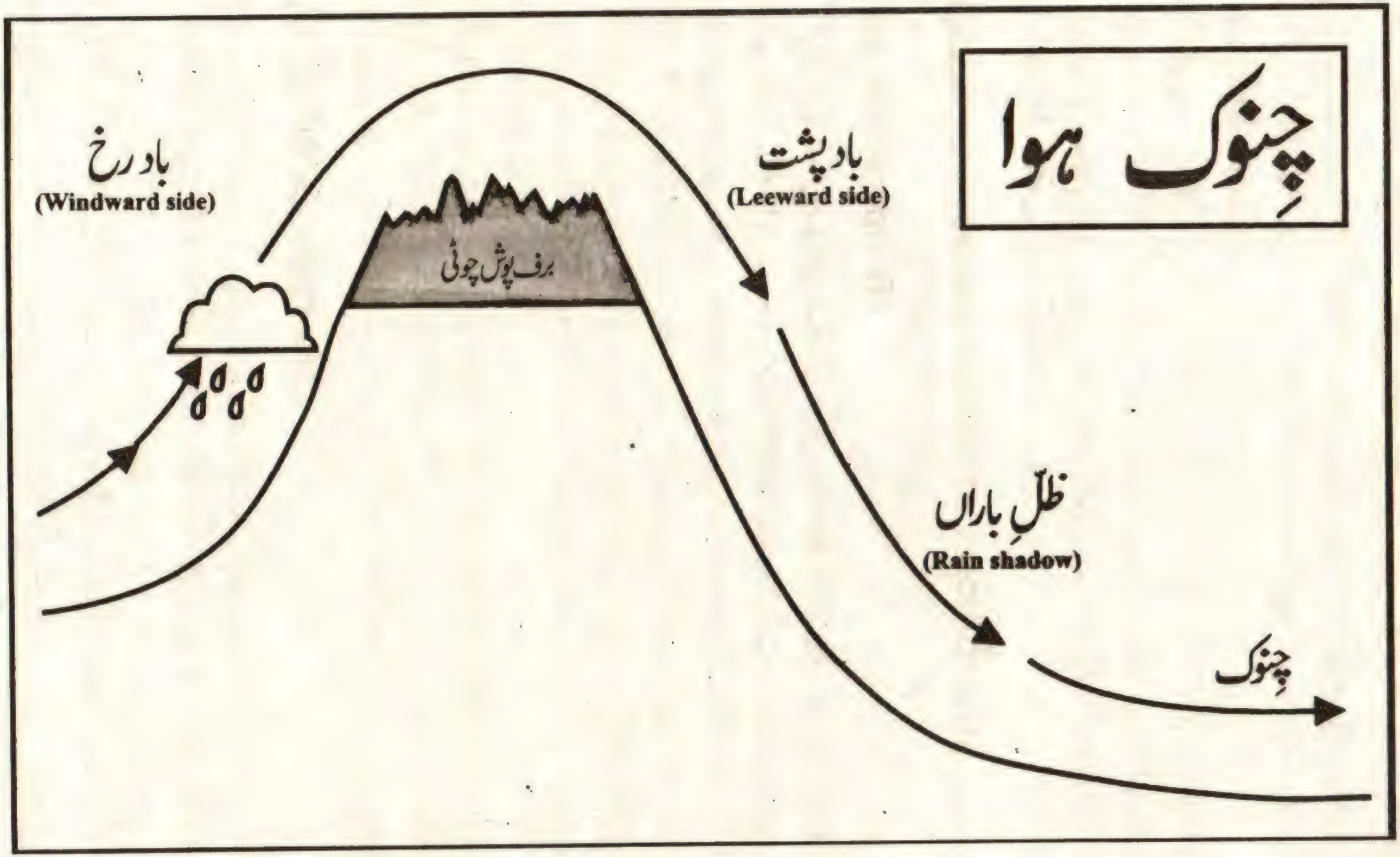
چِنوک ہوا
بادرخ
(Windward side)
برف پوش چوٹی
بادپشت
(Leeward side)
ظلِّ باراں
(Rain shadow)
چِنوک

موسم گرما کے حالات (Condition of Summer Season)

جولائی کے مہینے میں سوائے بلند پہاڑوں کے تمام شمالی امریکہ میں درجہ حرارت 0°C سے زیادہ ہوتا ہے۔ سوائے ریاست ہائے متحدہ کے مشرقی و مغربی ساحلوں اور اس کی جنوبی ریاستوں کے جو خلیج میکسیکو کے ساتھ واقع ہیں۔ شمالی امریکہ کے بیشتر حصے میں درجہ حرارت کا فرق کافی زیادہ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل جدول سے واضح ہے کہ قریباً 50 درجے عرض بلد پر سالانہ درجہ حرارت کا فرق کتنا مختلف ہے۔

	وکٹوریہ (مغربی ساحل)	ونی پگ (وسطی میدان)	سینٹ جان (مشرقی ساحل)
جنوری	3.9°C	-19.4°C	-4.4°C
جولائی	15.5°C	19°C	14.4°C
تفاوت	11.6°C	38.4°C	18.8°C

بارش (Rain)

براعظم کے جن علاقوں میں ہوائیں سمندر سے خشکی کی طرف آتی ہیں وہاں بارش زیادہ ہوتی ہے۔ برٹش کولمبیا کے مغربی ساحل اور ریاست ہائے متحدہ کے جنوب مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ گرم لہریں بہتی ہیں۔ دونوں حالتوں میں نمی سے لدی ہوائیں ساحلوں کی طرف آتی ہیں اور خوب بارش برساتی ہیں لیکن زیادہ تر اندرونی علاقوں میں بارش کم ہوتی ہے۔ زیادہ تر بارش موسم گرما میں ہوتی ہے جب زیادہ درجہ حرارت کے باعث ہوائیں اوپر کے طبقات میں پہنچ جاتی ہیں۔ ساحلوں پر جہاں اندرونی پہاڑ سمندر کی طرف سے آنے والی ہواؤں کے راستے میں حائل ہوتے ہیں اندرونی حصوں میں بارشی سائے کا علاقہ (Rain Shadow Area) پیدا ہو جاتا ہے اور وہاں بہت کم بارش ہوتی ہے۔ عرض بلد 35 درجہ شمال کے جنوب میں شمالی امریکہ کا بیشتر مغربی حصہ بین الکوہی سطح مرتفع ہے جو بارشی سائے کے علاقے ہیں جہاں بارش بہت کم ہوتی ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ مشرقی کینیڈا اور نیوفاؤنڈلینڈ میں زیادہ تر بارش جنوب مغرب کی طرف سے آنے والے گردباد (Cyclone) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ دوسرے عوامل جو براعظم کے کچھ حصوں کی آب و ہوا پر اثر ڈالتے ہیں وہ مس سس پی کی وادی میں چلنے والے تباہ کن جھکڑ (Tornadoes) اور تند ہوا (Hurricane) ہیں جو جزائر غرب الہند اور خلیجی ساحل پر تباہی مچاتے ہیں۔ یہ طوفان عام طور پر موسم خزاں میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

آبادی (Population)

امریکہ کے اصلی باشندے (American national)

جب سفید فام لوگ پہلی مرتبہ براعظم شمالی امریکہ میں وارد ہوئے تو اس سرزمین پر انڈین اور اسکیمو لوگ آباد تھے لیکن اس وقت اس وسیع رقبے پر آبادی ایک ملین سے بھی کم تھی۔ ان کی آبادکاری کے ابتدائی دور میں اسکیمو لوگ نئے آبادکاروں کے ساتھ گھل مل گئے۔ لیکن انڈین لوگ جو کہ جنگلات میں بکھری ہوئی بستیوں میں رہتے تھے یا وسیع علاقوں میں گھومتے پھرتے تھے سفید فام آبادکاروں کی آمد برداشت نہ کر سکے اور اُن کے کھلے دشمن بن گئے۔

براعظم میں اصلی باشندوں کی تقسیم کچھ اس طرح تھی کہ سطح مرتفع میکسیکو پر وہ کثرت سے آباد تھے۔ شمالی امریکہ کے باقی علاقوں میں ان

شمالی امریکہ
سالانہ بارش اور ہوائیں
500 ملی میٹر سے کم
500 تا 1000 ملی میٹر
1000 تا 2000 ملی میٹر
ہوائیں
جنوب مغربی ہوائیں
شمال مشرقی تجارتی ہوائیں
موسم گرما کی مون سون ہوائیں
صحرا
500 ملی میٹر
1000 ملی میٹر

کی تعداد دس لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ کوئی دو لاکھ انڈین اور چند ہزار اسکیمو کینیڈا میں آباد تھے۔ آج کل انڈین لوگ زیادہ تر دریائے مس سس پی کے مغرب کی طرف اوکلاہوما ایری زونا اور نیو میکسیکو میں آباد ہیں۔

شمالی امریکہ کے ٹنڈرا کے علاقے میں قریباً ساٹھ ہزار اسکیمو لوگ بستے ہیں۔ ان میں سے قریباً 11500 کینیڈا میں، 20000 گرین لینڈ اور 27000 ایلاسکا میں رہتے ہیں۔ یہ لوگ شجری خطہ (Tree Line) کے شمال میں کینیڈا کے مشرقی کنارے، ایلاسکا اور شمالی قطب کے مجمع الجزائر (Arctic Archipeligo) کے ساحلی کناروں پر آباد ہیں اور اپنی روزی سمندری جانور اور مچھلیاں پکڑ کر حاصل کرتے ہیں۔

کینیڈا اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے اکثر باشندے ان لوگوں کی اولاد ہیں جو یورپ سے ان علاقوں میں آباد ہوئے تھے۔ شروع شروع میں افریقہ سے بکثرت نیگرو غلام بھی یہاں لائے گئے تھے۔ یہ غلام جنھیں آزاد ہوئے عرصہ گزر چکا ہے اس سرزمین کے مستقل باشندوں میں شامل ہیں۔ چنانچہ ریاست ہائے متحدہ کی آبادی میں 1/10 نیگرو ہیں۔ شمالی امریکہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ایشیائی ملکوں سے یہاں آکر آباد ہو گئے ہیں۔ چین اور جاپان کے باشندے زیادہ تر الکاہلی ریاستوں خاص طور پر کیلیفورنیا میں آباد ہوئے۔ جاپانی لوگ زیادہ تعداد میں 1900ء اور 1920ء کے درمیانی عرصہ میں وارد ہوئے۔ اب بے شمار آبادکار (متوطن)(Immigrants) شمالی امریکہ میں آباد ہیں۔ جو چار بڑے براعظموں کی مختلف اقوام سے وابستہ ہیں۔ گویا کہ شمالی امریکہ مختلف نسلوں کے لوگوں کا آمیزہ بن گیا۔ اس لیے اس کو پگھلنے والا برتن (Melting Pot) کہا جاتا ہے۔ اس مخصوص پُرمعنی مقولہ سے مراد یہ ہے کہ چار براعظموں کے آبادی کے عناصر ریاست ہائے امریکہ میں مقیم ہو کر آپس میں مدغم ہو گئے ہیں اور ایک امتیازی امریکن سوسائٹی وجود میں آگئی ہے۔ پس امریکن باشندے بنیادی طور پر مختلف اقوام سے تعلق رکھتے ہیں اور ویلڈ (Weld) ہو کر ایک امریکن قوم بن گئے ہیں۔

براعظم میں آبادی کی تقسیم (Distribution of Population Continent)

براعظم شمالی امریکہ کی کل آبادی تقریباً 579 ملین سے زیادہ ہے۔ ایشیا اور یورپ کے مقابلے میں آبادی کی گنجانیت بہت کم ہے۔ اس براعظم کی آبادی کی تقسیم کی خاص بات یہ ہے کہ کچھ صنعتی اور زراعتی علاقے بہ نسبت دوسرے علاقوں کے زیادہ آباد ہیں۔

براعظم کے گنجان علاقے (Densely Populated Regions of the Continent)

کینیڈا (Canada)

i- **اوقیانوسی ساحل:** اس حصے میں مندرجہ ذیل علاقے شامل ہیں۔

نیو فاؤنڈ لینڈ اور نوا اسکوشیا کے ساحل، نیو برنزوک اور پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ۔ ان علاقوں میں عام طور پر لوگ ساحلی علاقوں اور دریاؤں کی وادیوں میں آباد ہیں جن کا پیشہ ماہی گیری اور کھیتی باڑی ہے۔

ii- **دریائے سینٹ لارنس کا طاس اور لیک جزیرہ نما (The ST Lawrence Valley and Lake Peninsula)**

یہ کیوبک اور اونٹریو صوبوں کے جنوبی نشیبی میدان ہیں جہاں لوگوں کے بڑے پیشے پھلوں کی کاشت اور شیر کاری ہیں۔

iii- **سسکچوان، مینی ٹوبا اور البرٹا کے پریری کے میدان:**

ان صوبوں کے وسطی اور جنوبی حصے (گندم کی پیداوار کے علاقے) خاصے گنجان آباد شمار کیے جاتے ہیں۔

شمالی امریکہ
آبادی
بحرالکاہل
بحراوقیانوس
خلیج میکسیکو
0 400 800 1200 کلومیٹر
50000 سے کم افراد
250000 - 50000 افراد
1000000 - 250000 افراد
5000000 - 1000000 افراد
5000000 سے زیادہ افراد

iv- کینیڈا کے مغربی حصے برٹش کولمبیا میں بھی آبادی کافی ہے جہاں جنگلات میں لکڑی کاٹنا اور ماہی گیری لوگوں کے بڑے پیشے ہیں۔

مذکورہ بالا چار گنجان آباد اور آبادکاری کے علاقے کینیڈا کے جنوبی حصے میں ہیں اور اس بے قاعدہ پٹی (Belt) میں ریلوے کا بہت اچھا انتظام ہے۔ یہ علاقہ براعظمی شاہراہ (Trans-Continental Highway) پر واقع ہے۔ بڑے بڑے گنجان آباد علاقوں کے درمیان کچھ کم آبادی کے علاقے قابل ذکر ہیں۔ ایک تو اپلاشیین پہاڑوں کا شمالی حصہ جو کینیڈا میں واقع ہے۔ دوسرے سطح مرتفع کینیڈا اور تیسرا مغربی پہاڑی سلسلہ اور پہاڑوں کے مابین سطح ہائے مرتفع۔ ان کے علاوہ شمال میں ٹنڈرا کا خطہ بہت کم آباد ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ (U.S.A)

یہ ملک کینیڈا کے مقابلے میں بہت زیادہ گنجان آباد ہے۔ اس کی کل آبادی کینیڈا کی کل آبادی کا تقریباً دس گنا ہے۔ پہلی مردم شماری کے مطابق اس کی آبادی 4 ملین تھی۔ اب اس کی آبادی یورپین اور دوسرے ممالک کے لوگوں کے آباد ہونے سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔

گنجان آباد علاقے (Densely Populated Region)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا سب سے زیادہ گنجان آباد علاقہ اس کا شمال مشرقی حصہ ہے۔ اس کی دو بڑی وجوہات ہیں۔

i- انگریزوں کی ابتدائی نوآبادیاں اس کے شمال مشرقی ساحلوں میں قائم ہوئیں اور نیوانگلینڈ آبادی کا بڑا مرکز بن گیا۔ چنانچہ ابتدائی صنعتیں اس کے شمال مشرقی حصے میں قائم ہوئیں۔

ii- شمال مشرقی علاقے میں کوئلے اور لوہے کی خام دھات کے ذخائر موجود تھے اور وسیع طور پر پن بجلی کے ذرائع بھی۔ گویا بھاری صنعتوں کے قائم کرنے کے لیے قدرتی ذرائع کی کمی نہ تھی۔ جھیل سپریئر کے مغربی کنارے سے لوہے کی خام دھات بحری راستے کے ذریعے آسانی سے منتقل کی جاسکتی تھی۔ حقیقتاً اس علاقے میں بڑے بڑے شہروں کی تعداد ملک کے باقی تمام علاقوں کے بڑے شہروں کی کل تعداد سے بھی زیادہ ہے۔

قدرے کم آبادی کے علاقے

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ایسے دو علاقے ہیں:

i- شمال مشرقی علاقے کے ساتھ جنوب کی طرف کا علاقہ ii- وسطی اور جنوبی کیلیفورنیا کا الکاہلی ساحلی علاقہ

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں وسطی میدان کے زرعی علاقے اور خلیج میکسیکو کے ساحلی علاقے بمعہ جزیرہ نما فلوریڈا اوسط درجہ گنجانیت آبادی کے علاقے ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مغربی کوہستانی علاقوں میں آبادی بہت کم ہے اس کے بیشتر حصوں میں آبادی کی گنجانیت ایک فرد فی مربع کلومیٹر ہے۔ اس کی وجہ اونچی نیچی سطح زمین اور دشوار گزار نقل و حرکت ہے۔

میکسیکو (Mexico)

2016ء کے اعداد و شمار کے مطابق میکسیکو کی کل آبادی 128.630 ملین ہے۔ ملک کے گنجان آباد حصے اس کے جنوبی علاقے ہیں جہاں ملک کی آبادی کے نصف سے زیادہ لوگ آباد ہیں۔ یہ علاقے ملک کے صدر مقام میکسیکو سٹی سے قریباً 240 کلومیٹر نصف قطر کے اندر

واقع ہیں۔میکسیکوسٹی کی اپنی آبادی قریباً 8.851 ملین (2010ء) ہے۔اس بڑے گنجان آبادعلاقے کے مشرقی حصے میں بھی ملک کے دیگر علاقوں کے مقابلے میں آبادی کی کثرت ہے۔ان علاقوں کے مغربی پہاڑوں میں سیسہ (Lead) کی کانیں ہیں اور مشرقی ساحلی علاقے میں معدنی تیل کے چشمے اور بلند علاقوں میں قہوہ (Coffee) کے کھیت موجود ہیں۔

کینیڈا کا رقبہ 9.985 ملین مربع کلومیٹر ہے لیکن کل آبادی 36.2 ملین ہے۔یعنی آبادی کی گنجانیت قریباً 4 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔تاہم کینیڈا کے وسیع علاقے ایسے بھی ہیں جہاں فی کس آبادی اس سے بھی کم ہے۔صرف چند ایک چھوٹے چھوٹے علاقوں میں درمیانے درجے کی یعنی 10 کس فی مربع کلومیٹر ہے۔

کینیڈا کے لوگ (People of Canada)

کیوبک کے صوبہ میں فرانسیسی زبان بولنے والوں کی اکثریت ہے۔ان کا تعلق یا تو فرانسیسی نو آبادکاروں سے ہے یا بعد میں آنے والے فرانسیسی مہاجرین (Immigrants) سے۔فرانسیسی نسل کے لوگ کینیڈا کی کل آبادی کا 30 فیصد ہیں۔نصف سے کچھ کم لوگ برطانوی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔باقی آبادی جرمن، تھوڑی تعداد میں سیکنڈے نیویا، پولینڈ، ہالینڈ اور یہودی نسل کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ان کے علاوہ ریڈ انڈین، اسکیمو اور ایشیائی لوگ بھی موجود ہیں۔

سوالات

1- براعظم شمالی امریکہ عام طور پر کون کون سے طبعی خطوں میں تقسیم کیا جاتا ہے؟ ہر ایک خطے کا حال مختصراً بیان کیجیے۔

2- شمالی امریکہ کی آب وہوا پر اثر انداز ہونے والے عوامل کون کون سے ہیں اور یہ کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟ موسم سرما اور موسم گرما کے الگ الگ حالات بیان کیجیے۔

3- مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیے:

i- چنوک ہوا ii- براعظم میں بارش کی تقسیم iii- شمالی امریکہ کے اصلی باشندے

4- شمالی امریکہ میں یورپین اور دیگر اقوام کی آبادکاری پر ایک جامع مضمون لکھیے۔

5- شمالی امریکہ میں آبادی کی تقسیم مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت بیان کیجیے۔

i- براعظم کے گنجان آباد علاقے ii- قدرے کم آبادی کے علاقے iii- بہت کم آبادی کے علاقے

6- خالی جگہ پُر کریں:

i- .... براعظم شمالی امریکہ کو قریباً دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

ii- سطح مرتفع کینیڈا براعظم کے شمال میں .... کے مشرق کی جانب واقع ہے۔

iii- براعظم میں پانچ بڑی جھیلیں .... اس کی آب وہوا پر نمایاں اثر ڈالتی ہیں۔

iv- شمالی امریکہ کے ٹنڈرا کے علاقے میں قریباً .... اسکیمو بستے ہیں۔

باب 10

ریاست ہائے متحدہ امریکہ
(United States of America)

عام حالات (General Pattern)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ براعظم شمالی امریکہ کا ایک وسیع ملک ہے جو قریباً 9,809,430 مربع کلومیٹر میں پھیلا ہوا ہے۔اس کی وسعت کا اندازہ اس طرح بھی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ ملک جزائر برطانیہ کے مقابلے میں قریباً 25 گنا بڑا ہے اور یورپ سے قدرے چھوٹا ہے۔اس میں بڑا تنوع اور یکسانیت نظر آتی ہے اور اس کی سرزمین پر بڑے بڑے پہاڑ اور ریگستان بھی ہیں۔ بڑے بڑے کھیت بھی ہیں جن میں اناج پیدا ہوتا ہے۔نیز یہاں کشادہ سڑکیں اور بڑے بڑے شہر بھی موجود ہیں۔اس ملک کی سرکاری زبان انگریزی ہے جو قریباً سارے ملک میں بولی جاتی ہے۔ چنانچہ کئی باتوں میں اس سرزمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے یعنی بحر اوقیانوس سے بحرالکاہل تک بڑی یکسانیت نظر آتی ہے۔

یہ ملک جغرافیائی محل وقوع کی وجہ سے بہت خوش قسمت ہے۔اس کے مشرق اور مغرب میں دو بڑے سمندر ہیں جن کے ذریعے یہ دنیا کے قریباً تمام ممالک کے ساتھ رابطہ قائم کرسکتا ہے۔مشرق میں یورپ اور افریقہ، جنوب میں امریکہ اور مغرب میں بحرالکاہل کے پار ایشیائی (Asian) ممالک کے ساتھ تجارت انہی بحری راستوں کے ذریعے ہوتی ہے۔

آبادی (Population)

جب سفید فام لوگ پہلی مرتبہ سولھویں صدی کے شروع میں براعظم شمالی امریکہ میں وارد ہوئے تھے تو اس سرزمین پر اسکیمو لوگ اور ریڈ انڈینز (Red Indians) آباد تھے۔اس وقت اس وسیع قطعہ ارض کی آبادی 10 لاکھ سے بھی کم تھی۔آبادکاری کے ابتدائی دور میں اسکیمو لوگ نئے آبادکاروں کے ساتھ گھل مل گئے لیکن انڈینز نے آبادکاروں کے لیے شروع میں بہت مشکلات پیدا کیں۔آخرکار سفید فام لوگ ان اصلی باشندوں پر غالب آ گئے۔آبادکاری کے بارے میں اس سے پہلے باب میں تفصیل سے ذکر ہو چکا ہے۔

2016ء کے اعداد و شمار کے مطابق ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی آبادی 324,118,787 جو مختلف نسلی، اصلی باشندوں اور آبادکاروں پر مشتمل ہے۔

آبادی کی تقسیم (Distribution of Population)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں آبادی کی تقسیم ایک جیسی نہیں ہے۔ کہیں کم اور کہیں زیادہ ہے۔اس کی کئی وجوہات ہیں۔کم و بیش آبادکاری کی تقسیم پر سب سے زیادہ اثر طبعی عوامل کا ہے۔مثلاً براعظم کے ایسے علاقے جن کی سطح ناہموار ہے اور زمین بنجر ہے وہاں آبادی کم ہے مثلاً اپلاشین پہاڑ اور مغربی پہاڑی سلسلہ۔

گنجان آباد علاقے (Densely Populated Regions)

آبادی کی تقسیم کے نقشے سے واضح ہے کہ سب سے زیادہ گنجان آباد علاقہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا شمال مشرقی حصہ ہے۔اس کی دو بڑی وجوہات ہیں۔ایک تو یہ کہ یورپین ممالک کے تارکین وطن سے پہلے یہاں آ کر آباد ہوئے اور ابتدائی صنعتیں بھی یہاں قائم ہوئیں۔دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ ریاست ہائے متحدہ کے شمال مشرقی حصے میں کوئلے اور لوہے کے ذخائر موجود ہیں۔اور یہ علاقہ براعظم شمالی امریکہ کا سب سے اہم صنعتی علاقہ بن گیا۔چنانچہ کثیر تعداد میں لوگ یہاں آ کر آباد ہو گئے ہیں۔اس کے علاوہ وہ علاقہ بھی گنجان آباد ہے جو شمال مشرقی علاقے کے ساتھ ملا ہوا جنوب کی طرف ہے۔ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مغربی ساحل پر وسطی اور جنوبی کیلیفورنیا کے علاقے بھی گنجان آباد ہیں۔ان علاقوں میں بھی صنعتی ترقی کی وجہ سے آبادی میں غیر معمولی طور پر اضافہ ہوا ہے۔کچھ لوگ تو ملک کے دوسرے حصوں سے منتقل ہو کر یہاں آ گئے ہیں اور کچھ دوسرے ممالک سے یہاں آ کر مستقل طور پر آباد ہو گئے ہیں۔

مذکورہ بالا علاقوں کے علاوہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے وسطی میدان، مکی کے خطہ کی جنوبی ریاستوں اور کپاس کے خطہ کے شمالی حصے میں آبادی میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ان علاقوں میں بھی پارچہ بافی کے کارخانے، بھاری صنعتیں اور زرعی صنعتیں قائم ہو گئی ہیں۔ٹیکساس کی ریاست میں بھی نئی صنعتوں کے قائم ہونے سے آبادی کافی بڑھ گئی ہے۔

کم آباد علاقے (Less Populated Regions)

ریاست ہائے متحدہ کا سب سے زیادہ کم آباد علاقہ مغربی سلسلہ ہائے کوہ ہے جہاں اس کے بیشتر حصوں میں آبادی ایک فرد فی مربع کلومیٹر سے بھی کم ہے۔یہاں آبادی کی کمی کی وجہ یہ ہے کہ آب و ہوا بہت خشک ہے، پانی کی قلت ہے، علاقہ ناہموار ہے اور بہت سے حصوں میں رسائی مشکل ہے۔

وسطی میدان کے بعض زرعی علاقے، خلیج میکسیکو کے ساحلی علاقے اور جزیرہ نما فلوریڈا اوسط درجہ گنجانیت آبادی کے علاقے ہیں۔

زراعت (Agriculture)

وسطی ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی خاص معاشی سرگرمی زرعی کاشت ہے۔اس خطے میں بہت سی فصلوں کی کاشت ہوتی ہے۔اس کی اہم فصلیں مکئی، گندم اور کپاس ہیں جو کثرت سے پیدا ہوتی ہیں۔مکئی کی کاشت کا علاقہ وسطی میدان کا شمالی حصہ ہے۔اس خطے کے مغربی حصے میں مویشی پالنا بھی کچھ لوگوں کا پیشہ ہے۔یہاں مکئی کے کھیتوں پر مویشیوں کو پال کر موٹا کیا جاتا ہے اور منڈیوں میں لے جایا جاتا ہے۔زرعی پیداوار میں اب کچھ تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔شہروں میں لوگوں کی مانگ کے مطابق اب سبزیوں اور پھلوں کی کاشت پر زور دیا جا رہا ہے۔کچھ علاقوں میں مکئی کی بجائے سویابین کی کاشت ہونے لگی ہے۔

وسطی ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مکئی کے خطے کے جنوب میں سرمائی گندم (Winter Wheat) کا خطہ بھی قابل ذکر ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں گندم کی پیداوار کے دو علاقے مشہور ہیں:

ریاستہائے متحدہ امریکہ
زرعی خطے

i- سرمائی گندم کا خطہ (Winter Wheat)

ii- بہاری گندم (Spring Wheat) کا خطہ: بہاری گندم کا خطہ زیادہ تر شمال کی طرف ہے جو شمالی اور جنوبی ڈکوٹا میں ہے۔

ٹیکساس کے بلیک پریری کے علاقے میں جہاں مٹی زرخیز ہے وہاں فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ باقی حصے میں جنگلات لگا دیے گئے ہیں۔ یہاں میدانی علاقوں کی اہم فصل کپاس ہے جو زرخیز زمینوں پر کاشت کی جاتی ہے۔ اس خطے میں کپاس کی کاشت کا ایک خاص علاقہ ہے جہاں اس کی کاشت کے لیے نہایت موزوں بلکہ مثالی حالات پائے جاتے ہیں۔ یہ کپاس کی کاشت کا مثالی خطہ ہے۔ کپاس کی پیداوار کو ملک کی معیشت میں بڑا کردار ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے میدان کے مشرقی حصے میں بارش زیادہ ہوتی ہے اور مغرب کی طرف اس کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے لیکن ہر جگہ کھیتی باڑی کے لیے کافی ہوجاتی ہے۔ ملک کے شمالی حصے میں موسم سرما میں سخت سردی پڑتی ہے اور درجہ حرارت درجہ انجماد تک پہنچ جاتا ہے اس لیے کاشتکاری موسم گرما میں ممکن ہے۔ جبکہ مس سس پی (Missassapi) کے زیریں میدان میں سارا سال فصلوں کی کاشت ہوتی ہے۔ جب کہ کوئی شخص ملک کے شمالی حصے سے جنوبی حصے کی طرف زرعی سرگرمیوں کا مطالعہ کرتا جائے تو وہ مشاہدہ کرے گا کہ موسمی حالات کے فرق کی وجہ سے کئی قسم کی فصلوں کی کاشت عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس لیے ممکن ہے کہ ریاست ہائے متحدہ کے وسطی میدان کو زرعی اعتبار سے خطوں کے سلسلوں میں تقسیم کیا جائے جو مشرق سے مغرب کی طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ عام طور پر ملک کا یہ زرعی علاقہ مندرجہ ذیل خطوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1- بہاری گندم کا خطہ اور شیر کاری کا خطہ (Spring Wheat Belt and Dairying Belt)

2- مکئی کا خطہ (Maize or Corn Belt)

3- کپاس کا خطہ (Cotton Belt)

4- تمباکو کا خطہ (Tobacco Belt)

5- خلیجی ساحل کا نیم حاری خطہ (Subtropical Belt of Gulfcoast)

موجودہ دور میں سائنسی ترقی کی وجہ سے زرعی سرگرمیوں کے لیے مشینی آلات کا استعمال ہونے لگا ہے۔ ہل چلانے والی مشینوں، بیج بونے کی مشینوں (Sowing Machines)، کٹائی کرنے والی مشینوں (Combined Harvesters) اور ٹریکٹروں کے استعمال سے فصلوں کی پیداوار میں وسیع پیمانے پر اضافہ ہوا ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی زراعت پیشہ آبادی جو ملک کی کل آبادی کا قریباً 16 فیصد ہے اتنا اناج پیدا کرتی ہے کہ ملک کی ساری ضرورتیں پوری کرنے کے بعد بہت سا اناج بچ رہتا ہے جو دوسرے ملکوں کو برآمد کر دیا جاتا ہے۔ نہایت موافق آب وہوا اور زرخیز زمین کی وجہ سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں انواع واقسام کی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ نیز مویشی پروری کے حاصلات بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ ملک اناج کی پیداوار میں دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے اور اس کی برآمدی تجارت میں پہلے نمبر پر ہے۔ اس کی دیگر بڑی بڑی فصلیں سوکھی گھاس، چقندر، آلو، ترش پھل، چاول، سارغم، جو، پھلیاں وغیرہ ہیں۔

معدنیات (Minerals)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ معدنی دولت کے اعتبار سے دنیا میں سب سے زیادہ امیر ملک ہے۔ اس کے کوئلے کے ذخائر خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ دنیا میں سب سے زیادہ خام لوہا پیدا کرتا ہے جو کُل دنیا کی پیداوار کا پانچواں حصہ ہے۔ اس کے علاوہ دنیا میں کل مولبڈینم کی پیداوار کا 90 فیصد، وینڈیم 80 فیصد، ٹائی ٹینیم قریباً 40 فیصد اور کافی مقدار میں ٹنگسٹن اور کوبالٹ پیدا کرتا ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ معمولی مقدار میں ایس بیس ٹوز (Asbestos)، سرمہ اور ابرق بھی پیدا کرتا ہے۔ تانبا، جست اور کیڈمیم کی پیداوار میں یہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ ملک کئی غیر دھاتی معدنیات میں بھی خوش حال ہے۔ مثلاً گندھک (70%)، میگنیشیم (50%)، سالٹ، فاسفیٹس (40%)، جپسم اور پوٹاش۔ نیز سونا، چاندی، باکسائیٹ اور جست بھی اس کی معدنیات میں شامل ہیں۔

لوہا (Iron)

خام لوہے کے ذخائر کینیڈا شیلڈ کے ان کوہستانی سلسلوں میں پائے جاتے ہیں جو جھیل سپیریئر (Superior) اور جھیل مشی گن (Michigen) کے ساتھ واقع ہیں لیکن اب ان کی خام لوہے کی پیداوار کم ہوتی جا رہی ہے۔ جبکہ ہیمے ٹائٹ (Hematite) خام لوہے کی پیداوار برمنگھم کے علاقے میں ایلاباما کوئلے کے ذخائر کے قریب سے حاصل ہوتی ہے۔

دیگر دھاتی معدنیات اوزرک (Ozark) پلیٹو کی ریاستوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ جن میں یوٹاہ، اڈاہو اور اورے گون (Origon) سٹیٹ کے سوا ساری شمالی ریاستیں اہمیت رکھتی ہیں۔ غیر دھاتی معدنیات خاص طور پر خلیجی ریاستوں میں پائی جاتی ہیں جہاں سے نہ صرف پٹرولیم و قدرتی گیس بلکہ گندھک، سالٹ اور ہیلیم بھی حاصل کی جاتی ہیں۔ سالٹ کی پیداوار نیویارک، مشی گن، اڈاہو اور یوٹاہ سے بھی حاصل ہوتی ہے۔

کوئلہ (Coal)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کوئلے کے ذخائر سے مالا مال ہے۔ اس میں بڑے بڑے کوئلے کے ذخائر مندرجہ ذیل ہیں:

1- اپلاشین کے کوئلے کے ذخائر (The Appalachian Coalfields)

اس حصے میں تین بڑے ذخائر ہیں:

i- پنسلوینیا ii- ویسٹ ورجینیا iii- ایلاباما

2- مشرقی اندرونی کوئلے کے ذخائر (Eastern Internal Coal Fields)

یہ الی نوئے (Illinois) اور اس کی قریبی ریاستوں انڈیانا اور کنٹکی کی ریاستوں میں واقع ہیں ان کا کوئلہ کوک (Coke) بنانے کے لیے مفید نہیں ہے۔

3- مغربی اندرونی کوئلے کے ذخائر (Western Internal Coal Fields)

یہ پریری کے میدان میں وسیع رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں۔

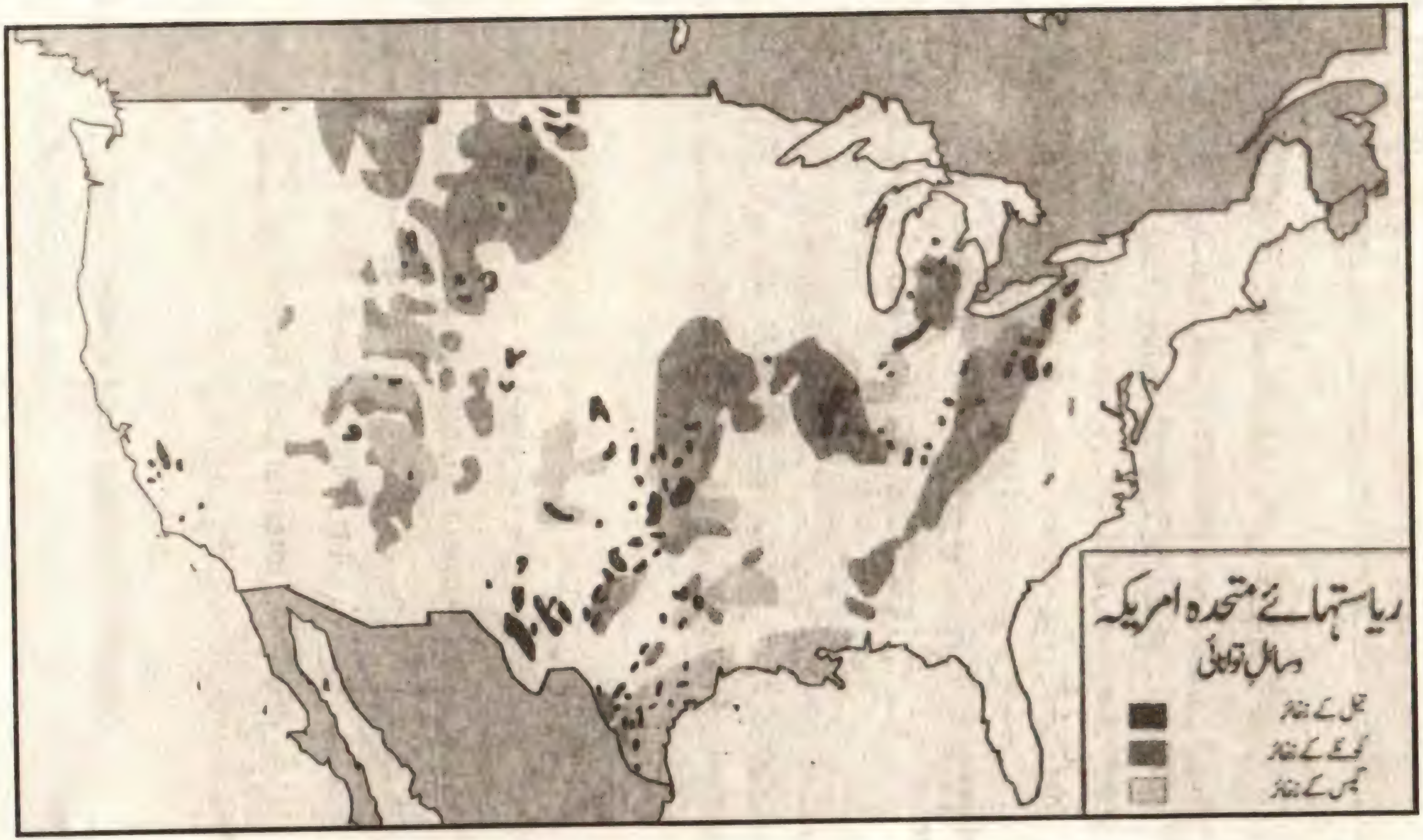
ریاستہائے متحدہ امریکہ
وسائلِ توانائی
تیل کے ذخائر
کوئلے کے ذخائر
گیس کے ذخائر

معدنی تیل اور گیس (Mineral Oil and Gas)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ دنیا کے تیل پیدا کرنے والے مشہور ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی کئی ریاستوں میں وسیع تیل کے ذخائر موجود ہیں۔ اس کی کل تیل کی پیداوار دنیا کی تیل کی پیداوار کا چھٹا حصہ ہے۔ تاہم ملک میں تیل کی کھپت اتنی زیادہ ہے کہ دوسرے ممالک سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تیل کے بڑے بڑے ذخائر مندرجہ ذیل ہیں:

1- سب سے بڑے تیل کے ذخائر ٹیکساس سٹیٹ میں ہیں جو خلیج میکسیکو کے ساحل پر واقع ہیں۔

2- دوسرا بڑا تیل کی پیداوار کا ذخیرہ مغربی اپلاشین ہے۔ تیل کے ذخائر کا کافی حصہ خرچ ہو چکا ہے۔ قدرتی گیس بذریعہ پائپ لائن جھیلوں کے نزدیک شہروں میں پہنچائی جاتی ہے۔

3- وسطی براعظمی ذخائر: یہ ملک کے قریباً وسط میں واقع ہیں (کنساس کا جنوبی حصہ اور اوکلاما کا متصلہ علاقہ)

4- راکی پہاڑ کے تیل کے کنویں: اس سے کینیڈا میں مانٹینا اور وایومنگ کی ریاستوں میں تیل نکالا جاتا ہے۔

5- کیلیفورنیا کے تیل کے ذخائر: یہ ذخائر ریاست کے جنوبی حصے میں لاس اینجلس کے قرب وجوار میں ہیں۔ یہ تیل کے کنویں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔

دیگر معدنیات (Other Minerals)

تانبا مغربی ریاست مانٹینا، یوٹاہ اور ایری زونا کی کانوں سے نکالا جاتا ہے۔ سونا کئی مغربی ریاستوں کیلیفورنیا، کلوریڈو، یوٹاہ، ایری زونا اور نواڈا سے حاصل ہوتا ہے۔ چاندی کے لیے نواڈا اسٹیٹ مشہور ہے۔ سیسہ اور جست زیادہ تر اوزرک پلیٹو (Ozark Plateau) کی کانوں سے ملتا ہے جو وسطی میدان میں دریائے مس سس پی کے مغرب میں واقع ہیں۔ باکسائیٹ ارکن ساس کی کانوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ فاسفیٹس (Phosphates) پیدا کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ فلوریڈا اس کی پیداوار کے لیے مشہور ہے۔ فاسفیٹس مرکبات کھاد کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

صنعتیں (Industries)

آپ پڑھ چکے ہیں کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہے اس لیے اس ملک کے باشندوں میں جتنے لوگ صنعت وحرفت سے روزی حاصل کرتے ہیں اتنے لوگ کسی دوسرے پیشوں سے پیٹ نہیں پالتے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ لوہے اور فولاد کی صنعت میں سب ملکوں سے آگے ہے۔ صنعت وحرفت کا سب سے بڑا علاقہ ملک کا شمال مشرقی حصہ ہے۔ یہ صنعتی علاقہ بوسٹن سے نیویارک اور نیویارک سے واشنگٹن ڈی سی تک چلا گیا ہے۔ ایک دوسرا صنعتی علاقہ پٹس برگ سے ڈیٹرائٹ اور شکاگو تک پھیلا ہوا ہے۔

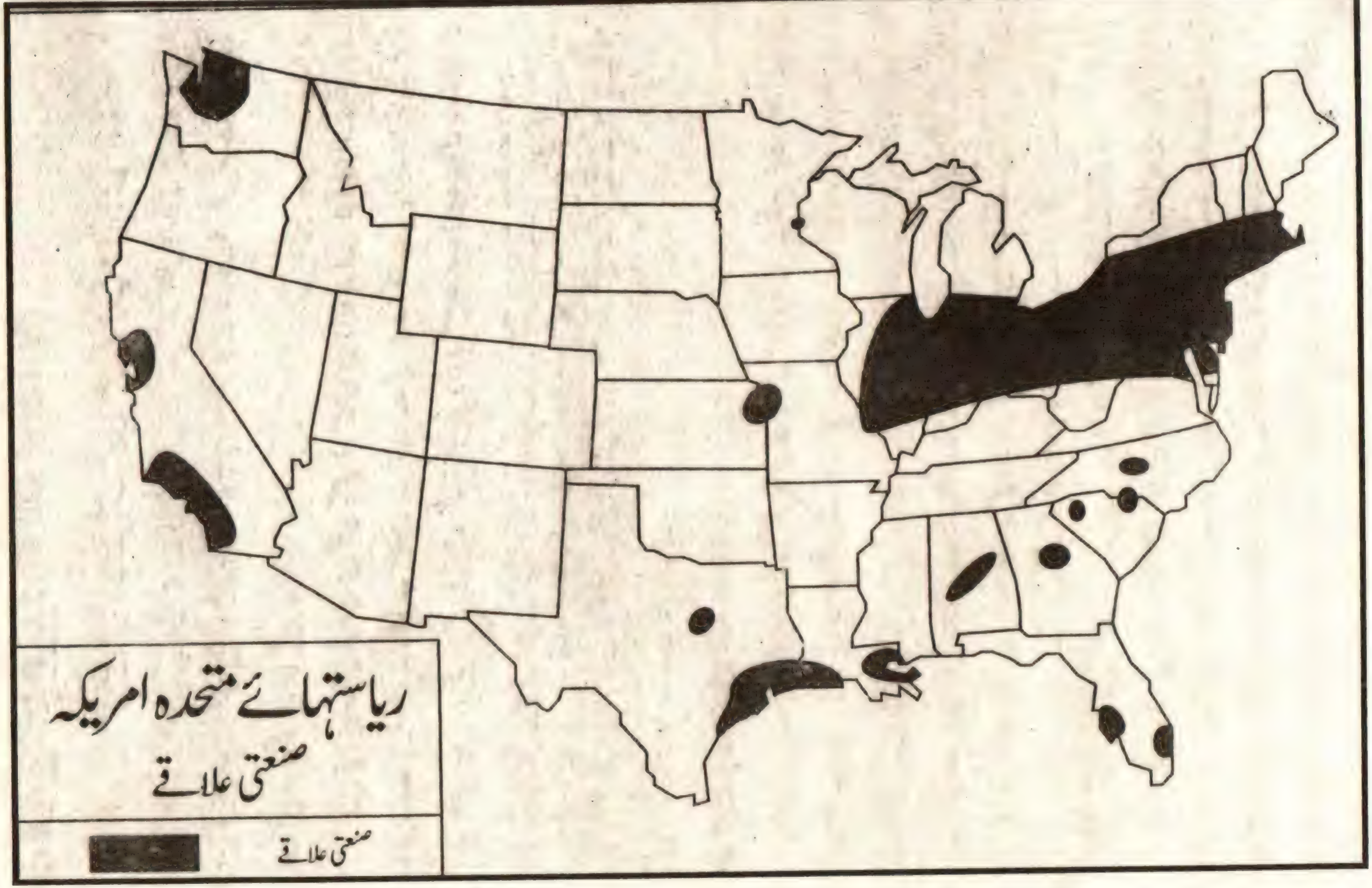

ریاستہائے متحدہ امریکہ
صنعتی علاقے
صنعتی علاقے

1- شمال مشرقی صنعتی علاقہ (North Eastern Industrial Region)

یہ عظیم شمال مشرقی صنعتی علاقہ چار بڑے صنعتی مراکز پر مشتمل ہے:

i- نیوانگلینڈ ii- وسطی اوقیانوسی ساحلی میدان

iii- ہڈسن مہاک وادی (Hudson-Mohawk Valley) iv- اندرونی علاقے

i- نیوانگلینڈ کے صنعتی علاقے (Industrial Areas of New England)

نیوانگلینڈ کے صنعتی خطے میں کونیکٹی کٹ، میساچوسٹس، نیوہیمپ شائر اور مین (Maine) شامل ہیں۔ اس کی مصنوعات سوتی پارچہ بافی، چمڑے کی اشیا، ظروف آہنی اور پیتل کا سامان ہیں۔ نیز اون بافتہ اشیا خاص طور پر اہمیت رکھتی ہیں۔ بوسٹن بہت بڑا جوتا سازی کا مرکز ہے اور ملک بھر میں شہرت رکھتا ہے۔

ii- وسطی اوقیانوسی ساحلی میدان (Central Atlantic Coastal Plains)

وسطی اوقیانوسی ساحلی میدان میں تین صنعتی شہر شامل ہیں۔ نیو یارک، فلاڈیلفیا اور بالٹی مور۔ نیو یارک جو کہ بہت بڑا شہر اور بندرگاہ ہے صنعتوں کے اعتبار سے بھی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ ایک بڑا تجارتی مرکز ہے۔ شہر کی حدود کے اندر ہلکی صنعتیں قائم ہیں جن میں پارچہ بافی کی صنعت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ بھاری صنعتیں شہر کے باہر قائم ہیں۔ یہ صنعتیں جہاز سازی، انجینئرنگ، تیل صاف کرنے کے کارخانوں اور تانبا پگھلانے کے کارخانوں پر مشتمل ہیں۔ فلاڈیلفیا میں ریلوے انجن بنانے، تیل صاف کرنے، مشینری بنانے اور ہوائی جہاز تیار کرنے کے کارخانے قائم ہیں۔ بالٹی مور میں فولاد، تانبا اور قلعی تیار کرنے کے کارخانے کام کر رہے ہیں۔ نیز یہاں کھاد بنانے کی فیکٹریاں بھی ہیں۔

iii- ہڈسن مہاک وادی (Hudson-Mohawk Gap)

یہ نیو یارک سے جھیل اونٹوریو تک صنعتی علاقہ ہے جو ہلکی صنعتوں کے لیے خصوصیت رکھتا ہے جس میں کیمرے، ٹائپ رائٹر، بجلی کا سامان اور انجینئرنگ آلات تیار ہوتے ہیں۔

iv- اندرونی صنعتی علاقہ (Internal Industrial Region)

یہ صنعتی خطہ اپلاشین پہاڑ، گریٹ لیکس اور دریائے مس سس پی کے درمیان واقع ہے۔ یہاں لوہے اور فولاد کی صنعت سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور کئی شہر فولاد کی صنعت کے لیے بہت مشہور ہیں مثلاً شکاگو، گیری، بفلو اور ڈیٹرائٹ، پٹس برگ جو پنسلوینیا کا شہر ہے دنیا کے فولاد تیار کرنے والے مراکز میں سب سے بڑا مرکز ہے۔ ڈیٹرائٹ دنیا میں سب سے بڑا کاریں بنانے کا مرکز ہے۔ کلیولینڈ مشینی آلات بنانے میں خصوصیت کا حامل ہے۔ شکاگو جو جھیل مشی گن کے جنوب مغربی سرے پر واقع ہے بہت اہم صنعتی مرکز ہے۔ یہاں لوہے اور فولاد تیار کرنے، زرعی مشینری، موٹر گاڑیاں اور ریلوے انجن بنانے کے کارخانے قائم ہیں۔ نیز یہاں مکئی و گندم کے خطوں کی پیداوار محفوظ کرنے کے گودام اور شیر کاری کی فیکٹریاں موجود ہیں۔

2- ریاست ہائے متحدہ کی جنوبی ریاستوں کا صنعتی علاقہ
(Industrial Area of Southern U.S.A States)

اس میں مندرجہ ذیل صنعتی حصے شامل ہیں:

i- جنوبی اوقیانوس ساحلی میدان (The Southern Atlantic Seaboard)

ii- اپلاشین پہاڑ کا جنوبی حصہ (The Southern Part of Appalachian)

iii- خلیجی ساحلی ریاستیں (The Gulf Coastal States)

iv- مس سس پی میدان کا جنوبی حصہ (The Southern Part of the Mississippi Basin)

یہ صنعتی علاقہ شمال مشرقی صنعتی علاقے کے مقابلے میں کم ترقی یافتہ ہے۔لیکن اب یہ بڑی تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔یہاں وسیع پیمانے پر معدنی تیل کے ذخائر موجود ہیں۔ان کے علاوہ کوئلہ، فاسفیٹ اور نمک کے ذخیرے بھی کافی مقدار میں صنعتوں کے لیے خام مال مہیا کرتے ہیں۔زرعی پیداوار کی کثرت صنعتوں کی ترقی میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔چنانچہ اس جنوبی صنعتی علاقے میں سوتی پارچہ بافی سب صنعتوں سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔بلکہ یہ علاقہ اس صنعت میں شمال مشرقی علاقے سے آگے نکل گیا ہے۔

برمنگھم (الباما سٹیٹ) میں لوہے اور فولاد کا بہت بڑا کارخانہ کام کر رہا ہے۔ہیوسٹن (ریاست ٹیکساس) میں پیٹرو کیمیکل صنعتوں کی بہت سی فیکٹریاں قائم ہیں جو مصنوعی ربڑ، پلاسٹک کی اشیا، کیڑے مار ادویات، صاف کرنے والے کیمیکلز (Detergents) وغیرہ تیار کرتی ہیں۔ٹیکساس ریاست کے وسطی حصے میں ڈلاس اور فورٹ ورتھ (Fort Worth) کے شہروں میں جہاز سازی کا بہت بڑا کارخانہ قائم ہو گیا ہے۔

بحرالکاہل کے ساحلی علاقے (Pacific Coastal Areas)

اس صنعتی علاقے میں بھی صنعتیں بڑے بڑے شہروں میں قائم ہیں جن میں لاس اینجلس اور سان فرانسسکو خاص طور پر مشہور ہیں۔ لاس اینجلس دنیا کا سب سے بڑا فلمی مرکز ہے۔ اس کے علاوہ یہاں تیل صاف کرنے کا بہت بڑا کارخانہ اور کیمیکل انڈسٹریز قائم ہیں۔ سان فرانسسکو میں زرعی پیداوار کو محفوظ کرنے، خوردنی اشیا کو ڈبوں میں بند کرنے، شراب بنانے اور آٹا پیسنے کے کارخانے کام کر رہے ہیں۔نیز سان فرانسسکو میں جہاز سازی، لوہے و فولاد کی اشیا بنانے اور مشینری وغیرہ تیار کرنے کے کارخانے بھی موجود ہیں۔

تجارت (Trade)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی بیشتر تجارت تو داخلی یعنی اندرونی ہے۔ یہ تجارت وہ ہے جو اس کے زرعی علاقوں، شہروں اور ملک کے دوسرے حصوں کے درمیان ہوتی ہے۔اگرچہ ملک 50 ریاستوں میں بٹا ہوا ہے لیکن یہ بڑی آزادی سے آپس میں تجارت کرتی ہیں۔

بیرونی تجارت کے لیے بھی ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو بہت سی سہولتیں حاصل ہیں۔ ملک میں قدرتی وسائل کی فراوانی ہے، صنعتی اعتبار سے بہت زیادہ ترقی یافتہ ہے اور آمدورفت کی سہولتیں حاصل ہیں۔ نیویارک اس سرزمین کا صدر دروازہ ہے۔مال کی درآمد و برآمد زیادہ تر اسی بندرگاہ کے ذریعے ہوتی ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے جو چیزیں دنیا کے دوسرے حصوں میں بھیجی جاتی ہیں ان میں قیمت کے اعتبار سے مشینیں پہلے درجے پر ہیں۔ مشینوں کے علاوہ اس ملک سے پٹرول، کپاس، لوہے وفولاد کی بنی ہوئی اشیا، گاڑیاں، گیہوں، ذرائع نقل وحمل کا سامان، پارچہ جات، سائنسی آلات، کیمیائی مرکبات، دھاتیں اور زرعی آلات وغیرہ بکثرت برآمد کیے جاتے ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں باہر سے جو چیزیں درآمد ہوتی ہیں۔ ان میں قہوہ، چائے، کافی، پٹرول، چینی، ربڑ، کاغذ، اشیائے صارفین، اون، صنعتی خام اشیا وغیرہ نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے جن علاقوں کو مختلف چیزیں بھیجی جاتی ہیں ان میں کینیڈا، مغربی یورپی ممالک اور جاپان پیش پیش نظر آتے ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ جن ملکوں سے اپنی ضروریات کی چیزیں منگواتا ہے ان میں دنیا کے مختلف ممالک شامل ہیں لیکن درآمدی تجارت بھی زیادہ تر کینیڈا، مغربی یورپی ممالک اور جاپان کے ساتھ ہوتی ہے۔

سوالات

1- ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی آبادکاری کا حال مفصّل بیان کیجیے۔

2- ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں آبادی کی تقسیم مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت قلم بند کیجیے:

i- گنجان آباد علاقے

ii- کم آباد علاقے

3- ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی زراعت پیشہ آبادی بہت ہی کم ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس ملک کی اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے بعد بہت ساری زرعی پیداوار بچ رہتی ہے جو دوسرے ممالک کو برآمد کی جاتی ہے۔

4- ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے قدرتی وسائل کا مکمل جائزہ پیش کیجیے۔

5- ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی صنعتی ترقی کے کیا اسباب ہیں؟ اس کی صنعتوں کا مختصر سا حال بیان کیجیے۔

6- ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے صنعتی خطوں کی نشان دہی کیجیے اور ہر خطے کی خصوصیات پر روشنی ڈالیے۔

7- خالی جگہ پُر کریں:

i- ریاست ہائے متحدہ امریکہ رقبے میں جزائر برطانیہ سے .... بڑا ہے۔

ii- اس کے مشرق اور مغرب میں دو بڑے .... ہیں۔

iii- اس ملک کی سرکاری زبان .... ہے۔

iv- ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے جو چیزیں برآمد کی جاتی ہیں ان میں قیمت کے اعتبار سے .... پہلے درجے پر ہیں۔

8- ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی برآمدات و درآمدات پر ایک جامع مضمون لکھیے۔

باب 11

براعظم جنوبی امریکہ
(South America)

محل وقوع اور وسعت (Location and Range)

جنوبی امریکہ دنیا کے براعظموں میں چوتھا وسیع ترین براعظم ہے۔ اس کا رقبہ قریباً 18 ملین مربع کلومیٹر ہے۔ اس کی شکل ایک بے ڈھنگی تکون جیسی ہے جس کا قاعدہ شمال کی طرف ہے اور جنوب کی طرف یہ گائے کی دُم کی طرح ہوتا چلا گیا ہے۔ یہ براعظم 13^{o} شمالی عرض بلد سے 56^{o} جنوبی عرض بلد تک پھیلا ہوا ہے۔ شمالاً جنوباً اس کی لمبائی بحیرہ کریبین سے جنوب میں کیپ ہارن تک 7600 کلومیٹر ہے۔ آبنائے پانامہ اس کو وسطی امریکہ اور شمالی امریکہ کے ساتھ ملاتی ہے۔ خطِ استوا براعظم کے سب سے بڑے دریا ایمیزون کے دہانے سے گزرتا ہے اور خطِ جدّی اس کے قریباً وسط میں سے گزرتا ہے۔ نقشے سے واضح ہے کہ جنوبی امریکہ کا دو تہائی حصہ منطقہ حارہ میں واقع ہے۔ مشرق سے مغرب کی طرف براعظم کی سب سے زیادہ چوڑائی 5150 کلومیٹر ہے۔

طبعی خدوخال (Physical Features)

جنوبی امریکہ کو عام طور پر تین بڑے قدرتی خطوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1- اینڈیز سلسلہ کے مغربی ملفوفہ پہاڑ
2- مشرقی پہاڑ اور گی آنا، برازیل اور پیٹے گونیا کی سطوح مرتفع
3- وسطی نشیبی میدان

1- اینڈیز سلسلہ کے مغربی ملفوفہ پہاڑ (Western Folded Mountains of Andies Ranges)

یہ دنیا میں سب سے زیادہ لمبا پہاڑی سلسلہ ہے جو شمال میں بحیرہ کریبین سے لے کر جنوب میں خلیج ہارن تک بحرالکاہل کے ساحل کے ساتھ ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ یہ پہاڑ اتنے اونچے ہیں کہ پہاڑی درے تین ہزار میٹر سے زیادہ بلندی پر واقع ہیں۔ کوہ اینڈیز کی کم از کم پچاس چوٹیاں 6000 میٹر سے زیادہ بلند ہیں۔ یہ نوعمر ملفوفہ پہاڑ قریباً 20 ملین سال قبل سمندر کی تہ سے ابھر کر وجود میں آئے۔

i- شمالی انڈیز (Northern Andies)

شمال میں کوہ اینڈیز تین شاخوں میں تقسیم ہوجاتا ہے جن کے درمیان دریاؤں کے طاس اور وادیاں ہیں۔ وسطی اور مشرقی پہاڑی شاخوں کے درمیان میراکابو (Maracaibo) کا نشیبی میدان ہے جو میراکابو جھیل کے اردگرد واقع ہے۔ یہ جھیل معدنی تیل سے مالا مال ہے۔ بحیرہ کریبین کے قریب اینڈیز کی بلندی کم ہوکر قریباً 600 میٹر رہ جاتی ہے۔

ایکویڈور میں جو کہ 5^o جنوب اور 10^o جنوبی خطوط عرض بلد کے درمیان واقع ہے۔ کوہ اینڈیز پہاڑوں کا ایک جمگھٹا سا بن گیا ہے جہاں کئی پہاڑوں کی شاخیں آ کر آپس میں ملتی ہیں اور گرہ (Knots) سی بنا دیتی ہیں۔ پیرو اور ایکویڈور کی سطح پر باقیات (Residual) سے پتا چلتا ہے کہ اس علاقے میں آتش فشانی کا ایک بڑا دور گزرا ہے۔ اب بھی یہاں زلزلے آتے رہتے ہیں۔ کوٹوپیکسی (Cotopaxy) اور شمبوریزو (Chimborazo) ایکویڈور کے مشہور آتش فشاں پہاڑ ہیں۔

ii- وسطی اینڈیز (Central Andes)

یہ کوہ اینڈیز کا سب سے زیادہ وسیع حصہ ہے۔ پیرو میں یہ مشرقی اور مغربی دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ان کے درمیان آلٹی پلینو (Altiplano) کا بلند علاقہ (سطح مرتفع)، سطح سمندر سے 3600 میٹر بلند ہے۔ کوہ اینڈیز کی زیادہ سے زیادہ چوڑائی اس جگہ ہے جہاں یہ پہاڑ پیرو اور بولیویا کی سطوح مرتفع گھیرے ہوئے ہیں۔ سطح مرتفع پر بہنے والے دریا جھیل ٹیٹیکا کا (Lake Titacaca) میں گرتے ہیں۔ جھیل ٹیٹیکا کا جو پیرو اور بولیویا کی سرحد پر واقع ہے۔ سطح سمندر سے 3750 میٹر کی بلندی پر واقع ہے اور دنیا کی بلند ترین آبی گزرگاہ (کشتی رانی کے لیے) ہے۔

iii- جنوبی اینڈیز (Southern Andes)

شمالی چلی میں اینڈیز کی دو بڑی شاخیں آپس میں مل جاتی ہیں اور 30^o عرض بلد جنوبی سے اینڈیز ایک ہی سلسلہ کی صورت میں براعظم کے انتہائی جنوبی حصہ میں چلا گیا ہے۔ چلی کی پوری لمبائی میں اینڈیز کے مشرق کی طرف ناہموار پہاڑیاں اور مغرب کی طرف ساحلی پہاڑوں کے سلسلے ہیں۔ بڑے پہاڑی سلسلے اور ساحلی پہاڑوں کے درمیان چلی کی وسطی وادی ہے۔ عرض بلد 40^o کے جنوب کی طرف زیرِ آب شکستہ وادیاں فیئرڈز (Fiords) نالہ بن گئی ہیں۔

2- مشرقی پہاڑ اور گی آنا، برازیل اور پیٹے گونیا کی سطوحِ مرتفع
(Eastern Mountains & Giana)

براعظم جنوبی امریکہ میں تین بلند علاقے قابلِ ذکر ہیں:

i- سطح مرتفع گی آنا　　ii- سطح مرتفع برازیل　　iii- سطح مرتفع پیٹے گونیا

i- سطح مرتفع گی آنا (Giana Plateaus)

یہ سطح مرتفع دریائے اورینوکو اور دریائے ایمیزن کے طاسوں کے درمیان واقع ہے۔ یہ پرانی اور سخت چٹانوں سے بنی ہوئی نہایت غیر ہموار سطح مرتفع ہے۔ یہاں بہت سے غیر مسلسل مخروطی پہاڑ اور فراخ وادیاں عام سطح سے نمایاں طور پر بلند دکھائی دیتی ہیں۔ بہت سے دریاؤں نے تنگ اور گہری وادیاں کاٹ کر سطح مرتفع کو چھوٹے چھوٹے بلند علاقوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ان پہاڑوں کی مشرقی ڈھلانیں اس قدر تیز ڈھلانیں ہیں کہ ساحلوں کی طرف سے اندرونی حصوں میں رسائی بہت مشکل ہے۔ آج کل بھی اندرونی حصوں میں نقل و حمل دریاؤں کے ذریعے ہوتی ہے گو ان آبی راستوں میں آبشاریں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔ آبشاروں میں اینجل آبشار (Angel Falls) جو وینزویلا میں ہے دنیا کی بلند ترین آبشار ہے۔ اس کی بلندی قریباً 1000 میٹر ہے۔

ii- سطح مرتفع برازیل (Brazil Plateau)

یہ سطح مرتفع (برازیل ہائی لینڈ) تکونی شکل کی ایک بلند سطح مرتفع ہے جس کی سطح نہایت ناہموار ہے۔ سطح مرتفع گی آنا کے مقابلے میں یہ کئی گنا زیادہ وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی ہے۔ یہ پرانی چٹانوں کا ایک ٹھوس قطعہ زمین ہے جو براعظم کا مرکزہ (Nucleus) ہے اور بہت قدیم وقتوں سے قائم (Stable) ہے اس لیے اسے براعظمی ڈھال (Continental Shield) کہا جاتا ہے۔ برازیل کے پہاڑ مشرقی حصے میں زیادہ سے زیادہ بلند ہیں اور سمندر کی طرف ڈھلوان ہیں۔ جنوب مشرقی حصے میں ہائی لینڈ کا بلند اور سیدھا کھڑا کنارہ پہاڑ کی شکل اختیار کر لیتا ہے جسے سریا ڈومار (Serra-do-mar) کہتے ہیں۔ برازیل کا پہاڑی سلسلہ شمال کی طرف ٹیڑھا ہو گیا ہے۔ کئی دریا اور ندی نالے شمال کی طرف بہتے ہوئے دریائے ایمیزن میں گرتے ہیں۔

سطح مرتفع برازیل کے وسیع جنوب مشرقی حصے پر بیشتر چٹانیں لاوے کی تہوں کے منجمد ہونے سے وجود میں آئی ہیں۔ یہ موسمی اثرات سے زرخیز مٹی میں تبدیل ہو گئی ہیں۔ اس زرخیز مٹی کو مقامی طور پر ٹیرا روزا (Terra-rosa) یا سرخ مٹی کہتے ہیں۔ یہ مٹی کافی (Coffee) کی کاشت کے لیے بہت موزوں ہوتی ہے۔ چنانچہ برازیل کا جنوب مشرقی حصہ کافی کی کاشت کے لیے عالمی شہرت رکھتا ہے۔

گی آنا کے پہاڑوں کی طرح برازیل کے پہاڑ بھی شکست و ریخت کے عمل کی وجہ سے بلاکوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔

iii- سطح مرتفع پیٹے گونیا (Paitogonia Plateau)

یہ سطح مرتفع براعظم کے انتہائی جنوب میں 1600 کلومیٹر لمبوتری شکل میں پھیلی ہوئی ہے اور قریباً 400 کلومیٹر چوڑی ہے۔ اس کے بلند ترین حصے مغرب کی طرف کوہ اینڈیز کے دامن میں ہیں اور مشرقی پہلو، مغربی پہلو کی نسبت کم ڈھلوان ہے۔ سطح مرتفع کا بیشتر حصہ خشک ہے اس لیے قدرتی پیداوار چھوٹے چھوٹے پودے اور جھاڑیاں ہیں۔ ندیاں نالے کوہ اینڈیز سے نکل کر سطح مرتفع پر بہتے ہیں۔ اس وجہ سے سطح کھائیوں اور تنگ گہری وادیوں میں کٹ گئی ہے۔ بڑے بڑے قصبے اور بستیاں ان گہری وادیوں میں آباد ہیں اور تند ہواؤں سے محفوظ ہیں۔

3- وسطی نشیبی میدان (Central Flood Plains Basin)

جنوبی امریکہ میں تین نشیبی علاقے قابلِ ذکر ہیں:

- i- اوری نوکو کا میدان (The Orinoco Basin)
- ii- ایمیزن کا میدان (The Amazon Basin)
- iii- پارانا پیرا گوئی کا میدان (The Parana Paraguay Basin)

i- اوری نوکو کا میدان (The Orinoco Basin)

یہ براعظم کے شمال میں 349,650 مربع کلومیٹر کے رقبے میں پھیلا ہوا ہے جس کو دریائے اوری نوکو اور اس کے معاون دریا سیراب کرتے ہیں۔ اس میدان کا بیشتر حصہ دریائے اوری نوکو اور کوہ اینڈیز کے درمیان واقع ہے۔ اگرچہ دریائے اوری نوکو کی لمبائی

گیانا کے کوہستان
خط استوا
امیزن
کا
میدان
برازیل کے کوہستان
خط جدی
بحرالکاہل
بحراوقیانوس
جنوبی امریکہ
طبعی خدوخال
کلومیٹر 1200 800 400 0
ملفوفہ پہاڑ
کوہستان
سطح مرتفع
پست میدان
وسطی میدان کا بڑا مقسم آب
بہت سے معاون دریا شامل نہیں کیے گئے

قریباً 2250 کلومیٹر ہے لیکن صرف 800 کلومیٹر جہاز رانی کے قابل ہے۔ سمندر کے نزدیک یہ بہت سی شاخوں میں بٹ جاتا ہے اور بارشوں کے موسم میں اس کا ڈیلٹا دلدلی جال (Maze) سا بن جاتا ہے۔

ii- ایمیزون کا میدان (The Amazon Basin)

دریائے ایمیزن اور اس کے معاون دریا مل کر دنیا کا سب سے بڑا دریائی نظام بناتے ہیں۔ برازیل کے پہاڑوں سے نکلنے والے معاون دریا بڑے دریا ایمیزن سے آ کر ملتے ہیں۔ ایمیزن کا تمام طاس 6993,000 مربع کلومیٹر کے وسیع رقبے میں پھیلا ہوا ہے جو آسٹریلیا کی وسعت کے برابر ہے۔ دریائے ایمیزن کی لمبائی قریباً 6280 کلومیٹر ہے۔ اس کا دہانہ ایک سمندر کی شاخ (Estuary) ہے، ڈیلٹا نہیں ہے کیونکہ اس کے دہانے پر مدوجزر کی لہریں حائل ہو جاتی ہیں۔ ایمیزن کے طاس کا بیشتر حصہ حاری بارانی جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ یہ جنگلات دنیا میں سب سے زیادہ وسیع جنگلات ہیں۔ گھنے جنگلات کی آب و ہوا ناخوشگوار ہے اس لیے یہاں آبادی بہت کم ہے۔ یہاں کالی نسل کے پسماندہ لوگ، جو جسمانی اور ذہنی لحاظ سے کمزور ہیں، آباد ہیں۔ گھنے جنگلات میں حیوانی زندگی عام طور پر درختوں کی چوٹیوں تک محدود ہے۔ زمین پر رینگنے والے جانور مثلاً سانپ وغیرہ اور کھلے جنگلات میں ہاتھی، بارہ سنگا وغیرہ جیسے جانور رہتے ہیں۔

اقتصادی اعتبار سے ایمیزن کے طاس کو یہ اہمیت حاصل ہے کہ اس علاقے سے ہاتھی دانت اور ربڑ حاصل ہوتا ہے۔ ان جنگلات کے نچلے علاقوں سے کچھ حصے صاف کیے گئے ہیں جہاں چاول، قہوہ، کالی مکئی، پام اور کیلوں کی پیداوار ہوتی ہے۔

دریائے ایمیزن بڑے جہازوں کے لیے بحر اوقیانوس سے 1600 کلومیٹر اور چھوٹے جہازوں اور کشتیوں کے لیے پیرو سے ایکوے ٹوس (Iquetos) تک 3700 کلومیٹر تک جہاز رانی کے قابل ہے۔

iii- پارانا پیراگوئی کا میدان (The Parana Paraguay Basin)

دریائے پیراگوئی برازیل کے پہاڑوں کے مغرب میں ماٹو گراسو سطح مرتفع (Mato Grasso Plateau) سے نکلتا ہے اور دریائے پارانا برازیل کے پہاڑوں کے وسطی حصے پیراگوئی کے مشرق کی جانب، پیراگوئے سٹیٹ کے جنوب میں دریائے پیراگوئی سے مل جاتا ہے۔ ان میں کافی فاصلے تک جہاز رانی ہو سکتی ہے۔ یہ دریا یوروگوئے اور ارجن ٹائنا کے گھاس کے میدان پمپاس سے گزرتے ہیں۔ ایک اور دریا یوروگوئے جو برازیل کے پہاڑوں سے آتا ہے بوئنس آئرس شہر کے شمال میں دریائے پارانا سے مل جاتا ہے۔ دونوں دریا مجموعی حالت میں سمندر میں چھوٹی سی خلیج میں گرتے ہیں جسے ریوڈی لاپلاٹا (Rio Dela Plata) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ تینوں دریا مل کر ایک وسیع علاقہ سیراب کرتے ہیں۔

آب و ہوا (Climate)

براعظم جنوبی امریکہ 13° عرض بلد شمالی سے 56° عرض بلد جنوبی تک قریباً 70° خطوط عرض بلد کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ اس لیے اس براعظم میں استوائی خطے سے لے کر سرد منطقہ معتدلہ کے خطے تک کی ہر قسم کی آب و ہوا پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اینڈیز جیسے کوہ بلند کی سب سے زیادہ بلند چوٹیوں پر ٹنڈرا کے خطے جیسی آب و ہوا بھی موجود ہے۔ جنوبی امریکہ کا نقشہ دیکھنے سے واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ براعظم شمال کی طرف چوڑا ہے اور جنوب کی طرف گائے کی دُم کی طرح ہوتا چلا گیا ہے۔ یہ حالت شمالی امریکہ، یورپ اور ایشیا کے

براعظموں سے غیر مشابہ ہے جن میں بہت بڑے خشکی کے قطعے منطقہ معتدلہ میں واقع ہیں لیکن جنوبی امریکہ میں حالات مختلف ہیں۔اس کا بہت کم حصہ منطقہ معتدلہ میں ہے۔ چنانچہ جنوبی امریکہ کے کسی حصے میں بھی انتہائی درجہ کی آب و ہوا نہیں پائی جاتی۔

جنوبی امریکہ کے بیشتر حصے پر بحری روئیں اثر انداز ہوتی ہیں۔ پیرو کی سرد رو جو 30° عرض بلد جنوبی سے 40° عرض بلد شمالی تک مغربی ساحل سے ملی ہوئی ہے۔ وہ ساحلی علاقے کا درجہ حرارت کم کر دیتی ہے لیکن مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ چلنے والی گرم روئیں جنوبی استوائی رو اور برازیل کی رو درجہ حرارت بڑھا دیتی ہیں۔ چنانچہ ان رووں کی وجہ سے ایک ہی خطِ عرض بلد پر مشرقی ساحل بہ نسبت مغربی ساحل کے زیادہ گرم ہوتا ہے۔ حاری اور ذیلی حاری علاقوں میں بحر اوقیانوس کی طرف سے گرم ہوا براعظم کے اندرونی حصے تک پہنچ جاتی ہے۔ جبکہ جنوبی حصے میں مغربی ہوائیں کوہ اینڈیز سے رک جاتی ہیں اور ان کے مشرق کی طرف بارشی سائے کا علاقہ (Rain Shadow Area) پیدا ہو گیا ہے۔ اس لیے سطح مرتفع پیٹے گونیا کی آب و ہوا خشک ہے۔

درجہ حرارت (Temperature)

جولائی کے مہینے میں جبکہ سورج خطِ استوا کے شمال میں خط سرطان پر قریباً عموداً چمکتا ہے تو براعظم کے اندرونی حصے ایمیزن کے طاس میں خط استوا کے تھوڑا جنوب کی طرف درجہ حرارت 26.7°C سے اوپر ہوتا ہے۔ منطقہ حارہ کے باقی علاقوں میں خطِ جدی کے شمال کی طرف درجہ حرارت 17.8°C اور 26.7°C کے درمیان ہوتا ہے۔ جنوب کی طرف درجہ حرارت بتدریج کم ہوتا جاتا ہے۔ براعظم کا جنوبی حصہ چونکہ تنگ ہے اور اس کا کوئی حصہ سمندر سے زیادہ دور نہیں اس لیے درجہ حرارت میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے اور دور جنوب تک درجہ حرارت 0°C یعنی درجہ انجماد سے اوپر رہتا ہے۔

جنوبی نصف کرہ میں جنوری موسم گرما کا مہینہ ہے۔ سورج خطِ جدی پر قریباً عموداً چمکتا ہے۔ ایمیزن کے طاس کے علاوہ جو خطِ استوا کے قریب ہے ایک وسیع علاقے کا درجہ حرارت جو منطقہ حارہ میں ہے 26.7°C سے زیادہ ہوتا ہے۔ براعظم کے جنوبی حصے میں جنوری کا درجہ حرارت 8.9°C اور 22.2°C کے درمیان رہتا ہے۔

بارش (Rain)

سوائے استوائی خطے کے جنوبی امریکہ کی آب و ہوا پر دو بڑے عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ تجارتی ہوائیں اور مغربی ہوائیں۔ 30° عرض بلد جنوب سے شمال کی طرف تجارتی ہوائیں سمندر کی طرف سے آتی ہیں اور مشرقی ساحل پر بارش برساتی ہیں۔ کوہ اینڈیز ان ہواؤں کو مغربی ساحل پر پہنچنے سے روک لیتا ہے۔ اس لیے مغربی ساحل خشک رہ جاتا ہے۔ 40° جنوبی عرض بلد کے جنوب کی طرف شمال مغربی ہوائیں اثر انداز ہوتی ہیں جو مغربی ساحل پر کافی بارش برساتی ہیں۔ ان خطوط عرض بلد میں چونکہ کوہ اینڈیز اتنا بلند نہیں ہے اس لیے یہ ہوائیں ان پہاڑوں کو عبور کر کے کچھ بارش اینڈیز کی مشرقی ڈھلانوں پر برساتی ہیں۔ ہوائیں مشرقی ڈھلانوں سے نیچے آتی ہوئیں گرم اور خشک ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ پیٹے گونیا کا بہت سا حصہ بارشی سائے کا Rain Shadow علاقہ بن جاتا ہے۔

موسم سرما میں جب سورج خطِ استوا کے شمال میں عموداً چمکتا ہے تو مغربی ہواؤں کا حلقہ زیادہ شمال کی طرف منتقل ہو جاتا ہے تو مغربی ہوائیں اٹاکاما ساحل پر 30° عرض بلد جنوب اور 40° عرض بلد جنوب کے درمیان بارش برساتی ہیں۔ موسم گرما میں جب ہواؤں کے حلقے

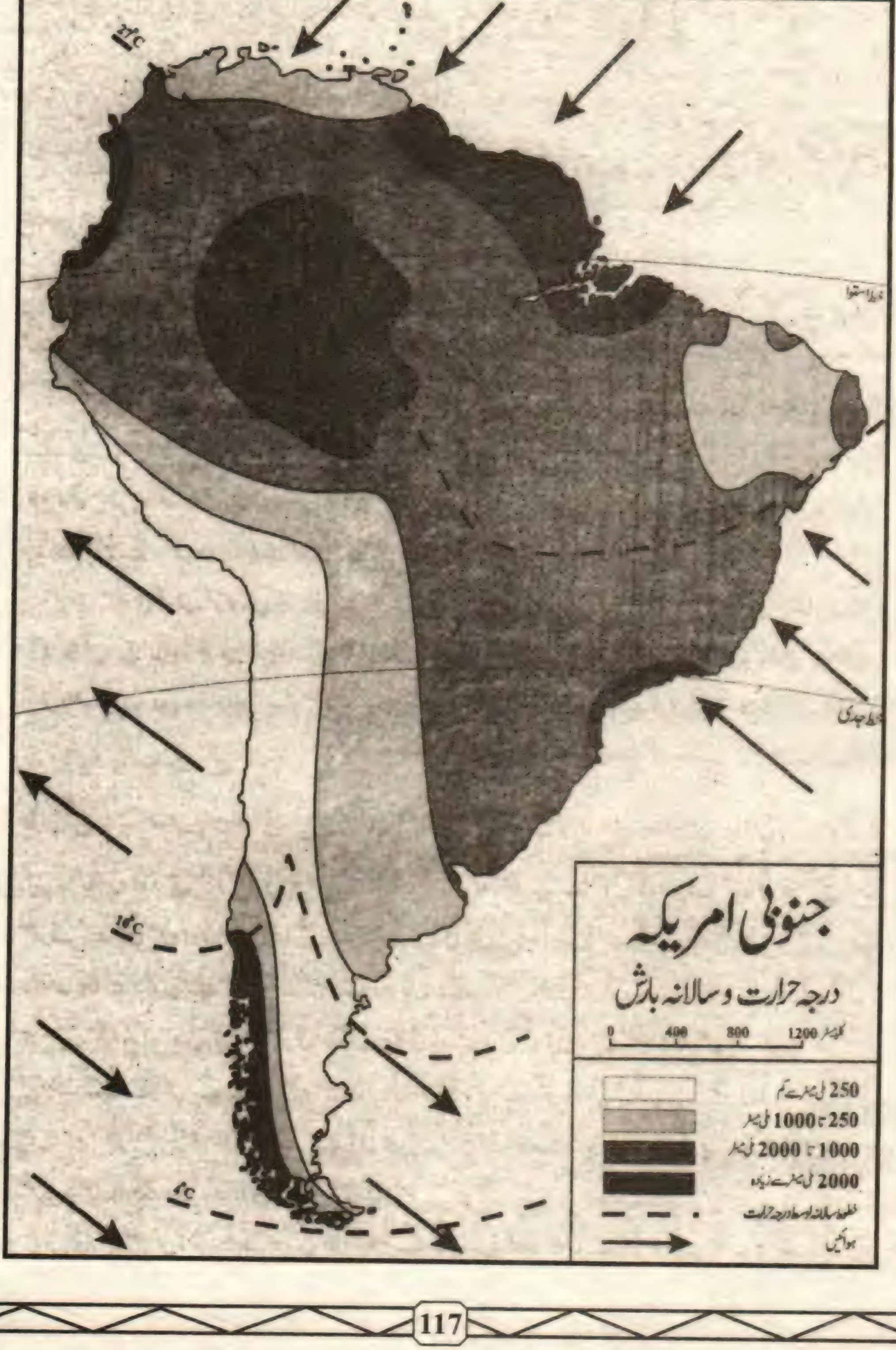
جنوبی امریکہ
درجہ حرارت و سالانہ بارش
0 400 800 1200 کلومیٹر
250 ملی میٹر سے کم
250 تا 1000 ملی میٹر
1000 تا 2000 ملی میٹر
2000 ملی میٹر سے زیادہ
خطوط سالانہ اوسط درجہ حرارت
ہوائیں
خط استوا
خط جدی

جنوب کی طرف منتقل ہوجاتے ہیں تو یہ خطوط بلد کے علاقے جنوب مشرقی ہواؤں کے زیر اثر آجاتے ہیں اور بارش سے محروم رہتے ہیں۔ ایسی آب وہوا جو گرمیوں میں گرم خشک اور سردیوں میں کم گرم اور مرطوب ہو رومی آب وہوا کہلاتی ہے۔

بارش کی تقسیم (Distribution of Rain)

بارش کی تقسیم کے لحاظ سے جنوبی امریکہ مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

i- بھاری (کثرت) بارش والے علاقے
ii- اوسط درجہ حرارت بارش والے علاقے
iii- زیادہ بارش والے علاقے
iv- کم بارش والے خشک علاقے

i- بارش کی تقسیم کے نقشے سے واضح ہے کہ ایسے علاقے جہاں بہت زیادہ بارش ہوتی ہے اور سارا سال ہوتی رہتی ہے ان میں ایمیزون کا طاس، استوائی علاقے، مشرقی ساحل اور جنوبی چلی شامل ہیں۔

ii- براعظم جنوبی امریکہ کے شمالی نصف حصے میں اوسط درجہ کی بارش ہوتی ہے۔ بارش کی سالانہ اوسط مقدار 1000-2000 ملی میٹر ہے۔ یہاں بارش زیادہ تر گرمی کے موسم میں عمل تبخیر یا گرم ٹراپیکل ہوا کی وجہ سے ہوتی ہے۔

iii- جن علاقوں میں موسم گرما میں زیادہ بارش ہوتی ہے ان میں دریائے اوری نوکو کا طاس، پارانا اور پیراگوئی کے طاس شامل ہیں۔ یہاں بارش غیر یقینی ہے اور کثرت اوقات موسم میں خشک سالی (Draught) پیدا ہوجاتا ہے۔

موسم سرما میں بارش اور موسم گرما کا خشک پن بحیرہ روم جیسی آب وہوا کہلاتی ہے۔ ایسی بارش چلی کے مغربی ساحل پر 30° جنوبی عرض بلد اور 40° جنوبی عرض بلد کے درمیان ہوتی ہے۔

iv- جنوبی امریکہ میں کم بارش والے علاقے موسم گرما میں زیادہ بارش والے علاقوں کے جنوب کی طرف ہیں جہاں سالانہ بارش 500 ملی میٹر سے 1000 ملی میٹر ہوتی ہے۔ براعظم کے سب سے زیادہ خشک حصے کوہ اینڈیز کے مغرب میں 30° جنوبی عرض بلد جنوبی سے شمال کی طرف اور مشرق میں اسی عرض بلد کے جنوب کی طرف واقع ہیں۔

مجموعی طور پر جنوبی امریکہ کی آب وہوا انتہائی درجہ کی نہیں یعنی نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ سرد ہے۔ البتہ جب کبھی سرد لہر جنوبی قطب کی طرف سے شمال کی جانب پہنچتی ہے تو درجہ حرارت کافی گر جاتا ہے۔ بعض اوقات ایمیزن کے طاس میں سرد لہر کا اثر محسوس کیا جاتا ہے۔

خشک پٹی (Arid belt) ارجن ٹائنا کے مغرب کی طرف پھیل گئی ہے جہاں بارش بہت کم اور غیر یقینی ہوتی ہے اور زیادہ جنوب کی طرف پیٹے گونیا کا نیم صحرائی علاقہ ارجن ٹائنا کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔

آبادی (Population)

2015-16ء کے اعداد وشمار کے مطابق براعظم جنوبی امریکہ کی کُل آبادی تقریباً 422.5 ملین ہے اور آبادی کی گنجانی 24 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔ بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ شمالی اور جنوبی امریکہ میں گزشتہ قریباً دس ہزار سالوں سے انسان آباد ہیں۔ پرتگالی سیاح کولمبس نے 1492ء میں جزائر غرب الہند، وسطی امریکہ کا ساحل اور جنوبی کا ٹرینی ڈاڈ (Trinidad) کے آس پاس کا ساحلی علاقہ دریافت کیا۔ اس کے بعد ابھی پچاس سال کا عرصہ نہیں گزرا تھا کہ سپین کے لوگوں نے جنوبی امریکہ اور وسطی امریکہ فتح کر لیا۔ دوسری طرف پرتگالیوں

بیرن کیا
مارا کا ہو
کاراکاس
جارج ٹاؤن
پارامیریبو
کیئین
میڈیلن
بوگوٹا
کالی
کیٹو
مناؤس
اکی ٹاس
بیلم
فورٹلزا
ریسائف
پورٹو ویلو
لیما
سلویڈار
براسیلیا
کیوبا
آریکیپا
لاپاز
سانٹا کروز
بیلو ہوریزونٹے
ساؤپالو
ریوڈی جنیرو
اینٹوفیگسٹا
آسون سیون
ٹوکومان
کیوری ٹیبا
کورڈوبا
پورٹو ایلگری
والپریزو
سان ٹیاگو
بیونس آئرس
مانٹی ویڈیو
کونسپسیون
باہیا بلینکا
پنٹا آریناس
جنوبی امریکہ
آبادی
کلومیٹر 0 400 800 1200
50000 سے کم افراد
50000 - 250000 افراد
250000 - 1000000 افراد
1000000 - 5000000 افراد
5000000 سے زیادہ افراد

پر قبضہ کرلیا۔ سترھویں صدی میں انگریزوں، فرانسیسیوں اور ولندیزیوں نے براعظم کے شمال مشرق میں گی آنا (Giana) میں نوآبادیاں قائم کرلیں۔ اسی دوران انھوں نے جنوبی امریکہ کے اصلی باشندوں کے ساتھ باہمی ازدواج (Inter-marriage) کا سلسلہ قائم کرلیا۔ اس طرح جنوبی امریکہ کے انڈین اور یورپین کے ملاپ سے ایک نئی نسل وجود میں آئی جسے میسٹیزوز (Mestizos) کہا جاتا ہے۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد یہ براعظم کی آبادی کا ایک بڑا حصہ بن گئے۔ اب پیرو، بولیویا، وینزویلا، کولمبیا اور پیراگوئے کے بیشتر باشندے یا تو میسٹیزوز ہیں یا جنوبی امریکہ کے انڈین۔ ارجن ٹائنا اور اس کے پڑوسی ملک یوروگوئے میں زیادہ تر یورپین نسل کے لوگ آباد ہیں۔

آج کل جنوبی امریکہ میں بہت سے اطالوی، جرمن، ہسپانوی، جاپانی، پرتگالی اور دیگر ممالک کے لوگ بس رہے ہیں جو یہاں ہجرت کرکے آگئے ہیں۔

جنوبی امریکہ ایک وسیع براعظم ہے جو مجموعی طور پر کم گنجان آباد ہے۔ اس کا رقبہ سطح زمین کے رقبے کا آٹھواں حصہ ہے لیکن اس کی آبادی دنیا کی کل آبادی کا اٹھارواں (1/18) حصہ ہے۔

اوسطاً زیادہ آبادی والے علاقے (ماسوائے بڑے شہروں کے) مندرجہ ذیل ہیں:

i- برازیل کا جنوب مشرقی حصہ
ii- دریائے پلاٹا کے دہانے کا ماورائے ساحلی علاقہ (Hinterland)
iii- وسطی چلی
iv- پیرو اور بولیویا کے شمال میں پیرو اور اینڈیز کی سطح مرتفع اور بلند میدان

براعظم کی وسعت کے لحاظ سے گنجان آباد علاقے مقابلتاً کم ہیں۔ بہت کم آبادی والے علاقے جنوبی امریکہ کے وسیع رقبے میں پھیلے ہوئے ہیں مثلاً ایمیزون کے طاس کا بیشتر علاقہ، گیانا کوہستان کا بیشتر حصہ، پیراگوئے اور ارجن ٹائنا میں گران چاکو کا علاقہ، کوہستان برازیل کا مغربی حصہ، سطح مرتفع پیٹے گونیا، شمالی چلی میں اِیٹا کاما صحرا اور جنوبی چلی کا زیر جنگلات علاقہ۔

جنوبی امریکہ کے بیشتر ممالک میں لوگ زیادہ تر دیہات میں آباد ہیں لیکن ارجن ٹائنا اور چلی میں لوگ زیادہ تر شہروں میں رہتے ہیں۔ موجودہ دور میں دیہات سے شہروں میں منتقلی کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔ برازیل کی آبادی 2016ء کے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 20,9567,920 ہے جو کہ جنوبی امریکہ کے دیگر ممالک کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے جہاں کل آبادی کا دوتہائی حصہ یورپی نسل کے لوگوں کا ہے۔ یوروگوئے میں بھی زیادہ تر آبادی یورپین نسل کے لوگوں کی ہے۔ حبشی اور مخلوط نسل کے لوگ زیادہ تر برازیل کے شمال مشرقی ساحلی علاقے میں بستے ہیں۔ اس براعظم کی آبادی کے بارے میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ کوہ اینڈیز کے علاقے میں لوگ زیادہ تر کوہستانی بلندیوں پر آباد ہیں لیکن اوری نوکو کے طاس اور گیانا ہائی لینڈ (Highland) میں آبادی کم ہے۔

کوہ اینڈیز کے جنوبی ملک چلی کا ریگستانی خشک علاقہ ہے جہاں آبادی بہت کم ہے۔ اس ملک کی دوتہائی آبادی اس کے وسطی حصے (وسطی چلی) میں ہے جہاں رومی قسم کی خوشگوار آب و ہوا ہے اور زمین زرخیز ہے۔ اس لیے یہاں کاشتکاری وسیع پیمانے پر ہوتی ہے اور مویشی پالے جاتے ہیں۔

ارجن ٹائنا جنوبی امریکہ کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ لوگ زیادہ تر پمپاس میدان کے شہروں میں رہتے ہیں۔ پیراگوئے اتنا ترقی یافتہ ملک نہیں ہے کیونکہ براعظم کے اندرونی حصے میں واقع ہے اور بیرونی ممالک سے ذرائع آمدورفت کم ہیں، ملک کا زیادہ حصہ پہاڑی ہے، آبادی زیادہ تر امریکن انڈین لوگوں کی ہے اور آبادی کی گنجانیت اوسط درجے کی ہے۔

سوالات

1- جنوبی امریکہ کے خاکے میں طبعی خدوخال اور دریا دکھائیں اور متصلہ سمندروں کے نام لکھیے۔

2- براعظم جنوبی امریکہ کے میدانوں کی نشاندہی کیجیے اور واضح کیجیے کہ ان کے ساتھ کون کون سی معاشی سرگرمیاں وابستہ ہیں؟

3- کوہ اینڈیز کا پہاڑی سلسلہ ملک کی طبعی حالت پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے؟ ان پہاڑوں کی اقتصادی اہمیت بھی بیان کیجیے۔

4- مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیے:

i- سطح مرتفع پیٹے گونیا

ii- سطح مرتفع گی آنا

iii- لاطینی امریکہ کا محل وقوع اور وسعت

5- براعظم جنوبی امریکہ کی آب وہوا پر درجہ حرارت، بحری روئیں اور سیاری ہوائیں کیا اثر ڈالتی ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

6- براعظم میں بارش کی تقسیم تفصیل سے بیان کیجیے۔

7- لاطینی امریکہ کی آبادکاری اور آبادی کی تقسیم پر ایک جامع نوٹ لکھیے۔

8- خالی جگہ پُر کیجیے:

i- جنوبی امریکہ کے انڈین اور یورپین کے ملاپ سے ایک نئی نسل وجود میں آئی ہے جسے.................. کہا جاتا ہے۔

ii- براعظم کا دوتہائی حصہ.................. میں واقع ہے۔

iii- براعظم کی وسعت کے لحاظ سے گنجان آباد علاقے مقابلتاً.................. ہیں۔

iv- .... اور.................. ایکوے ڈور کے مشہور آتش فشاں پہاڑ ہیں۔

باب 12

برازیل
Brazil

رقبے کے لحاظ سے برازیل دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے۔ جنوبی امریکہ کے تقریباً نصف حصے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کی سرحدیں دس ممالک کے ساتھ ملتی ہیں۔ برازیل کا تقریباً 93 فیصد حصہ خطِ استوا اور خطِ جدی کے درمیان واقع ہے۔ اس میں ایمیزن کا طاس دنیا میں سب سے بڑا بارانی جنگل کا علاقہ ہے۔ برازیل کا کل رقبہ 8,511,970 مربع کلومیٹر ہے۔

آبادی (Population)

2016ء کے اعداد و شمار کے مطابق برازیل کی کل آبادی تقریباً 209,567,920 ہے۔ ملک کا تقریباً دو تہائی حصہ بہت کم آباد ہے۔ ملک کا گنجان آباد علاقہ جنوب مشرقی برازیل ہے۔ آبادی کا بیشتر حصہ بحر اوقیانوسی ساحل کی 300 کلومیٹر تا 500 کلومیٹر چوڑی پٹی میں آباد ہے۔ یہ لوگ عام طور پر یورپین، افریقی، ایشیائی اور اصلی باشندوں کی نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ آبادی کی کثرت شہروں میں ہے اس حصے کی شہری آبادی کے مشہور مراکز مندرجہ ذیل ہیں۔

نام شہر		جولائی 2014 کے مطابق
مناس جرائس	Minas gerais	2,491,109
ایس پی ریٹوسانٹو	Espirito santo	465,690
ریوڈی جینرو	Rio-de-janeiro	6,453,682
ساوپالو	Sao paulo	1,1895,893

جنوبی امریکہ میں سب سے زیادہ آبادی برازیل میں ہے۔ اس ملک کے 85% فیصد لوگ اس کے جنوب مشرقی حصے میں آباد ہیں۔ ملک کے باقی حصے میں آبادی بہت تھوڑی ہے۔ ایمیزن کے جنگلات بہت گھنے ہیں۔ وہاں آب و ہوا ناخوشگوار ہے اور ذرائع آمدورفت اچھے نہیں ہیں اس لئے آبادی کم ہے۔ برازیل کے پہاڑوں کے مغربی حصے بھی بہت کم آباد ہیں۔ اس ملک کے تقریباً دو تہائی باشندے یورپی نسل سے اور باقی مخلوط نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ 2016ء میں برازیل کی کی شہری آبادی کا تناسب ملک کی کل آبادی کا تقریباً 82.2 فیصد سے زیادہ ہے۔

زراعت (Agriculture)

برازیل میں انواع و اقسام کی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ اور زرعی پیداوار کی کثرت ہے۔ 2005ء کے اعداد و شمار کے مطابق 16 فیصد لوگوں کا ذریعہ معاش زراعت ہے۔ برازیل میں قابل کاشت رقبہ ملک کے کل رقبے کا تقریباً 7 فیصد ہے۔ ایک فیصد رقبے پر مستقل طور پر فصلیں کاشت کی جاتی ہیں اور بیشتر رقبے پر چراہ گاہیں پھیلی ہوئی ہیں۔

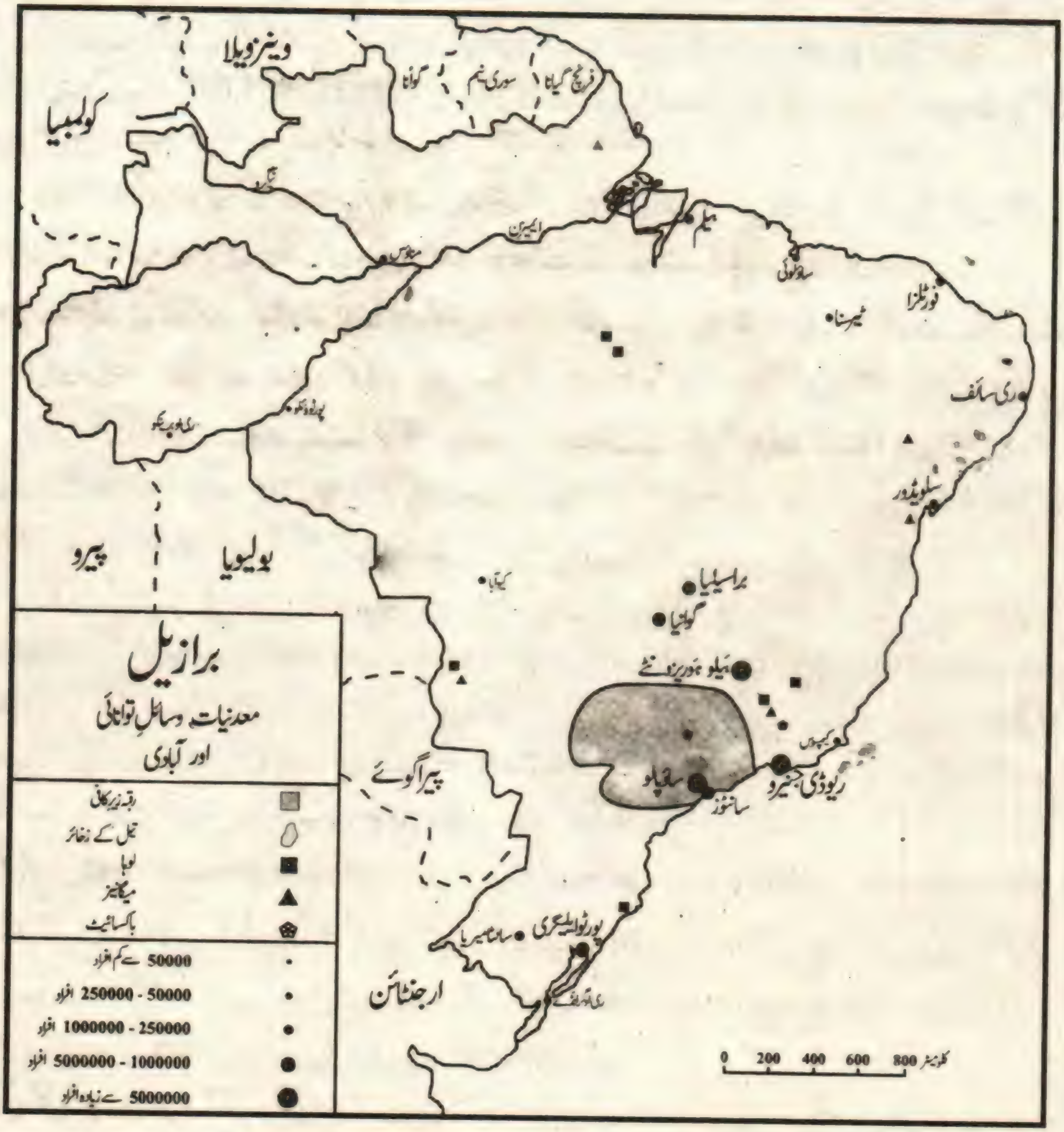

برازیل
معدنیات، وسائلِ توانائی
اور آبادی
رقبہ زیرِ کاشت
تیل کے ذخائر
لوہا
مینگنیز
باکسائیٹ
50000 سے کم افراد
250000 - 50000 افراد
1000000 - 250000 افراد
5000000 - 1000000 افراد
5000000 سے زیادہ افراد
وینزویلا
کولمبیا
گیانا
سوری نام
فرنچ گیانا
بیلم
فورٹلزا
ٹیرسنا
ری سائف
سلواڈور
برازیلیا
گوئیانیا
بیلو ہوریزونٹے
ریو ڈی جنیرو
ساؤپالو
سانتوز
پیرو
بولیویا
پیراگوئے
ارجنٹائن
پورٹو الیگری
0 200 400 600 800 کلومیٹر

برازیل میں کاشت کی جانے والی عام فصلیں کیلئے، لوبیا، کساوا، سنگترے، آلو، چاول، ٹماٹر، مکئی، سویا بین، گنا، گندم، کپاس، قہوہ، اور کوکو ہیں۔ ان میں مکئی، قہوہ،، کپاس، دھان، پھلیاں اور گنا برازیل کی بڑی بڑی فصلیں ہیں۔ برازیل کی آب وہوا ان فصلوں کی کاشت کے لئے بہت موزوں ہیں۔ مکئی اور دھان ملک کے اکثر حصوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ کپاس اور قہوہ جنوب مشرقی برازیل میں ساؤ پالو اور برازیل کے صدر مقام براسیلیا (Brasillia) کے آس پاس کاشت کئے جاتے ہیں۔ گنا زیادہ تر ان گرم بارانی علاقوں میں پیدا ہوتا ہے جو شمال مشرقی برازیل کے ساحل کے ساتھ ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔ تمباکو کی کاشت زیادہ تر ریوگرانڈ ڈوسُل اور کیٹارنیا کی ریاستوں میں کی جاتی ہے۔ اسکی سالانہ پیداوار 851,000 ٹن (2013) تھی۔ ربڑ کی کاشت کے لئے ایکرے، ایمے زونیا، رون ڈونیا اور پارا کی ریاستیں اہمیت رکھتی ہیں۔

1992ء میں برازیل کا 2.8 ملین ہیکٹر رقبہ زیر آبپاشی تھا۔ برازیل میں مویشی پالنا بھی لوگوں کا عام پیشہ ہے جس میں گائیں، بھینس، بھیڑیں، بکریاں، سؤر (pigs) وغیرہ شامل ہیں۔ لوگ ان کو دودھ اور گوشت کی پیداوار کے لیے پالتے ہیں۔

معدنیات: برازیل میں معدنی ذخائر وسیع پیمانے پر موجود ہیں۔ میناس جراس کے خام لوہے کے ذخائر دنیا کے بڑے بڑے لوہے کے ذخائر میں شمار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی معدنیات بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً باکسائٹ، سونا، مینگانیز، نکل، فاسفیٹس، پلاٹینم، یورینیم وغیرہ۔

برازیل تجارتی اعتبار سے اعلیٰ گریڈ کے کوارٹز کرسٹل کی پیداوار کا واحد ملک ہے۔ اس کی پیداوار 1992ء میں 38148 ٹن تھی۔ برازیل خام کروم دھات (Chrome ore) بھی پیدا کرنے والا براعظم کا واحد ملک ہے۔ اسکی پیداوار 94788 ٹن (1992ء) تھی۔ اسکے ذخائر کا تخمینہ 14.2 ملین ٹن ہے۔

انکے علاوہ برازیل میں کئی معدنیات قابل ذکر ہیں مثلاً مینگانیز خام دھات 3395078 ٹن (1995ء)، باکسائٹ 12763150 ٹن (1992ء)، ٹنگسٹن خام دھات 28767 ٹن، سکہ 334426 ٹن، ایس بیسوٹوز 3895805 ٹن، کوئلہ 9241099 ملین ٹن، کوئلہ کے ذخائر ریوگرانڈ ڈوسل، مانٹا کیٹارنیا اور پارانا میں پائے جاتے ہیں۔ لوہا زیادہ تر مناس جرائس کی کانوں سے نکالا جاتا ہے۔ برازیل کی حکومت کوشش کررہی ہے کہ کاراجاس (پالا ریاست) کے نئے دریافت شدہ ذخائر سے لوہا حاصل کیا جائے جس کے محفوظات 3500 ملین ٹن کے قریب ہیں۔ قلعی، بیرائٹ، فاسفیٹ روک، سونا، چاندی اور ہیرے بھی برازیل کی قابل ذکر معدنیات ہیں۔

وسائل توانائی (Power Resources): برازیل میں پن بجلی کی صلاحیت کا اندازہ دسمبر 1950ء میں 255000MW لگایا گیا جس میں سے 41 فیصد برقی قوت کا تعلق ایمیزن کے طاس سے تھا۔ 2007ء کے اعداد وشمار کے مطابق ملک میں پن بجلی کی کل نصبی صلاحیت 73,678MW ہے۔ برازیل میں ایک جوہری قوت کا پلانٹ (Nuclear power plant) بھی موجود ہے جو 3 فیصد برقی قوت پیدا کرتا ہے۔ 2007ء میں اس سے بجلی کی کل پیداوار 2007MW تھی۔

معدنی تیل: برازیل میں 13 تیل صاف کرنے کے کارخانے ہیں جن میں سے 11 حکومت کے کنٹرول میں ہیں ملک میں خام تیل کی پیداوار 16-2015ء کے اعداد وشمار کے مطابق تیل کی پیدوار فی دن 3.36 ملین بیرل ہے۔ ملک میں خام معدنی تیل کا تخمینہ 1997ء کے مطابق 11600 بلین بیرل تھا۔

قدرتی گیس: برازیل میں 2015ء کے اعداد وشمار کے مطابق قدرتی گیس کی پیداوار 110.4 ملین کیوبک میٹر ہے۔

صنعتیں(Industry): برازیل کی بڑی بڑی صنعتیں پارچہ بافی، جوتے بنانا، کیمیائی مرکبات تیار کرنا، سیمنٹ بنانا، لکڑی کاٹنا، خام لوہے کی کانکنی، قلعی دفولاد کی پیداوار، ہوائی جہاز سازی، موٹر گاڑیاں (پرزہ جات و دیگر مشینیں وغیرہ) بنانا ہیں۔ ری او ڈ جینز وریاست میں دولٹاری ڈونڈا (Volta redonda) کے مقام پر نیشنل آئرن اینڈ سٹیل کارپوریشن کافی مقدار میں فولاد تیار کر رہی ہے جو برازیل کی کل فولاد کی پیداوار کا بہت بڑا حصہ ہے۔ خام فولاد کی پیداوار 2010ء کے اعداد وشمار کے مطابق 370 ملین ٹن تھی۔

جنوبی امریکہ کے اکثر ملکوں کی طرح ماضی میں برازیل نے صنعت وحرفت میں کوئی خاص ترقی نہیں کی۔ اس لئے بعض اشیاء مثلاً مشینری، گاڑیاں، پیٹرول وغیرہ باہر سے منگوانی پڑتی ہیں۔ حال ہی میں اپنی معیشت کو بہتر بنانے کے لئے برازیل نے صنعتی ترقی کی طرف خاصی توجہ دی ہے اور جنوبی امریکہ کے باقی ملکوں کے مقابلے میں زیادہ تیز رفتاری سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

اس وقت برازیل کی سب سے زیادہ مشہور صنعت پارچہ بافی ہے۔ ملک میں کئی سوتی پارچہ بافی کے کارخانے کام کررہے ہیں اور کپڑہ برآمد بھی کیا جاتا ہے۔ موٹر گاڑیوں کی اسمبلنگ کی صنعت اور انجینیر نگ کے کارخانے تیز رفتاری سے ترقی کررہے ہیں۔ حال ہی میں کاغذ اور کاغذ کا گودہ بنانے کا کارخانہ پارانا (Parana) میں الیگری کے مقام پر قائم ہوا ہے۔

تجارت: برازیل کی اشیائے برآمدات زیادہ تر لوہا، مینگانیز، قہوہ، سنگترے کارس، چینی، تمباکو، بیج کاکاؤ(Cocoa beans)، سامان نقل وحمل، مشینی آلات اور کپاس ہیں۔ سب سے زیادہ قہوہ باہر بھیجا جاتا ہے۔ اس سے دوسرے درجے پر کپاس ہے۔ مکئی، چاول اور گنا باہر نہیں بھیجے جاتے بلکہ ان سے برازیل کے لوگوں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔

برازیلی اشیائے درآمدات زیادہ تر مشینری وبجلی کے آلات، کیمیائی مرکبات، خام معدنی تیل، اشیائے خوردنی، کوئلہ وکوک، کھادیں، فولاد اور ڈھلواں لوہا(Cast iron) ہیں۔ برازیل کی برآمدات کے لئے بڑی بڑی منڈیاں ریاستہائے متحدہ امریکہ، ارجن ٹائنا، نیدر لینڈ اور جرمنی ہیں۔

درآمدات میں برازیل کے ساتھی ممالک ریاستہائے متحدہ امریکہ، ارجن ٹائنا، جرمنی، اٹلی اور جاپان ہے۔

سوالات

1- برازیل میں آبادی کی تقسیم کی خصوصیات بیان کیجیے۔ نیز شہری آبادی کے مشہور مراکز کی نشاندہی کیجیے۔

2- برازیل کی زرعی اہمیت واضح کیجیے۔ نیز ملک میں کاشت کی جانیوالی عام فصلوں کے بارے میں معلومات قلم بند کریں۔

3- برازیل کی معدنی دولت اور وسائلِ توانائی تفصیل سے بیان کیجیے۔

4- برازیل کی مشہور صنعتیں کون کون سی ہیں اور وہ کن کن مقامات پر قائم ہیں؟ نیز صنعتی ترقی کا براعظم کے باقی ملکوں کے ساتھ موازنہ کیجیے۔

5- برازیل کی درآمدی وبرآمدی تجارت کا جائزہ لیجیے نیز برازیل کے ساتھی تجارتی ممالک کون کون سے ہیں؟

6- خالی جگہ پُر کریجیے۔

(i) ______ دنیا میں سب سے بڑا بارانی جنگل کا علاقہ ہے۔ (ii) 1992ء میں برازیل کا ______ رقبہ زیرِ آبپاشی تھا۔

(iii) برازیل میں ایک جوہری پلانٹ بھی موجود ہے جو ______ بجلی مہیا کرتا ہے۔

(iv) برازیل میں ______ تیل صاف کرنے کے کارخانے ہیں۔

باب 13

افریقہ

(Africa)

محلِ وقوع اور وسعت (Location and Range)

ایشیا کے بعد براعظم افریقہ دوسرا سب سے بڑا براعظم ہے۔ اس کا کل رقبہ 30,244,000 مربع کلومیٹر ہے۔ خطِ استوا براعظم کے قریباً وسط میں سے گزرتا ہے اور یہ °35 درجے شمال اور °35 درجے جنوبی عرض بلد کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ شمالاً جنوباً یہ 8050 کلومیٹر لمبا ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ چوڑائی قریباً 7400 کلومیٹر ہے۔

طبعی خدوخال (Physical Features)

افریقہ کا بیشتر حصہ ایک وسیع سطح مرتفع ہے جو پرانی چٹانوں سے بنی ہوئی ہے۔ یہ سطح مرتفع دو بڑے حصوں پر مشتمل ہے۔

i- خطِ استوا کے جنوب میں بلند سطح مرتفع

ii- شمال کی طرف کم بلند سطح مرتفع

بلند سطح مرتفع کے پہلو ڈھلوان ہیں جن کے کنارے ساحل کے ساتھ 1500 میٹر بلند ہیں۔ پلیٹو کی سطح ہموار ہے۔ اس کا بلند ترین حصہ ڈریکنز برگ جنوب مشرق میں ہے جس کی بلندی 3483 میٹر ہے۔

بلند سطح مرتفع کے مشرقی حصے میں ایک قابلِ ذکر شگافی وادی (Rift Valley) ہے جسے مشرقی افریقہ کی رِفٹ وادی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ شمال کی طرف اس سطح مرتفع کی بلندی کم ہوتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ دریائے زائرے کے شمال مغرب میں اس کی بلندی 600 میٹر سے 300 میٹر رہ جاتی ہے۔

صحرائے اعظم (Sahara Desert)

یہ ہے تو پلیٹو کا حصہ لیکن اس کی سطح 300 میٹر سے زیادہ کسی جگہ بھی نہیں ہے اس وسیع ریگستان میں صرف دو پہاڑیاں بہت نمایاں ہیں، اہاگر پہاڑی اور تبتی پہاڑی۔ شمال میں یہ کم بلند سطح مرتفع کوہ اطلس تک پہنچتی ہیں اور مشرق میں ایتھوپیا کے پہاڑوں کو چھوتی ہیں۔

ملفوفہ پہاڑ (Folded Mountain)

براعظم افریقہ کے دو علاقوں میں ملفوفہ پہاڑ موجود ہیں شمال میں کوہ اطلس اور جنوب میں کوہ راس (Cape Ranges)۔ کوہ اطلس ملفوفہ پہاڑ دو سلسلوں پر مشتمل ہیں جن کو ایک بلند سطح مرتفع نے جدا کر رکھا ہے جسے سطح مرتفع شاٹس (Shotts Plateau) کہتے ہیں۔ ان پہاڑوں کی اوسط بلندی 1500 میٹر ہے لیکن مغرب میں کچھ چوٹیاں 3500 میٹر تک پہنچتی ہیں۔ کوہ راس شرقاً غرباً پھیلا ہوا سلسلہ ہے اور پرانی چٹانوں پر مشتمل ہے۔ یہ کوہ اطلس کے مقابلے میں پرانے پہاڑ ہیں۔ ان کی بلندی 3300 میٹر سے زیادہ ہے۔

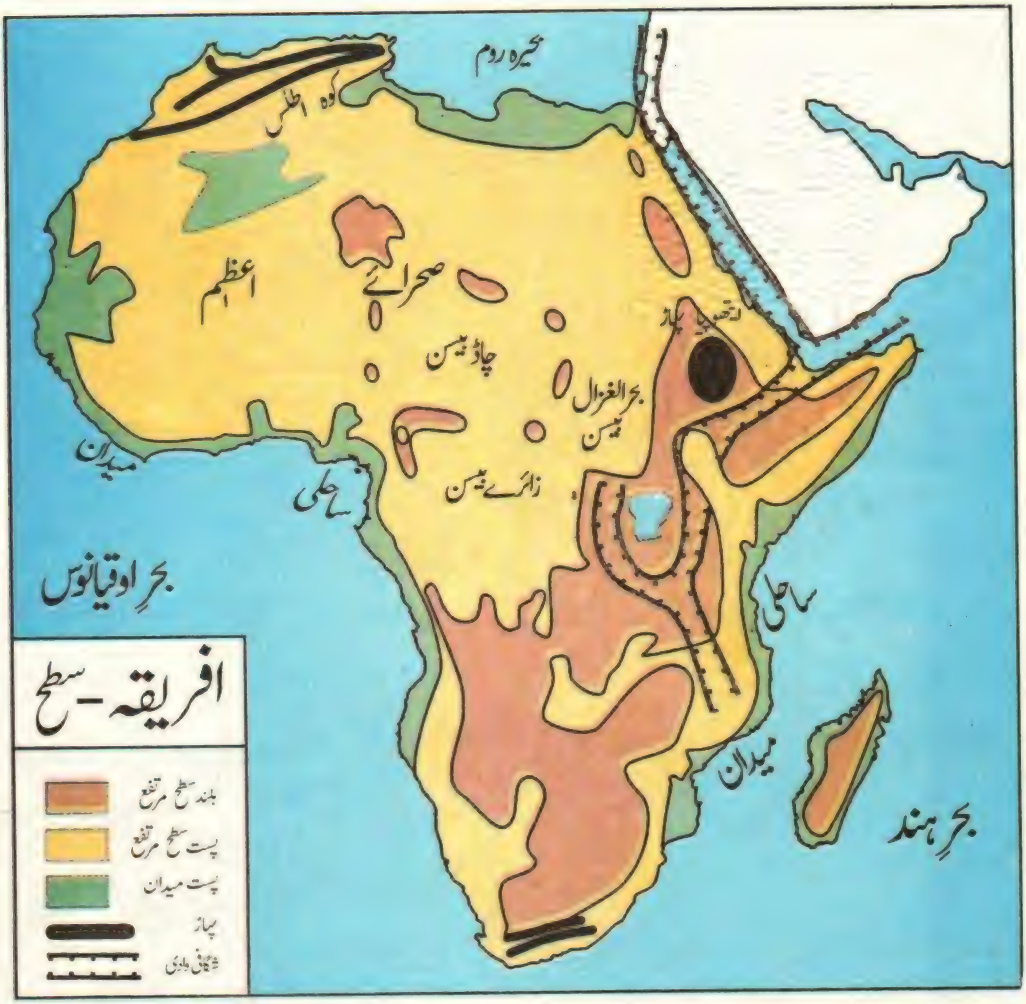
افریقہ ۔ سطح
بحیرہ روم
کوہ اطلس
صحرائے اعظم
ایتھوپیا پہاڑ
چاڈ بیسن
بحرالغزال بیسن
زائرے بیسن
ساحلی میدان
ساحلی
میدان
بحرِ اوقیانوس
بحرِ ہند
بلند سطح مرتفع
پست سطح مرتفع
پست میدان
پہاڑ
شگافی وادی

اندرونی نشیبی میدان (Internal Flood Plains)

افریقہ کی سطح ایک جیسی نہیں ہے۔ اس کے اندرونی حصے میں کئی نشیبی میدان ہیں۔ یہ میدانی علاقے عام طور پر دریاؤں کی گزرگاہیں ہیں۔ صحرائے اعظم کے مغرب میں الجوف سطح سمندر سے قریباً 130 میٹر نیچا ہے۔ اس کے جنوب میں نائیجر کا طاس ہے جو سطح سمندر سے قریباً 150 میٹر نیچا ہے۔ اس کے مشرق میں چاڈ کا طاس ہے جو اندرونی نکاس کا علاقہ ہے۔ وسطی افریقہ میں زائرے کا طاس ایک بڑا دریائی نظام ہے جو براعظم کے اہم اندرونی علاقوں کو نکاس کرتا ہے۔ صحرائے کالاہاری میں جھیل زگامی اور مشرقی افریقہ میں جھیل روڈولف کے پانی کا نکاس سمندر تک نہیں ہوتا۔

مشرقی افریقہ کی شگافی وادی (Rift Valley of Eastern Africa)

براعظم افریقہ کی سطح پر یہ شگافی وادی بہت ہی نمایاں خدوخال ہے جو انتہائی دلچسپی کا باعث ہے۔ اس کے وجود میں آنے کے بارے میں جغرافیہ دان وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ عام خیال یہ ہے کہ پرانے وقتوں میں حرکاتِ ارضی کی وجہ سے زمین کے پوست میں بہت وسیع اور لمبے شگاف (فالٹ) پڑ گئے۔ دو شگافوں کے درمیان زمین نیچے دھنس گئی اور گہری کھائی سی بن گئی جسے شگافی وادی کہا جاتا ہے۔ ایسی کھائیوں (خندقوں) کا سلسلہ مل کر ایک عظیم وادی کی صورت اختیار کر گیا ہے جو ملک شام سے جنوب کی طرف بحیرہ مردار، خلیج عقبہ، بحیرہ قلزم، کئی جھیلوں اور جھیل روڈولف میں ہوتی ہوئی جھیل ایڈورڈ اور جھیل البرٹ تک جاتی ہے۔ شگافی وادی 65 میٹر سے 95 میٹر چوڑی ہے اور اس کی اوسط گہرائی 600 میٹر ہے۔ اس کی کل لمبائی 8050 کلومیٹر ہے۔

افریقہ کے دریا (Rivers of Africa)

براعظم افریقہ کے پانچ بڑے دریائی نظام ہیں جن کے پانیوں کا نکاس سمندر تک ہے۔ یہ بڑے دریا نیل، زائیرے، نائیجر، زیمبزی اور اورنج ہیں۔ دریائے نیل، دریائے نائیجر اور دریائے زیمبزی اپنی لمبی گزرگاہوں میں آبشاریں بناتے ہیں۔ اس لیے ان میں جہاز رانی نہیں ہو سکتی۔ البتہ جہاں کہیں دو آبشاروں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہے وہاں مقامی طور پر جہاز رانی ہو سکتی ہے۔

افریقہ کے کچھ دریاؤں کی اہمیت زراعت کی وجہ سے اہم ہے۔ براعظم افریقہ کا ایک تہائی حصہ خشک ہے جہاں بارش کی سالانہ مقدار 250 ملی میٹر سے کم ہے نیز براعظم کا بیشتر حصہ منطقہ حارہ میں واقع ہے۔ اس لیے کھیتی باڑی کے لیے آب پاشی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ بعض دریاؤں کا پانی آب پاشی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں دریائے نیل خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ اسے مصر کا تحفہ کہا جاتا ہے کیونکہ مصر کی معیشت کا انحصار دریائے نیل کے پانی پر ہے۔

وادئ نیل (Nile Valley)

دریائے نیل پرانی دنیا کا سب سے بڑا اور مشہور دریا ہے۔ یہ خط استوا کے نزدیک جھیل وکٹوریہ سے نکلتا ہے اور شمال کی طرف سوڈان اور مصر میں بہتا ہوا بحیرہ روم میں جا گرتا ہے اس کی لمبائی قریباً 6670 کلومیٹر ہے۔

اس کا بالائی حصہ نیل ابیض کہلاتا ہے۔ اس کے ساتھ تین معاون دریا مشرق سے اور ایک مغرب کی طرف سے آکر ملتے ہیں۔ تین مشرقی معاون نیلِ ارزق، اتبار اور سویات ہیں اور مغربی معاون بحر الغزال ہے۔ مشرقی معاون دریا ایتھوپیا کے پہاڑوں سے نکلتے ہیں اور برف کا پگھلا ہوا پانی اور بارشوں کا پانی لاکر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں۔ بعض اوقات دریا میں طغیانی آجاتی ہے اور دریا کے دونوں طرف کئی میلوں تک پانی پھیل جاتا ہے اور اس طرح زرخیز مٹی کی تہ زمین پر جم جاتی ہے۔ ان زمینوں پر کئی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں جن میں کپاس کی فصل کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ یہاں کپاس اچھی قسم کی ہوتی ہے اور کافی مقدار میں برآمد کی جاتی ہے۔ ملک کی معیشت میں کپاس کی پیداوار اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں مکئی، گیہوں، جو، باجرہ، کھجوریں اور سبزیاں بھی کاشت کی جاتی ہیں نیز کھجوروں کے باغات بھی پائے جاتے ہیں۔

آب وہوا (Climate)

براعظم افریقہ خطِ استوا کے دونوں طرف پھیلا ہوا ہے۔ اس لیے جب شمالی افریقہ میں گرمی کا موسم ہوتا ہے تو جنوبی افریقہ میں سردی کا موسم ہوتا ہے اور جب شمالی افریقہ میں سردی کا موسم ہوتا ہے تو جنوبی افریقہ میں گرمی کا موسم ہوتا ہے۔

نومبر سے اپریل تک موسمی حالات (Weather Conditions from November to April)

اس موسم میں سورج خطِ استوا کے جنوب میں عموداً چمکتا ہے تو جنوری کے مہینے میں سورج جنوبی افریقہ پر قریباً عموداً واقع ہوتا ہے۔ لیکن جنوبی سطح مرتفع کے علاقوں پر موسم ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سطح مرتفع سطح سمندر سے 1200 میٹر بلندی پر واقع ہے۔ جنوبی افریقہ کے گرم ترین علاقے مشرقی افریقہ کے پست میدان ہیں۔ ان مہینوں میں براعظم کے شمال کی طرف موسم ٹھنڈا ہوتا چلا جاتا ہے اور سرد ترین علاقہ افریقہ کے شمالی ساحل سے جڑا ہے۔

اس موسم میں شمالی ساحل جنوب مغربی ہواؤں کے زیر اثر ہوتا ہے اور یہ ساحلی علاقوں پر رومی قسم کی خوشگوار آب وہوا جیسے حالات پیدا کرتی ہیں۔

شمالی افریقہ کے موسم سرما میں اس کے بیشتر حصے پر ہوا کا زیادہ دباؤ کا علاقہ (High Pressure Area) پیدا ہو جاتا ہے جہاں سے تجارتی ہوائیں چلتی ہیں جو خشک ہوتی ہیں اور بارش نہیں برساتیں۔

استوائی خطے میں خطِ استوا کے دونوں طرف سارا سال ایصالی بارش (Convectional Rain) ہوتی ہیں۔ استوائی خطہ کے جنوب کی طرف جنوبی افریقہ میں جنوب مشرقی تجارتی ہوائیں افریقہ کے مشرقی ساحل پر خوب بارش برساتی ہیں۔ مغرب کی طرف اندرونی علاقوں میں بارش کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے۔

سال کے اس حصے میں براعظم کا انتہائی جنوب مغربی حصہ ہوا کے زیادہ دباؤ کا علاقہ ہوتا ہے جہاں سے خشک تجارتی ہوائیں چلتی ہیں جو بارش سے محروم ہوتی ہیں۔

مئی سے اکتوبر تک موسمی حالات (Weather Conditions from May to October)

اس موسم میں شمالی افریقہ میں خطِ سرطان پر سورج تقریباً عموداً چمکتا ہے اور صحرائے اعظم بہت گرم علاقہ ہوتا ہے۔ براعظم کے جنوب کی طرف درجہ حرارت کم ہوتا جاتا ہے۔ شمالی افریقہ کا بیشتر علاقہ خشک ہوتا ہے کیونکہ یہاں خشک تجارتی ہوائیں چلتی ہیں۔ خطِ استوا کے جنوب کی طرف تجارتی ہواؤں کا حلقہ شمال کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ افریقہ کا انتہائی جنوب مغربی حصہ شمال مغربی ہواؤں کے زیر اثر آ جاتا ہے اور وہاں خوب بارش ہوتی ہے۔

اس موسم میں صحرا بہت گرم ہو جاتا ہے اور وہاں کم دباؤ کا علاقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ نمی سے لدی ہوئی ہوائیں مغربی افریقہ کے استوائی سمندر سے جنوبی صحرا کی طرف چلتی ہیں۔ یہ حقیقتاً مون سون ہوائیں ہیں اور گنی کے ساحل پر خوب بارش برساتی ہیں۔

افریقہ کے آب و ہوا کے خطے (Climatic Regions of Africa)

شمالی اور جنوبی افریقہ کے آب و ہوا کے خطوں میں عام طور پر یکسانیت پائی جاتی ہے۔

1- استوائی آب و ہوا کا خطہ (Equatorial climatic Region)

یہ گرم اور مرطوب خطہ ہے جو زائرے نشیب (Zaire Basin) اور خلیج گنی کے کچھ ساحلی حصوں پر موجود ہے۔

2- ٹراپیکل آب و ہوا کا خطہ (Tropical Climatic Region)

اس خطے میں بارش گرمی کے موسم میں ہوتی ہے اور سردیوں کا موسم خشک ہوتا ہے۔ یہ خط استوا کے دونوں طرف ہے۔ اسے سوڈانی خطہ بھی کہتے ہیں۔

3- صحرائی آب و ہوا کا خطہ (Desert Climate Region)

یہ شمال اور جنوب میں کثیر بارہوا کا خطہ ہے۔ یہ خطہ سال کے ہر موسم میں عام طور پر خشک رہتا ہے۔ براعظم کے شمالی حصے میں یہ مغرب سے مشرق تک پھیلا ہوا ہے اور جنوبی حصے میں یہ براعظم کے مغربی ساحل پر واقع ہے۔

4- گرم منطقہ معتدلہ کا مشرقی ساحلی خطہ

اس خطے میں جنوبی افریقہ کا مشرقی ساحلی علاقہ شامل ہے جہاں بحر ہند سے آنے والی تجارتی ہوائیں بارش برساتی ہیں۔

5- رومی خطہ (Mediterranean Region)

اس خطے میں افریقہ کا شمالی ساحل اور جنوب مغربی ساحلی علاقہ شامل ہیں۔ یہاں بارش سردیوں میں ہوتی ہے اور موسم گرما خشک ہوتا ہے۔

وادیٔ نیل
کلومیٹر
0 150 300 450
بحیرہ روم
سکندریہ
قاہرہ
مصر
لیبیا
اسوان ڈیم
وادی ہالفا
پورٹ سوڈان
بحیرہ قلزم
چاڈ
خرطوم
سوڈان
سنار ڈیم
ایتھوپیا
سوبات
بحرالغزال
جھیل روڈولف
یوگنڈا
جھیل البرٹا
کینیا
جھیل وکٹوریا
زائرے
تنزانیہ

ہم تپشی خطوط ——— ہوائیں ⟶

افریقہ — درجہ حرارت موسمِ سرما

افریقہ — درجہ حرارت موسمِ گرما

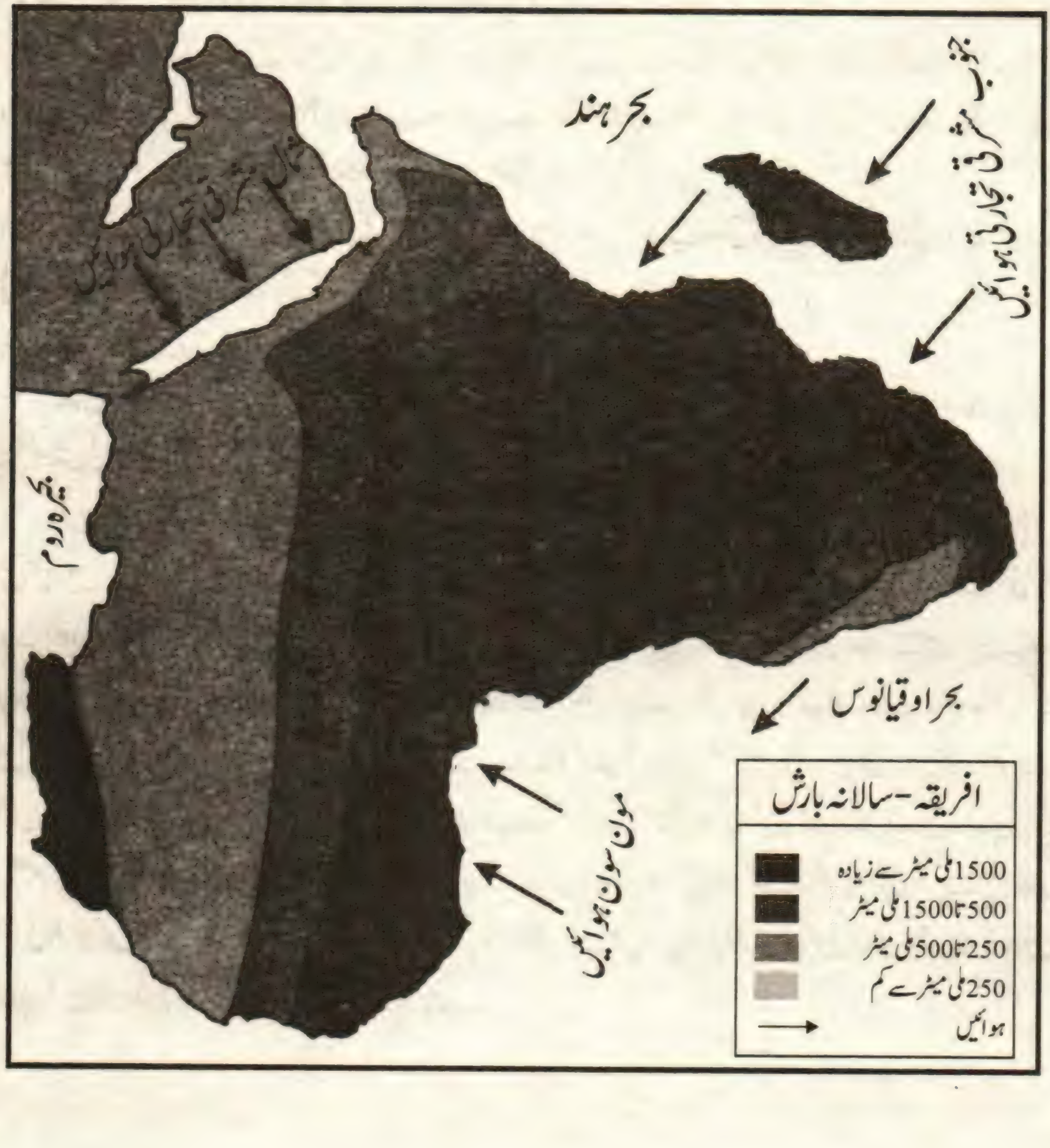

بحر ہند
جنوب مشرقی تجارتی ہوائیں
شمال مشرقی تجارتی ہوائیں
بحیرہ روم
بحر اوقیانوس
مون سون ہوائیں
افریقہ - سالانہ بارش
1500 ملی میٹر سے زیادہ
500 تا 1500 ملی میٹر
250 تا 500 ملی میٹر
250 ملی میٹر سے کم
ہوائیں

6- جنوبی افریقہ کی سطح مرتفع کا علاقہ

یہ جنوبی افریقہ میں وسطی خطوط عرض بلد کا گھاس کا میدان ہے جو سطح سمندر سے بلندی پر واقع ہے اس لیے اس کی آب وہوا میں تبدیلی آ گئی ہے اور یہ زیادہ گرم نہیں ہے۔

افریقہ کی آبادی (Population of Africa)

2016ء کے اعداد و شمار کے مطابق افریقہ کی آبادی تقریباً 1.2 بلین ہے اور اوسط آبادی 41 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔ براعظم کی وسعت کے لحاظ سے آبادی کم ہے۔ کم آبادی کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ براعظم کا ایک بڑا حصہ صحرا ہے جو براعظم کے ایک چوتھائی حصے پر پھیلا ہوا ہے۔ دوسرے استوائی خطے میں گھنے جنگلات موجود ہیں اور آب وہوا ناخوشگوار ہے۔ اس لیے آبادی کم ہے۔

افریقہ کا سب سے زیادہ گنجان آباد علاقہ وادیٔ نیل ہے اور خاص طور پر مصر، عرب جمہوریہ۔ وادیٔ نیل اور نیل کے ڈیلٹائی علاقے میں آبادی فی مربع کلومیٹر 770 افراد ہے۔ دوسرے گنجان آباد علاقے مندرجہ ذیل ہیں۔

افریقہ کے لوگ زیادہ تر دیہات میں آباد ہیں۔ دس فیصد سے کم لوگ شہروں اور قصبوں میں رہتے ہیں۔

مجموعی حیثیت سے براعظم افریقہ کی آبادی کم گنجان ہے۔ خاص طور پر جنوبی اور مشرقی ایشیا سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس براعظم میں فی مربع کلومیٹر آبادی کا تناسب بہت کم ہے۔

افریقہ کی زیادہ تر آبادی حبشی لوگوں کی بہت سی نسلوں پر مشتمل ہے جو براعظم کے اصلی باشندے ہیں۔ یہ لوگ صحرائے اعظم کے جنوب میں آباد ہیں۔ ان میں بانٹو (Bantu) قوم کی کثرت ہے جن کی تعداد قریباً دس کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ چھوٹے قد کے حبشی لوگ بونے (Pygmies) کہلاتے ہیں جو خانہ بدوش ہیں اور استوائی جنگلات میں جانوروں کا شکار کر کے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسری قومیں مثلاً ہوٹنٹوٹ (Hottentots)، بُش مین (Bushmen) وغیرہ بھی خانہ بدوش آباد ہیں جو جنگلات سے روزی حاصل کرتے ہیں۔ حبشی لوگوں کی تعداد اب کم ہو رہی ہے۔ دوسرے ممالک سے بہت سی قومیں آ کر اس براعظم میں آباد ہو گئی ہیں۔ عربی لوگ افریقہ کے شمال اور مشرقی حصے میں، ایشیائی خاص طور پر ملائیشیائی مالاگاسی میں، ہندوستانی اور پاکستانی جنوب مشرقی شہروں میں آباد ہیں۔ یورپی آبادکار براعظم کے ایسے حصوں میں آ بسے ہیں جہاں آب وہوا خوشگوار ہے اور ان کا پسندیدہ ہے۔ فرانسیسی اور انگریز مغربی افریقہ میں برطانوی مشرقی افریقہ میں، بیلجیم کے لوگ زائرے میں، اطالوی اور ہسپانوی شمال مغرب میں اور پرتگالی مغربی اور مشرقی ساحلی علاقوں میں آباد ہیں۔ جنوبی افریقہ میں سفید فام لوگوں کی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

سوالات

1- افریقہ کی سطح کا جائزہ لیں اور اس کے نمایاں خدوخال وضاحت سے بیان کریں۔

2- براعظم افریقہ کی آبادی کی تقسیم مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت قلم بند کیجیے۔

i- بہت کم آبادی والے علاقے

ii- قدرے گنجان آباد علاقے

iii- اوسط درجہ آبادی کے علاقے

3- افریقہ کے دریاؤں کی اہمیت بیان کیجیے اور واضح کیجیے کہ ان دریاؤں کا ملکی معیشت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

4- براعظم افریقہ کی آب و ہوا مندرجہ ذیل دو موسموں کے حوالے سے بیان کیجیے۔

i- نومبر سے اپریل تک موسمی حالات

ii- مئی سے اکتوبر تک موسمی حالات

5- افریقہ کو آب و ہوا کے خطوں میں تقسیم کیجیے۔ ہر ایک خطے کی خصوصیات مختصر طور پر درج کیجیے۔

6- مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیے:

i- مشرقی افریقہ کی شگافی وادی

ii- وادیٔ نیل

iii- افریقہ کا محلِ وقوع اور وسعت

باب 14

سوڈان

(Sudan)

سوڈان رقبہ کے لحاظ سے افریقہ کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اس کا رقبہ 2,505,810 مربع کلومیٹر ہے۔ وسعت کے اعتبار سے برطانیہ سے دس گنا سے زیادہ بڑا اور ریاستہائے متحدہ کا تیسرا حصہ ہے۔ شمال میں اس کی سرحد مصر کے ساتھ ملتی ہے۔ یہ سرحد ایک لائن ہے جو وادی ہالفا کے شمال میں ریگستان کے پار جاتی ہے اور جنوب میں سوڈان استوائی جنگلات کے ممالک تک پھیلا ہوا ہے اور اس کی جنوبی سرحد تنزانیہ کے ساتھ ملتی ہے۔ اس کا ساحلی علاقہ صرف 640 کلومیٹر لمبا بحیرہ قلزم کے ساتھ ہے۔ اس کا بیشتر حصہ ایک سطح مرتفع ہے جس میں سے دریائے نیل جنوب سے شمال کی طرف بہتا ہے اور اس کے جنوب مشرق اور مغرب کی طرف حاشیائی علاقے پہاڑی ہیں جو زیادہ اونچے نہیں ہیں۔ شمالی حصہ صحرائے اعظم کی توسیع ہے اور جنوبی سوڈان کا بیشتر حصہ دلدلی ہے۔

آبادی (Population)

سوڈان کی کل آبادی 2016ء کے اعداد و شمار کے مطابق 41.18 ملین ہے۔ اس کے شمالی حصے میں آبادی مقابلتاً گنجان ہے جہاں 75 فیصد لوگ آباد ہیں۔ ان کا تعلق عربی نسل سے ہے اور نسبتاً دوسرے لوگوں سے زیادہ سیاسی شعور رکھتے ہیں۔ جنوبی سوڈان 14 درجہ شمالی عرض بلد کے جنوب میں ہے جہاں زیادہ تر حبشی لوگ آباد ہیں جن کا تعلق مختلف قبیلوں سے ہے۔ یہ لوگ مختلف قسم کی زبانیں بولتے ہیں زیادہ تر آبادی کا تعلق عربی نسل سے ہے۔ چونکہ آب و ہوا سفید فام لوگوں کے لئے موافق نہیں ہے اس لئے موجودہ نئی تہذیب زیادہ اثر انداز نہیں ہوتی۔ سوڈان کے بارے میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس ملک کے جنوبی اور شمالی حصوں کے لوگوں کے مابین بد اعتمادی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ سوڈان زیادہ ترقی نہیں کر سکا۔ سوڈان کی آبادی تین چوتھائی حصہ دریائے نیل کے حاشیائی علاقوں میں آباد ہے۔

زراعت (Agriculture)

ملک کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے۔ اگرچہ سوڈان کا 5 فیصد سے کم زیر کاشت ہے تاہم یہ ملک خوراک کے معاملہ میں خود کفیل ہے۔ قابل کاشت زمین کے 15 فیصد رقبہ پر آباشی ہوتی ہے۔ زرعی پیداوار میں کپاس کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ زیادہ تر لمبے ریشے والی کپاس کاشت کی جاتی ہے۔ چھوٹے ریشے والی کپاس جنوبی سوڈان میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ نقد آور فصل ہے۔ دوسری فصلیں گندم، مکئی، گنا، مونگ پھلی، باجرہ، سرسوں، سرغو (Serghum) اور تیل نکالنے کے بیج ہیں۔ پھلوں میں ترش پھل، کھجور اور آم اہمیت رکھتے ہیں۔ جنوبی سوڈان میں کافی (قہوہ)، چائے، تمباکو اور چاول کاشت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

مصر
لیبیا
بحیرہ قلزم
پورٹ سوڈان
سوڈان
چاڈ
خرطوم
اری ٹیریا
العبید
ایتھوپیا
سینٹرل افریقن ری پبلک
کلومیٹر 375 250 125 0
زائرے
یوگنڈا
کینیا

مختلف ذرائع سے حاصل کردہ اعداد وشمار کے مطابق سوڈان کی مشہور زرعی اجناس کی پیداوار درج ذیل ہے۔

نام جنس	پیداوار (ٹنوں میں)
گنا	5,950,000 (2014ء)
سرغو	3,045,000 (1999ء)
باجرہ	1,499,000 //
مونگ پھلی	980,000 //
گندم	473,000 //
کپاس کے بیج	131,000 //
تیل نکالنے کے بیج (کپاس)	172,000 //

مارچ 1981 میں کینان (Kenan) کے مقام پر ایک شوگر کمپلیکس (چینی کا کارخانہ) کھولا گیا جس کا شمار دنیا کے بڑے چینی کے کارخانوں میں ہوتا ہے۔اس کی گنا کچلنے کی صلاحیت 330,000 ٹن یومیہ ہے۔ 2007ء میں اس کی چینی کی پیداوار 756 ہزار ٹن تھی۔سوڈان میں مویشی پروری ایک اہم پیشہ ہے۔بھیڑیں، بکریاں اور اونٹ ملک کے شمال میں اور گائیں، بیل اور بھینسیں جنوب میں پالی جاتی ہیں۔

معدنیات (Mineral)

سوڈان معدنی دولت کے اعتبار سے ایک خوش قسمت ملک ہے اگرچہ ابھی اس کے معدنی محفوظات سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکا۔

ان معدنی ذخائر میں مندرجہ ذیل معدنیات شامل ہیں۔

گریفائٹ، گندھک، کرومئیم، لوہا، مینگانیز، تانبا، جست، فلورسپار، خام شورہ (Natron)، جپسم، مینگاسائٹ، ایس بیسٹوز، ابرق، کانی نمک، کاؤلن (Kaolin)، طرابلسی پتھر (Diatomite) چونے کا پتھر، ڈولومائیٹ، سیسہ، بلیک سینڈ وغیرہ۔صرف سونا اور کرومائٹ کی کان کنی کی جارہی ہے۔

برقی توانائی (Electric power)

2009ء کے اعداد وشمار کے مطابق میں برقی توانائی کی نصبی صلاحیت 2542.6 میگاواٹ تھی۔جس میں سے پن بجلی کا تناسب 56.8 فیصد ہے۔سوڈان کی صنعتی ترقی میں بجلی کی کمی حائل ہے جس کو مختلف ذرائع سے پورا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں جنریٹر لگا کر بجلی فراہم کی جاتی ہے۔

صنعتیں (Industries)

سوڈان کی صنعتوں کا تعلق زیادہ تر خوراک کی فصلوں سے ہے۔اشیائے خوردنی کو ڈبوں میں محفوظ کرنا، آٹا پیسنے کے کارخانے، پھلوں کو ڈبوں میں محفوظ کرنا سوتی پارچہ بافی ملک کی مشہور صنعتیں ہیں۔خرطوم میں جو کہ سوڈان کا دارالحکومت ہے اس میں صنعتی کارخانے قائم کئے جارہے ہیں۔ان کے علاوہ ملک میں اب اور کئی کارخانے کام کررہے ہیں مثلاً روئی کاتنے کے کارخانے، سیمنٹ بنانے خوردنی تیل تیار کرنے، صابن بنانے، جوتے بنانے اور تیل صاف کرنے کے کارخانے وغیرہ۔

تجارت (Trade)

سوڈان کی برآمدات مندرجہ ذیل ہیں:۔

برآمدات (Exports)

کیکر گوند ، مال مویشی ، گوشت ، کپاس ، تیل اور مونگ پھلی ۔

درآمدات (Imports)

اشیائے خوردنی ، پیٹرولیم پراڈکٹس ، کارخانوی مصنوعات ، مشینری اور کپاس کا ساز وسامان ، ادویات ، کیمیکلز اور سوتی کپڑے ۔ وہ ممالک جن کو سوڈان اشیاء برآمد کرتا ہے ان میں ، سعودی عرب ، مشرقی یورپ کے ممالک ، جاپان اور ریاستہائے متحدہ امریکہ ہیں ۔ وہ ممالک من سے سوڈان اشیاء درآمد کرتا ہے ان میں مغربی یورپی ممالک ، مصر ، جاپان اور ریاستہائے متحدہ امریکہ ہیں ۔

سوالات

1- سوڈان کے محل وقوع اور وسعت کے بارے میں ایک نوٹ لکھیے۔
2- سوڈان کی آبادی کی خصوصیات بیان کیجئے۔
3- سوڈان کی زراعت کو اس کی معیشت میں کیا اہمیت حاصل ہے؟
4- ملک کی زرعی پیداوار میں کون کون سی فصلیں زیادہ کاشت کی جاتی ہیں؟ ان میں سب سے زیادہ اہمیت کس فصل کو حاصل ہے؟
5- سوڈان کی معدنی دولت اور برقی توانائی کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں۔
6- سوڈان کو صنعتی ترقی میں کیا مقام حاصل ہے؟ ملک کی بڑی بڑی صنعتوں کا حال بیان کریں۔
7- سوڈان کی درآمدات اور برآمدات تجارت پر روشنی ڈالئے ۔ نیز بتائے کہ اس تجارت میں سوڈان کے ساتھ شریک ممالک کون کون سے ہیں؟
8- خالی جگہ پر کیجئے۔
(i) سوڈان کا ساحلی علاقہ صرف ____ کلومیٹر لمبا ____ کے ساتھ ہے۔
(ii) یہ ملک خوراک کے معاملے میں ____ ہے۔
(iii) ____ کے مقام پر ایک شوگر کمپلیکس کھولا گیا ہے۔
(iv) ____ میں جو کہ سوڈان کا ____ ہے صنعتی کارخانے قائم کئے جا رہے ہیں۔

باب 15

براعظم آسٹریلیا

(Australia Continent)

آسٹریلیا ایک نیا برِاعظم ہے۔ براعظم آسٹریلیا جسے دریافت ہوئے بہت زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ اس کی دریافت کا سہرا کیپٹن جیمز کک کے سر ہے جس نے آسٹریلیا کے مشرقی ساحل کی سیاحت کی اور سڈنی کے مقام پر اترا۔ اس مقام پر 1786ء میں پہلی انگریز بستی قائم ہوئی۔ ابتدا میں یہاں جرائم پیشہ لوگ آباد کیے گئے۔ پھر قیدیوں اور آزاد لوگوں کے لیے الگ الگ نئی بستیاں قائم کی گئیں۔ انیسویں صدی کے وسط میں وکٹوریہ اور نیو ساؤتھ ویلز میں سونے کی کانیں دریافت ہوئیں تو انگلستان سے بے شمار لوگ یہاں آکر آباد ہو گئے۔ اس طرح تھوڑے ہی عرصہ میں آبادی کافی بڑھ گئی۔ آسٹریلیا چھ بستیوں میں تقسیم ہو گیا اور ان کے انتظام کے لیے ایک گورنر مقرر کیا گیا۔ 1900ء میں آسٹریلیا کی ان بستیوں کو ریاستوں کا نام دیا گیا یہ ریاستیں مل کر انگلستان کی دولت مشترکہ (Common Wealth) بن گئیں۔ اس طرح آسٹریلیا ایک فیڈریشن بن گیا جس کا دارالحکومت کینبرا (Canberra) مقرر ہوا۔

محل وقوع اور وسعت (Location and Range)

آسٹریلیا بحر ہند اور بحر الکاہل کے درمیان خطوط طول بلد °114 مشرق سے °154 مشرق تک قریباً 4023 کلومیٹر کی وسعت میں پھیلا ہوا ہے۔ خطِ جدی قریباً اس کے وسط میں سے گزرتا ہے۔ 40 درجے عرض بلد جنوبی آبنائے باس میں سے گزرتا ہے جو آسٹریلیا کو تسمانیہ سے جدا کرتی ہے۔ آسٹریلیا کا 40 فیصد شمالی حصہ منطقہ حارہ میں واقع ہے اور جنوبی حصہ زیادہ تر منطقہ معتدلہ میں واقع ہے۔ آسٹریلیا سب سے چھوٹا براعظم ہے جس کا رقبہ 8,489,650 مربع کلومیٹر ہے۔

طبعی خدوخال (Physical Features)

مجموعی طور پر آسٹریلیا کی سطح زیادہ بلند نہیں ہے۔ اس میں نہ تو بہت بلند پہاڑ ہیں اور نہ ہی بلند سطح مرتفع۔ یہ براعظم عام طور پر کم بلند سطح مرتفع اور وسیع میدانوں پر مشتمل ہے۔

آسٹریلیا کو تین بڑے طبعی خطوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1- مغربی سطح مرتفع جو براعظم کا تقریباً نصف حصہ ہے۔

2- وسطی میدان جس کے کچھ حصے سطح سمندر سے نیچے ہیں۔

3- مشرقی پہاڑ جو آسٹریلیا کے مشرقی ساحل کے متوازی پھیلے ہوئے ہیں۔

1- مغربی سطح مرتفع (Western Plateau)

یہ ایک وسیع و عریض سطح مرتفع ہے جس کی سطح کے نیچے پرانی آتشی چٹانیں لائم سٹون اور سینڈ سٹون کی چٹانوں سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ سطح مرتفع آسٹریلیا کے نصف سے زیادہ حصے پر حاوی ہے۔ پرانے وقتوں سے یہ قطعہ زمین قائم (Stable) ہے جس پر حرکاتِ ارضی کا

بحرالکاہل
بحر ہند
خلیج کارپنٹیریا
کارپنٹیریا
پست
میدان
مغربی
سطح مرتفع
جھیل آئر بیسن
مشرقی
پہاڑ
مرے
ڈارلنگ
بیسن
شگافی وادی کا علاقہ
آبنائے باس
خط جدی
مشرقی پہاڑ
سطح مرتفع
پست میدان
0 375 750 1125
آسٹریلیا
طبعی خدوخال

کوئی اثر نہیں ہوا۔ سطح مرتفع کا بیشتر حصہ سطح سمندر سے قریباً 180 میٹر سے 300 میٹر تک بلند ہے جس میں ہموار میدانوں کے وسیع علاقے موجود ہیں۔ ان میدانی حصوں میں کہیں کہیں کچھ بلند علاقے بھی ہیں مثلاً شمال مغرب میں آرن ہملینڈ (Arnhamland) سطح مرتفع، کمبرلے سطح مرتفع اور ہمرزلے کی پہاڑیاں۔ مغربی سطح مرتفع کے مشرقی حصے میں میکڈونل اور مسگریو پہاڑیاں ہیں۔ یہ پہاڑیاں براعظم کے وسط میں شرقاً غرباً ایک دوسرے کے متوازی پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کے بیشتر حصوں میں کم گہرے نشیبی علاقے ہیں مثلاً گبسن صحرا سطح مرتفع کے وسط میں اور گریٹ وکٹورین صحرا جنوب میں واقع ہیں۔

آسٹریلیا کی مغربی سطح مرتفع ساحلی میدان کی طرف زیادہ ڈھلوان ہے۔ جنوب مغرب میں ڈھلوان کنارہ ڈارلنگ سکارپ کہلاتا ہے۔ سطح مرتفع میں پانی کی کمی ہے۔ اس کے بیشتر حصوں میں پانی موجود نہیں ہے۔ مستقل طور پر بہنے والے دریا ناپید ہیں۔ صرف شمالی اور مغربی کناروں پر چھوٹے چھوٹے دریا بہتے ہیں۔ جب بارش ہوتی ہے تو ہموار فرشوں والی جھیلوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے اور شور جھیلیں بن جاتی ہیں۔ عملِ تبخیر (Evaporation) سے پانی بخارات بن کر اُڑ جاتا ہے تو جھیل خشک نمک زدہ دلدل (Salt Marsh) کی شکل اختیار کر لیتی ہے جس پر کئی میٹر موٹی نمک کی تہ جمی ہوتی ہے۔ ایسی شور جھیلیں اور شور زار سطح مرتفع کے جنوب مغربی حصے میں بے شمار ہیں۔

2- وسطی میدان (Central Plains)

یہ مشرقی پہاڑوں اور مغربی سطح مرتفع کے درمیان واقع ہے۔ اور شمال میں جھیل کارپینٹیریا سے لے کر جنوب میں دریائے مرّے کے دہانے تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ خطہ تین نشیبی علاقوں پر مشتمل ہے:

i- خلیج کارپینٹیریا کا طاس   ii- جھیل آئر کا طاس   iii- مرّے ڈارلنگ کا طاس

i- خلیج کارپینٹیریا کا طاس (Basin of Gulf of Carpantaria)

یہ لہر دار سطح کا میدان ہے جس کی ڈھلان بہت معمولی ہے اور اس میں دریا دلدلی علاقے میں بہتے ہیں جو خلیج کے ساحلی علاقے ہیں۔ ان میں سے بہت سے دریا خلیج تک نہیں پہنچتے۔ کچھ موسمی ہیں جو صرف بارش کے موسم میں بہتے ہیں۔

ii- جھیل آئر کا طاس (Basin of Lake Aire)

یہ پلیٹ نما وسیع نشیبی علاقہ ہے جس کو بارکلے ٹیبل لینڈ (Barkly Table Land) اور سیلون رینج (Selwyn Range) کارپینٹیریا کے نشیبی میدان سے جدا کرتے ہیں۔ جھیل آئر کا طاس 1243000 مربع کلومیٹر کے رقبے میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ خطہ دنیا کے بڑے بڑے اندرونی نکاس کے علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس میں بہت سی شور جھیلیں اور نمک زدہ دلدلی علاقے ہیں جن میں پانی نہیں ہے اور ان کے فرش نمک کی موٹی موٹی تہوں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ ان سب میں جھیل آئر سب سے بڑی ہے جو سطح سمندر سے 12 میٹر نیچے ہے۔

iii- مرّے ڈارلنگ کا طاس (Basin of Mary Darling)

یہ تینوں طاسوں میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ یہ ایک وسیع میدان ہے جس کو مرّے، ڈارلنگ اور ان کے معاون دریا سیراب کرتے ہیں۔ اس میں درخت ناپید ہیں۔ یہ میدان آسٹریلیا کی معیشت میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دریائے مرے اور دریائے مرّم

بجی میں سال بھر پانی بہتا ہے اور یہ فصلوں کی کاشت کے لیے پانی مہیا کرتے ہیں۔ دریائے مرّے میں اس کے دہانے کے قریب تو جہاز رانی نہیں ہو سکتی کیونکہ جھیل سکندریہ جس میں یہ دریا گرتا ہے ریت باروں اور ساحلی جھیلوں سے گھری ہوئی ہے۔ البتہ اس کی درمیانی گزرگاہیں مقامی طور پر آبی راستے مہیا کرتی ہیں۔

3- مشرقی پہاڑ (Eastern Mountain)

یہ پہاڑ براعظم آسٹریلیا کے مشرقی ساحل کے متوازی کیپ یارک (کوئینز لینڈ) سے وکٹوریا سٹیٹ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کا کچھ حصہ جزیرہ تسمانیہ میں موجود ہے۔ ان کی زیادہ سے زیادہ بلندی 2000 میٹر ساؤتھ ویلز اور وکٹوریا کی سرحد پر ہے۔ ماؤنٹ کوسی اسکو (Mount Kosciusko) اس کی بلند ترین چوٹی ہے جس کی بلندی 2228 میٹر ہے۔ مشرقی پہاڑی سلسلے کا مشرقی پہلو زیادہ ڈھلوان ہے اور مغرب کی طرف ڈھلوان بہت کم ہے اور بتدریج کم ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ یہ وسطی میدان کے ساتھ مدغم ہو جاتی ہے۔ مشرق کی طرف بہنے والے دریا چھوٹے اور تیز رفتار ہیں جو مغرب کی طرف بہتے ہیں اور لمبے ہیں اور معمولی ڈھلان پر بہتے ہیں۔ ان پہاڑوں کی مشرقی ڈھلانوں پر بارش زیادہ ہوتی ہے اور نچلی ڈھلانیں جنگلات سے ڈھکی ہوئی ہیں۔

آب و ہوا (Climate)

براعظم آسٹریلیا 10 درجے عرض بلد جنوبی اور 40 درجے عرض بلد جنوبی کے درمیان واقع ہے۔ خط جدی قریباً اس کے درمیان میں سے گزرتا ہے جو براعظم کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ براعظم کے کل رقبے کا قریباً 40 فیصد حصہ منطقہ حارہ میں واقع ہے۔ جبکہ باقی حصہ نیم حاری (Sub-Tropical) اور گرم منطقہ معتدلہ (Warm Temperate Zone) میں ہے۔

درجہ حرارت (Temprature)

کسی ملک کی آب و ہوا کے مطالعہ کے لیے اس کے موسمی درجہ حرارت کا علم ہونا ضروری ہے۔

i- موسم گرما (Summer Season)

موسم گرما کے وسط میں قریباً 23 دسمبر کو سورج خطِ جدی پر عموداً چمکتا ہے۔ اس لیے آسٹریلیا کے بیشتر حصے میں جنوری گرم ترین مہینہ ہوتا ہے جبکہ درجہ حرارت $25^{o}C$ سے بڑھ جاتا ہے چنانچہ آسٹریلیا کے شمال مغربی حصے کا درجہ حرارت $35^{o}C$ سے بڑھ جاتا ہے۔ موسم گرما کا اوسط درجہ کا خطِ مساوی الحرارت (Iso-Therm) براعظم کے وسطی حصے میں جنوب کی طرف مڑ جاتا ہے جس سے واضح ہے کہ براعظم کا اندرونی حصہ مشرقی اور مغربی علاقوں کی نسبت زیادہ گرم ہوتا ہے۔ یہاں گرمیوں کا اوسط درجہ حرارت عام طور پر $38^{o}C$ ہوتا ہے۔

آسٹریلیا کے بیشتر جنوبی حصے میں موسم گرما کا اوسط درجہ حرارت $20^{o}C$ اور $25^{o}C$ کے درمیان رہتا ہے۔ صرف انتہائی جنوبی علاقے جس میں تسمانیہ شامل ہے درجہ حرارت $20^{o}C$ سے کم ہوتا ہے۔

ii- موسم سرما (Winter Season)

21 جون کو سورج شمالی نصف کرّہ میں خط سرطان پر عموداً ہوتا ہے اور آسٹریلیا میں سردی کا موسم ہوتا ہے۔ صرف براعظم کے شمالی ساحلی

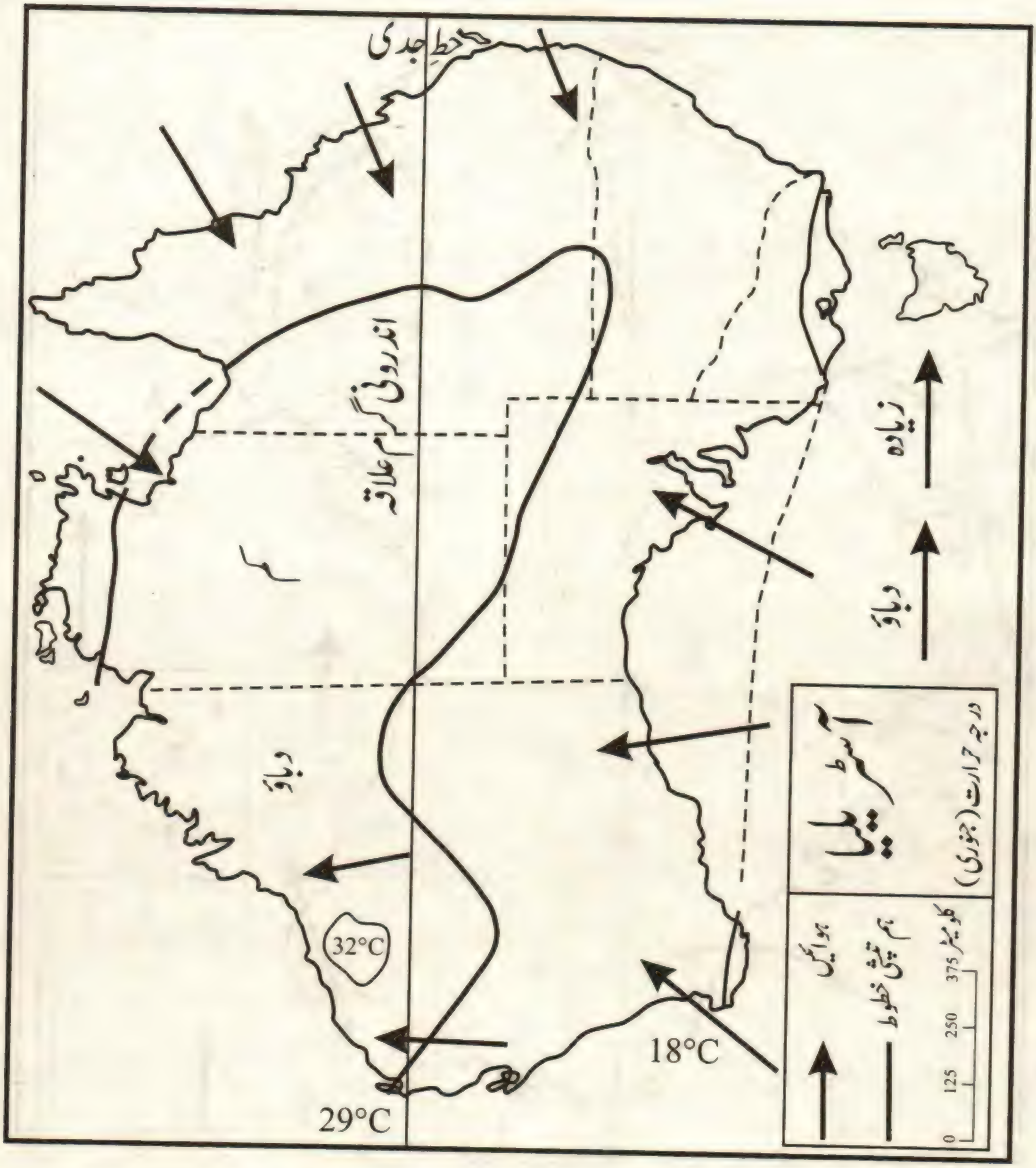
آسٹریلیا
درجہ حرارت (جنوری)
ہوائیں
ہم تپش خطوط
کلومیٹر
0 125 250 375
خطِ جدی
اندرونی گرم علاقہ
دباؤ
زیادہ
دباؤ
32°C
18°C
29°C

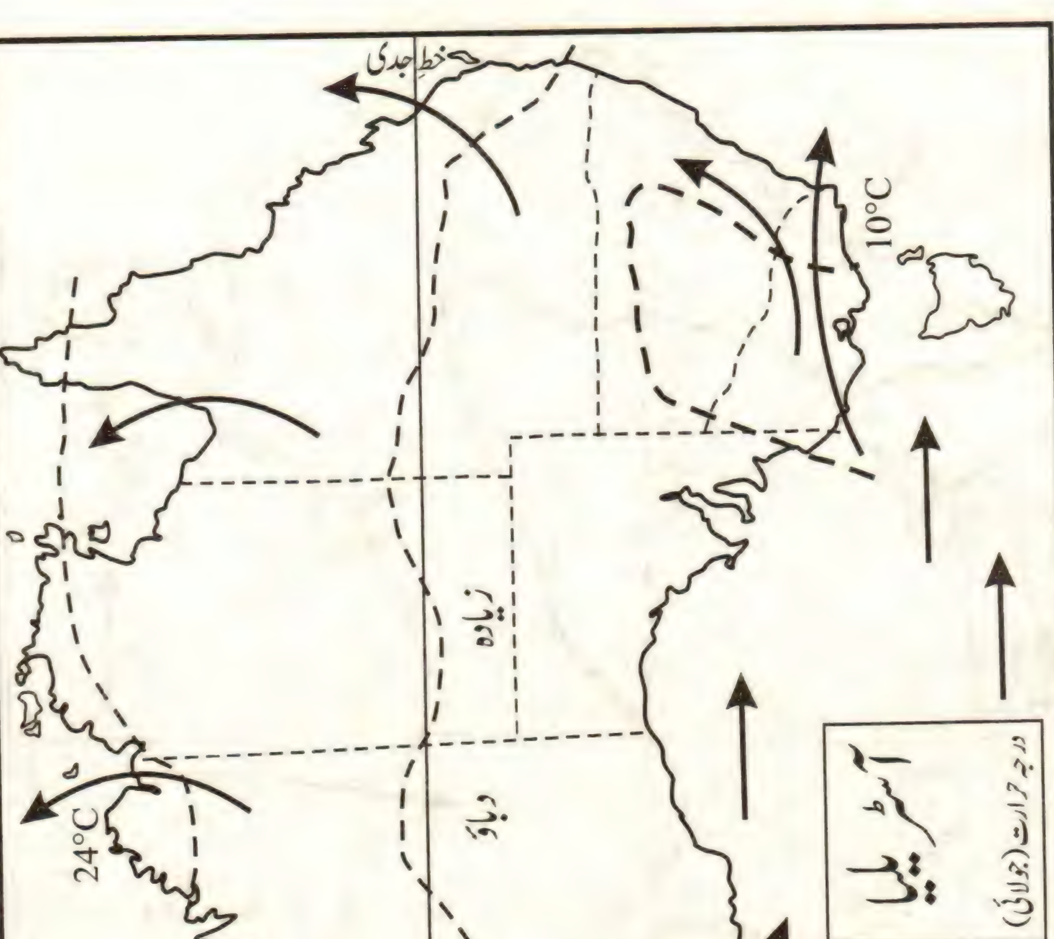
خطِ جدی
24°C
16°C
10°C
زیادہ
دباؤ
آسٹریلیا
درجہ حرارت (جولائی)
ہوائیں
ہم تپشی خطوط
کلومیٹر
0 125 250 375

کوئی اثر نہیں ہوا۔ سطح مرتفع کا بیشتر حصہ سطح سمندر سے قریباً 180 میٹر سے 300 میٹر تک بلند ہے جس میں ہموار میدانوں کے وسیع علاقے موجود ہیں۔ ان میدانی حصوں میں کہیں کہیں کچھ بلند علاقے بھی ہیں مثلاً شمال مغرب میں آرن ہملینڈ (Arnhamland) سطح مرتفع، کمبرلے سطح مرتفع اور ہمرزلے کی پہاڑیاں۔ مغربی سطح مرتفع کے مشرقی حصے میں میکڈونل اور مسگریو پہاڑیاں ہیں۔ یہ پہاڑیاں براعظم کے وسط میں شرقاً غرباً ایک دوسرے کے متوازی پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کے بیشتر حصوں میں کم گہرے نشیبی علاقے ہیں مثلاً گبسن صحرا سطح مرتفع کے وسط میں اور گریٹ وکٹورین صحرا جنوب میں واقع ہیں۔

آسٹریلیا کی مغربی سطح مرتفع ساحلی میدان کی طرف زیادہ ڈھلوان ہے۔ جنوب مغرب میں ڈھلوان کنارہ ڈارلنگ سکارپ کہلاتا ہے۔ سطح مرتفع میں پانی کی کمی ہے۔ اس کے بیشتر حصوں میں پانی موجود نہیں ہے۔ مستقل طور پر بہنے والے دریا ناپید ہیں۔ صرف شمالی اور مغربی کناروں پر چھوٹے چھوٹے دریا بہتے ہیں۔ جب بارش ہوتی ہے تو ہموار فرشوں والی جھیلوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے اور شور جھیلیں بن جاتی ہیں۔ عملِ تبخیر (Evaporation) سے پانی بخارات بن کر اُڑ جاتا ہے تو جھیل خشک نمک زدہ دلدل (Salt Marsh) کی شکل اختیار کر لیتی ہے جس پر کئی میٹر موٹی نمک کی تہ جمی ہوتی ہے۔ ایسی شور جھیلیں اور شور زار سطح مرتفع کے جنوب مغربی حصے میں بے شمار ہیں۔

2- وسطی میدان (Central Plains)

یہ مشرقی پہاڑوں اور مغربی سطح مرتفع کے درمیان واقع ہے۔ اور شمال میں جھیل کارپینٹیریا سے لے کر جنوب میں دریائے مرّے کے دہانے تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ خطہ تین نشیبی علاقوں پر مشتمل ہے:

i- خلیج کارپینٹیریا کا طاس   ii- جھیل آئر کا طاس   iii- مرّے ڈارلنگ کا طاس

i- خلیج کارپینٹیریا کا طاس (Basin of Gulf of Carpantaria)

یہ لہردار سطح کا میدان ہے جس کی ڈھلان بہت معمولی ہے اور اس میں دریا دلدلی علاقے میں بہتے ہیں جو خلیج کے ساحلی علاقے ہیں۔ ان میں سے بہت سے دریا خلیج تک نہیں پہنچتے۔ کچھ موسمی ہیں جو صرف بارش کے موسم میں بہتے ہیں۔

ii- جھیل آئر کا طاس (Basin of Lake Aire)

یہ پلیٹ نما وسیع نشیبی علاقہ ہے جس کو بارکلے ٹیبل لینڈ (Barkly Table Land) اور سیلوِن رینج (Selwyn Range) کارپینٹیریا کے نشیبی میدان سے جدا کرتے ہیں۔ جھیل آئر کا طاس 1243000 مربع کلومیٹر کے رقبے میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ خطہ دنیا کے بڑے بڑے اندرونی نکاس کے علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس میں بہت سی شور جھیلیں اور نمک زدہ دلدلی علاقے ہیں جن میں پانی نہیں ہے اور ان کے فرش نمک کی موٹی موٹی تہوں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ ان سب میں جھیل آئر سب سے بڑی ہے جو سطح سمندر سے 12 میٹر نیچے ہے۔

iii- مرّے ڈارلنگ کا طاس (Basin of Mary Darling)

یہ تینوں طاسوں میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ یہ ایک وسیع میدان ہے جس کو مرّے، ڈارلنگ اور ان کے معاون دریا سیراب کرتے ہیں۔ اس میں درخت ناپید ہیں۔ یہ میدان آسٹریلیا کی معیشت میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دریائے مرے اور دریائے مرّم

بجی میں سال بھر پانی بہتا ہے اور یہ فصلوں کی کاشت کے لیے پانی مہیا کرتے ہیں۔ دریائے مڑے میں اس کے دہانے کے قریب تو جہاز رانی نہیں ہوسکتی کیونکہ جھیل سکندریہ جس میں یہ دریا گرتا ہے ریت باروں اور ساحلی جھیلوں سے گھری ہوئی ہے۔ البتہ اس کی درمیانی گزرگاہیں مقامی طور پر آبی راستے مہیا کرتی ہیں۔

3- مشرقی پہاڑ (Eastern Mountain)

یہ پہاڑ براعظم آسٹریلیا کے مشرقی ساحل کے متوازی کیپ یارک (کوئینز لینڈ) سے وکٹوریا سٹیٹ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کا کچھ حصہ جزیرہ تسمانیہ میں موجود ہے۔ ان کی زیادہ سے زیادہ بلندی 2000 میٹر ساؤتھ ویلز اور وکٹوریا کی سرحد پر ہے۔ ماؤنٹ کوسی اسکو (Mount Kosciusko) اس کی بلندترین چوٹی ہے جس کی بلندی 2228 میٹر ہے۔ مشرقی پہاڑی سلسلے کا مشرقی پہلو زیادہ ڈھلوان ہے اور مغرب کی طرف ڈھلوان بہت کم ہے اور بتدریج کم ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ یہ وسطی میدان کے ساتھ مدغم ہوجاتی ہے۔ مشرق کی طرف بہنے والے دریا چھوٹے اور تیز رفتار ہیں جو مغرب کی طرف بہتے ہیں اور لمبے ہیں اور معمولی ڈھلان پر بہتے ہیں۔ ان پہاڑوں کی مشرقی ڈھلانوں پر بارش زیادہ ہوتی ہے اور نچلی ڈھلانیں جنگلات سے ڈھکی ہوئی ہیں۔

آب وہوا (Climate)

براعظم آسٹریلیا 10 درجے عرض بلد جنوبی اور 40 درجے عرض بلد جنوبی کے درمیان واقع ہے۔ خط جدی قریباً اس کے درمیان میں سے گزرتا ہے جو براعظم کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ براعظم کے کل رقبے کا قریباً 40 فیصد حصہ منطقہ حارہ میں واقع ہے۔ جبکہ باقی حصہ نیم حاری (Sub-Tropical) اور گرم منطقہ معتدلہ (Warm Temperate Zone) میں ہے۔

درجہ حرارت (Temprature)

کسی ملک کی آب وہوا کے مطالعہ کے لیے اس کے موسمی درجہ حرارت کا علم ہونا ضروری ہے۔

i- موسم گرما (Summer Season)

موسم گرما کے وسط میں قریباً 23 دسمبر کو سورج خطِ جدی پر عموداً چمکتا ہے۔ اس لیے آسٹریلیا کے بیشتر حصے میں جنوری گرم ترین مہینہ ہوتا ہے جبکہ درجہ حرارت 25^oC سے بڑھ جاتا ہے چنانچہ آسٹریلیا کے شمال مغربی حصے کا درجہ حرارت 35^oC سے بڑھ جاتا ہے۔ موسم گرما کا اوسط درجہ کا خطِ مساوی الحرارت (Iso-Therm) براعظم کے وسطی حصے میں جنوب کی طرف مڑ جاتا ہے جس سے واضح ہے کہ براعظم کا اندرونی حصہ مشرقی اور مغربی علاقوں کی نسبت زیادہ گرم ہوتا ہے۔ یہاں گرمیوں کا اوسط درجہ حرارت عام طور پر 38^oC ہوتا ہے۔

آسٹریلیا کے بیشتر جنوبی حصے میں موسم گرما کا اوسط درجہ حرارت 20^oC اور 25^oC کے درمیان رہتا ہے۔ صرف انتہائی جنوبی علاقے جس میں تسمانیہ شامل ہے درجہ حرارت 20^oC سے کم ہوتا ہے۔

ii- موسم سرما (Winter Season)

21 جون کو سورج شمالی نصف کرّہ میں خط سرطان پر عموداً ہوتا ہے اور آسٹریلیا میں سردی کا موسم ہوتا ہے۔ صرف براعظم کے شمالی ساحلی

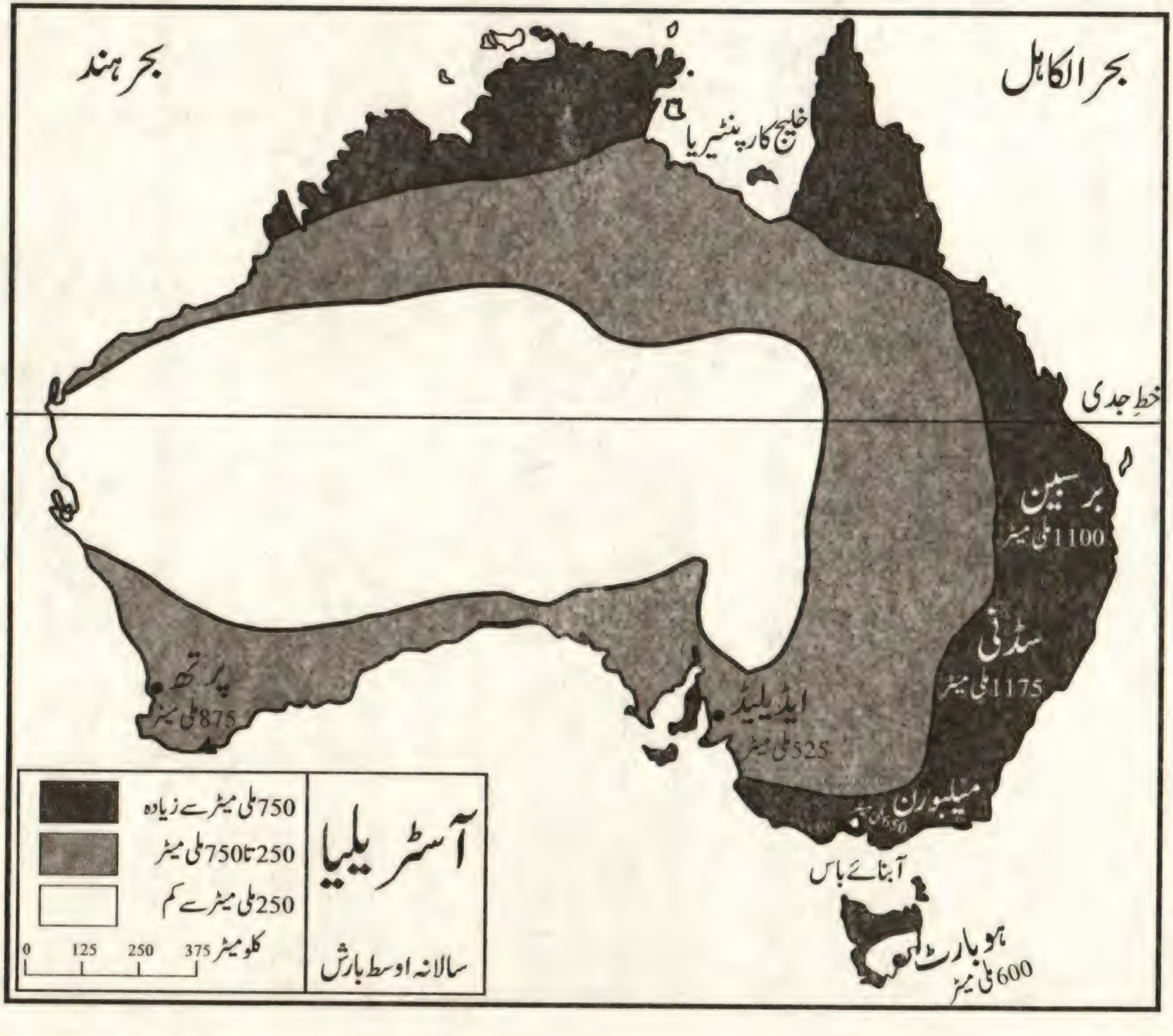
بحر الکاہل
بحر ہند
خلیج کارپنٹیریا
خطِ جدی
برسبین
1100 ملی میٹر
سڈنی
1175 ملی میٹر
میلبورن
آبنائے باس
ہوبارٹ
600 ملی میٹر
ایڈیلیڈ
525 ملی میٹر
پرتھ
875 ملی میٹر
آسٹریلیا
سالانہ اوسط بارش
750 ملی میٹر سے زیادہ
250 تا 750 ملی میٹر
250 ملی میٹر سے کم
کلو میٹر
0
125
250
375

علاقوں میں درجہ حرارت 25°C سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس علاقے سے جنوب کی طرف درجہ حرارت بتدریج کم ہوتا جاتا ہے۔ براعظم کے بیشتر حصے میں درجہ حرارت 10°C سے اوپر رہتا ہے۔ انتہائی جنوبی حصے میں درجہ حرارت بہت زیادہ گر جاتا ہے۔ براعظم کے جنوب مشرقی حصے کے کوہستانی علاقوں اور جزیرہ تسمانیہ میں موسم سرما کا اوسط حرارت 10°C سے کم ہوتا ہے۔

بارش اور ہوائیں (Rain and Winds)

آسٹریلیا کو ایک خشک ترین براعظم کہا جاتا ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ ایک بڑی وجہ تو یہ ہے کہ براعظم زیادہ تر خطِ جدی کی لپیٹ میں ہے جو شرقاً غرباً زیادہ فاصلے پر پھیلا ہوا ہے اور اس کے اپنی نوعیت کے طبعی خدوخال کا عمل دخل ہے۔ آسٹریلیا کی جائے وقوع ایسی ہے کہ یہ خطِ استوا سے دور فاصلے پر واقع ہے۔ اس لیے استوائی قسم کی آب و ہوا سے محروم ہے۔ 30 درجے عرض بلد جنوبی سے شمال کی طرف براعظم جنوب مشرقی تجارتی ہواؤں کے زیر اثر ہے جو خشک ہوائیں ہیں اور صرف مشرقی ساحل پر بارش برساتی ہیں۔ مشرقی پہاڑ سمندر کی طرف سے آنے والی ہواؤں کو روک لیتے ہیں۔

30 درجے عرض بلد کے جنوب میں بارش والی مغربی ہوائیں صرف جنوبی ساحلی علاقوں میں ہی سردیوں میں اثر انداز ہوتی ہیں سوائے جزیرہ تسمانیہ کے جہاں سارا سال بارش ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ زیادہ جنوب کی طرف واقع ہے۔

موسم گرما (نومبر تا اپریل) میں براعظم آسٹریلیا کا شمال مغربی اور شمالی حصہ بہت گرم ہو جاتا ہے۔ اس لیے یہاں کم دباؤ کا علاقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بارش سے لدی ہوئی مون سون ہوائیں شمال مغرب میں سمندر کی طرف سے چلتی ہیں اور شمالی ساحلی علاقے پر خوب بارش برساتی ہیں۔ لیکن براعظم کے اندرونی علاقوں میں نہیں پہنچتیں۔ یہ علاقے جنوب مشرقی تجارتی ہواؤں کے زیر اثر ہیں جو یہاں پہنچتے پہنچتے خشک ہو جاتی ہیں۔ حقیقتاً آسٹریلیا کا بیشتر حصہ موسم گرما میں بارش سے محروم رہتا ہے۔ موسم گرما میں صرف شمالی اور مشرقی حاشیائی علاقوں میں زیادہ بارش ہوتی ہے۔ مغربی ہواؤں کے حلقے میں گرمیوں میں بھی بارش ہوتی ہے اور سردی کے موسم میں بھی۔

موسم سرما (مئی سے اکتوبر) میں سورج شمالی نصف کرہ میں خط سرطان پر عموداً چمکتا ہے اور مغربی ہواؤں کا حلقہ شمال کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ براعظم کا بیشتر جنوبی حصہ ان ہواؤں کے زیر اثر آ جاتا ہے۔ اس لیے جنوب مغربی اور جنوبی حصوں میں سردیوں میں بارش ہوتی ہے۔ گویا ان علاقوں کی آب و ہوا رومی آب و ہوا کی خاصیت رکھتی ہے جہاں موسم گرما خشک اور موسم سرما مرطوب ہوتا ہے۔ اس رومی علاقے کے شمال کی طرف ایک زیادہ دباؤ کا وسیع علاقہ پیدا ہو جاتا ہے اور جنوب مشرقی خشک ہوائیں شمالی سمندروں کی طرف چلتی ہیں۔ چنانچہ موسم سرما میں براعظم آسٹریلیا میں سوائے انتہائی جنوبی حصے اور مشرقی ساحلی علاقے میں بہت کم بارش ہوتی ہے۔

سارا سال بارش والے علاقے (Whole Year Rainfall Areas)

براعظم کے بہت کم علاقوں میں سارا سال بارش ہوتی ہے۔ وہ علاقے؛

i- مشرقی ساحلی علاقہ خاص طور پر 30 درجے عرض بلد جنوبی کے شمال میں۔

ii- جزیرہ تسمانیہ جو کہ سارا سال مغربی ہواؤں کے زیر اثر ہوتا ہے۔

iii- براعظم کا جنوب مشرقی کونہ (نیوساؤتھ ویلز کا بیشتر حصہ اور وکٹوریہ کا نصف حصہ) جہاں گرمی کے موسم میں ٹراپیکل سائیکلون بارش لاتے ہیں اور سردیوں میں مغربی ہوائیں بارش برساتی ہیں۔

ڈارون
کیئرنز
ٹاؤنزولے
روک ہمپٹن
ڈیمپائر
ایلس سپرنگز
برسبین
جیرلڈٹن
پورٹ آگسٹا
کارگرلی
پرتھ
اَسپرنس
ایڈیلیڈ
سڈنی
نیوکاسل
ایلبنیی
کنگسٹن
کین برا
ولن گونگ
میلبورن
گی لونگ
ہوبارٹ
آسٹریلیا
آبادی
50000 سے کم افراد
50000 سے 250000 افراد
250000 سے 1000000 افراد
1000000 سے 5000000 افراد
0 125 250 375 کلومیٹر

سائیکلونی (گردبادی) بارش (Cyclonic Rainfall)

براعظم آسٹریلیا میں گردباد بھی بعض علاقوں میں بارشوں کا موجب بنتے ہیں۔ ٹراپیکل گردباد عام طور پر گرمی کے موسم میں شمالی اور مشرقی حصوں پر بارش برساتے ہیں۔ بعض اوقات براعظم کے اندرونی حصوں پر بھی اثرانداز ہوتے ہیں۔ منطقہ معتدلہ کے گردباد موسم سرما میں مغربی آسٹریلیا کے جنوب مغربی حصے، جنوبی آسٹریلیا کے ساحلی میدان، نیوساؤتھ ویلز کے بیشتر حصے اور تسمانیہ میں بارش برساتے ہیں۔

آسٹریلیا میں بارش کی مقداری تقسیم (Distribution of Rainfall in Australia)

آسٹریلیا میں سب سے زیادہ بارش کوئینز لینڈ کے شمال مشرقی ساحل پر ہوتی ہے جہاں ڈیرال (Deeral) کی سالانہ بارش کی اوسط مقدار 4400 ملی میٹر ہے۔ دوسرا زیادہ بارش کا علاقہ جزیرہ تسمانیہ کا مغربی ساحل ہے جہاں سالانہ بارش کی اوسط 3500 ملی میٹر ہے۔ اس کے علاوہ شمالی ساحلی علاقے پر بھی کافی بارش ہوتی ہے۔

زیادہ بارش والے علاقوں کے متصل براعظم کے اندرونی حصوں میں درمیانی مقدار کی بارش ہوتی ہے۔ یہاں بارش کی سالانہ مقدار 500 ملی میٹر سے 1000 ملی میٹر ہے۔ بہت کم بارش والے علاقے براعظم کے اندرونی اور مغربی حصے ہیں۔ براعظم کا خشک ترین حصہ جھیل آئر (Lake Eyre) کے اردگرد کا علاقہ ہے جس میں صحرا سمپر ون (Desert Simpron) شامل ہے۔ یہاں بارش کی سالانہ اوسط مقدار 125 ملی میٹر سے کم ہے۔

آسٹریلیا کی آبادی 39,901,355 جو دوسرے براعظموں کے مقابلے میں سب سے کم ہے۔ آبادی کا بیشتر حصہ نیوساؤتھ ویلز اور وکٹوریہ میں آباد ہے۔ سارے براعظم کے حوالے سے آبادی کی گنجانیت 5 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔ برطانوی لوگوں کی آمد سے قبل آسٹریلیا کے اصلی باشندوں کی تعداد 3 لاکھ کے لگ بھگ تھی جو اٹھارہ سو سال قبل انڈونیشیا سے یہاں آکر آباد ہوئے۔ برطانوی لوگوں کی آبادکاری 1788ء سے شروع ہوئی جب کیپٹن کک نامی ایک انگریز سیاح جہازران اپنے ساتھیوں سمیت آسٹریلیا کے مشرقی ساحل پر سڈنی کے مقام پر اترا۔ اس مقام پر انگریزوں کی پہلی بستی قائم ہوئی۔

ابتدا میں یہاں پہلے جرائم پیشہ لوگ آباد کیے گئے۔ پھر قیدیوں اور آزاد لوگوں کی نئی بستیاں قائم کی گئیں۔ انیسویں صدی کے وسط میں یورپین لوگوں کی آبادی 4 لاکھ تھی۔ دس سال کے عرصے میں بڑھ کر تین گنا ہوگئی۔ آسٹریلیا کی آبادکاری میں معدنیات کی دریافت کا بہت بڑا حصہ ہے۔ 1890ء میں مغربی آسٹریلیا میں کارگورلی (Kalgoorlie) کے مقام پر سونے کی کان کی دیافت کی وجہ سے آبادی میں بہت اضافہ ہوا۔ اسی طرح نیوساؤتھ ویلز میں بروکن ہل کے مقام پر معدنیات کی دریافت سے آبادی بہت تیزی سے بڑھ گئی۔

آبادی کی تقسیم (Distribution of Population)

آسٹریلیا کے گنجان آباد علاقے مندرجہ ذیل ہیں:

i- آسٹریلیا کا دارالحکومت کینبرا (Canberra) (424666)

ii- نیوساؤتھ ویلز (New South Wales) (6,764,600)

iii- وکٹوریہ (Victoria) (5037,700)

براعظم میں آبادی کی تقسیم ایک جیسی نہیں ہے۔ بہت سے لوگ ساحلی علاقوں اور ساحلوں کے قریب علاقوں میں رہتے ہیں۔ ان علاقوں کی آب وہوا اچھی ہے کیونکہ یہ منطقہ معتدلہ کے خطے میں واقع ہیں۔ 99 فیصد لوگ برطانیہ ودیگر ممالک سے آکر یہاں بس گئے ہیں۔ یہاں بارش یقینی ہوتی ہے۔ پانی کی فراوانی ہے اور قابلِ کاشت زمین کافی ہے۔

براعظم کے اندرونی حصوں میں عام طور پر آبادی کم ہے۔ ان علاقوں میں لوگ زیادہ تر بھیڑیں پالتے ہیں، کان کنی کرتے ہیں۔ ان علاقوں میں آبادی کی گنجائیت بہت ہی کم (20 کلومیٹر میں ایک فرد)۔ پانی کی قلت ہے۔ آرٹیزن کنویں پانی مہیا کرتے ہیں۔ ایک اور خاص بات آسٹریلیا کی آبادی کی تقسیم کے بارے میں یہ ہے کہ قریباً 89 فیصد لوگ شہروں میں آباد ہیں اور صرف 11 فیصد قصبوں اور دیہات میں رہتے ہیں۔

شہروں میں لوگ اس لیے کھنچے چلے آتے ہیں کہ شہروں میں سہولتیں بہت ہیں۔ کاروبار اور ملازمتوں کے مواقع مہیا ہیں۔ دیہات میں زندگی کی مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ پانی کی کمی کی وجہ سے کھیتی باڑی نہیں ہوسکتی۔ جانوروں، بھیڑوں اور مویشیوں کے لیے پانی کی کمی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ بڑے بڑے کھیتوں میں مشینوں، ٹریکٹروں وغیرہ کے استعمال سے مزدوروں کی ضرورت نہیں رہتی۔ نیز بھیڑوں وغیرہ کی پرورش کے لیے کم افراد درکار ہیں۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ آسٹریلیا کی کل آبادی کے 80 فیصد لوگ اس لائن کے جنوب مشرقی حصے میں رہتے ہیں جو بندرگاہ برسبین (کوئینز لینڈ) اور پورٹ آگسٹا (جنوبی آسٹریلیا) کو آپس میں ملاتی ہے۔

سوالات

1- براعظم آسٹریلیا کی آبادکاری کے بارے میں ایک جامع مضمون لکھیے۔

2- براعظم آسٹریلیا کو کون کون سے تین بڑے طبعی خطوں میں تقسیم کیا جاتا ہے؟ ہر ایک خطے کا حال مختصر طور پر بیان کیجیے۔

3- براعظم آسٹریلیا کی آب وہوا مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت بیان کیجیے:

i- موسم گرما کے حالات   ii- موسم سرما کے حالات

iii- ہوائیں اور بارش   iv- گردبادی (سائکلونی) بارش

4- آسٹریلیا میں بارش کی تقسیم کا جائزہ لیجیے۔ نیز سارا سال بارش والے علاقوں کی نشاندہی کیجیے۔

5- آسٹریلیا کی تقسیم آبادی کے بارے میں اپنی معلومات فراہم کیجیے۔ خاص طور پر تین گنجان آباد علاقوں کا ذکر کیجیے۔

6- خالی جگہ پُر کیجیے:

i- آسٹریلیا کا جنوبی حصہ زیادہ تر............ میں واقع ہے۔

ii- مشرقی پہاڑ آسٹریلیا کے............ کے............ پھیلے ہوئے ہیں۔

iii- آسٹریلیا میں............ بہنے والے دریا ناپید ہیں۔

iv- موسم سرما میں براعظم آسٹریلیا کا بیشتر جنوبی حصہ............ کے زیر اثر آجاتا ہے۔

v- آسٹریلیا کے جنوبی اور جنوب مغربی حصوں کی آب وہوا............ ہے۔

باب 16

براعظم انٹارکٹکا

(Antarctica)

سطحی خدوخال (Surface Features)

انٹارکٹکا ایک وسیع کوہستانی براعظم ہے جو جنوبی قطب کے اردگرد پھیلا ہوا ہے اور دائرہ قطب جنوبی (Antarctic Circle) یعنی 66.5 عرض بلد جنوبی سے آگے تک چلا گیا ہے۔ وسعت کے لحاظ سے یہ یورپ سے بڑا ہے۔ یہ زیادہ تر سطح مرتفع ہے جو مختلف موٹائی کی برف کی چادر (Ice-Sheet) سے ڈھکا ہوا ہے۔ یہ برف کی چادر ایک جیسی موٹائی کی نہیں۔ کہیں اس کی موٹائی چند سو میٹر ہے اور کہیں کئی ہزار میٹر۔ البتہ بعض جگہ برف پوش پہاڑ 6 ہزار میٹر کی بلندی تک پہنچتے ہیں۔ انٹارکٹکا کو ایک ایسے کیک سے تشبیہ دی جاتی ہے جس میں سے دو تکونی ٹکڑے کاٹ لیے گئے ہوں۔ یعنی بحیرہ ویڈل (The Weddle Sea) اور بحیرہ راس (The Ross Sea)۔ پہاڑ زیادہ تر آتش فشانی چٹانوں سے بنے ہوئے ہیں۔ ماؤنٹ ایرے بس (Mt. Erebus) کی ابھی تک آتش فشانی سرگرمی جاری ہے۔ ایک پہاڑی سلسلہ جنوبی امریکہ کی طرف پھیلا ہوا ہے جو گراہم لینڈ (Graham Land) کا جزیرہ نما بن گیا ہے۔ دراصل یہ کوہ اینڈیز کے سلسلے کی کڑی ہے۔

طبعی خطے (Physical Regions)

براعظم انٹارکٹکا دو بڑے ارضیاتی خطوں پر مشتمل ہے۔ ان میں بڑا خطہ مشرقی انٹارکٹکا زیادہ تر مشرقی نصف کرہ میں واقع ہے۔ ماہرین ارضیات کے خیال کے مطابق یہ غالباً پری کیمبرئن دور (Precambrian Period) کی شیلڈ ہے جو قدیم ترین چٹانوں سے ساختہ ہے۔ پری کیمبریئن ارضیاتی دور موجودہ دور سے قبل 570 ملین سال اور 4 بلین سال کے درمیان تھا۔ دوسرا بڑا خطہ مغربی انٹارکٹکا ہے جو زیادہ تر مغربی نصف کرہ میں واقع ہے اور غالباً جنوبی امریکہ کے ملفوفہ اینڈیز پہاڑی سلسلے کی توسیع ہے۔

آب وہوا (Climate)

انٹارکٹکا کی سطح عام طور پر ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہے اور ہوا خشک ہے۔ موسم گرما میں بھی درجہ حرارت شاذ و نادر درجہ انجماد سے اوپر ہوتا ہے۔ موسم سرما میں درجہ حرارت 40°C درجہ انجماد سے نیچے چلا جاتا ہے۔ برفباری مسلسل کئی دنوں تک ہوتی رہتی ہے اور بعض اوقات برفانی طوفان خوفناک قسم کے برفباد (Blizzards) کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ مختصر سے موسم گرما میں جب درجہ حرارت بڑھتا ہے تو بہت زیادہ گھنی دھند چھا جاتی ہے۔ براعظم کی سطح پر کم سے کم درجہ حرارت 82.2- سینٹی گریڈ 21 جولائی 1983ء کو واسٹک سٹیشن (Vostok Station) پر مشاہدہ کیا گیا تھا۔ اس کے اندرونی حصے زبردست ثقیل قسم کی تند ہواؤں کی لپیٹ میں بھی آتے ہیں جو 320 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہیں اور بہت کم درجہ حرارت کے ملاپ سے خطرناک قسم کی ہوائی ٹھنڈک جیسے (Wind Chill) حالات پیدا کر دیتی ہیں۔

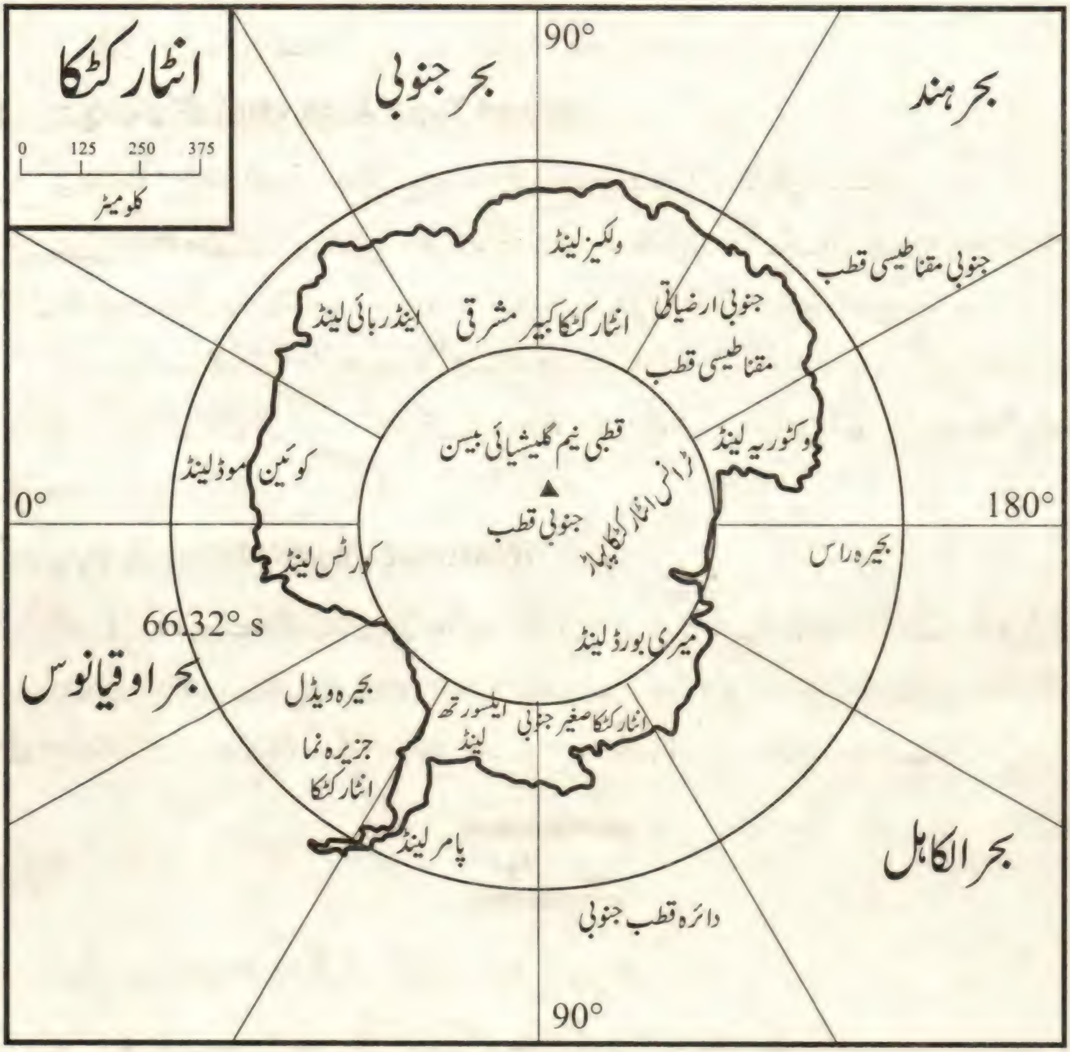
انٹارکٹکا
0 125 250 375
کلومیٹر
90°
بحر جنوبی
بحر ہند
ولکیز لینڈ
جنوبی مقناطیسی قطب
انڈربائی لینڈ
انٹارکٹکا کبیر مشرقی
جنوبی ارضیاتی
مقناطیسی قطب
قطبی نیم گلیشیائی بیسن
وکٹوریہ لینڈ
کوئین موڈ لینڈ
0°
180°
جنوبی قطب
ٹرانس انٹارکٹکا پہاڑ
کوٹس لینڈ
بحیرہ راس
66.32° s
میری بورڈ لینڈ
بحر اوقیانوس
بحیرہ ویڈل
ایلسورتھ لینڈ
انٹارکٹکا صغیر جنوبی
جزیرہ نما
انٹارکٹکا
پامر لینڈ
بحر الکاہل
دائرہ قطب جنوبی
90°

براعظم انٹارکٹکا کو تین بنیادی آب وہوا کے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

-1 اندرونی خطہ (Internal Region)

انتہائی سردی اور ہلکی برفباری اس خطے کی خصوصیت ہے۔

-2 ساحلی علاقے (Coastal Areas)

اس خطے کی خصوصیت کسی حد تک معتدل یا قدرے زیادہ درجہ حرارت اور مقابلتاً زیادہ بارش ہے۔

-3 جزیرہ نما انٹارکٹکا (Island Type Antarctic)

یہ خطہ مقابلتاً کم سرد اور مرطوب آب وہوا کا ہے جہاں عام طور پر درجہ حرارت درجہ انجماد سے اوپر رہتا ہے۔

براعظم انٹارکٹکا کو صحیح معنوں میں حقیقتاً ایک صحرا کہا جاسکتا ہے۔ کیونکہ یہاں پانی کی شکل میں بارش کی سالانہ اوسط مقدار صرف 50 ملی میٹر ہے۔ البتہ ساحلی علاقوں میں سالانہ بارش کی اوسط مقدار قدرے زیادہ یعنی 200 ملی میٹر سے زیادہ ہے۔

جب جنوبی کرّے میں گرمی کا موسم ہوتا ہے تو براعظم کے اندرونی حصے پر سورج متواتر چمکتا رہتا ہے اور غروب نہیں ہوتا اور سردی کے موسم میں تاریکی مسلسل چھائی رہتی ہے۔ ساحلی علاقوں میں جو دور شمال میں واقع ہیں گرمی کے موسم میں سورج بہت لمبے عرصے تک چمکتا ہے۔

قدرتی نباتات (Natural Vegetation)

چھوٹے چھوٹے پودے جو انٹارکٹکا میں سردی برداشت کر سکتے ہیں تھوڑے سے علاقوں میں جو یخ بستہ نہیں ہیں پائے جاتے ہیں۔ درخت ناپید ہیں اور نباتات قریباً 350 انواع (Species) تک محدود ہے۔ زیادہ تر کائی (Lichen)، دلدلی کائی (Mosses) اور الجی (Algae) جیسی نباتات انٹارکٹکا کے کچھ حصوں میں کثرت سے موجود ہے نیز پھولدار پودے بھی پائے جاتے ہیں۔

سوالات

-1 انٹارکٹکا کے خدوخال، وسعت اور محل وقوع کے بارے میں حقائق بیان کیجیے۔

-2 براعظم انٹارکٹکا کون سے دو بڑے ارضیاتی خطوں پر مشتمل ہے؟ ہر ایک کی خصوصیات کا ذکر کیجیے۔

-3 موسم سرما اور موسم گرما میں انٹارکٹکا کی آب وہوا پر درجہ حرارت کا کیا اثر پڑتا ہے؟

-4 آب وہوا کے لحاظ سے انٹارکٹکا کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؟ ہر ایک خطے کی خصوصیات درج کیجیے۔

-5 انٹارکٹکا میں کس قسم کی نباتات وجود میں آتی ہیں؟

APPENDIX (Countries of the World)

Total Area (square kilometers)			Population (millions) 2016	Capital
Rank	Country	Area		
1.	Russia	17,075,400	143.4 m	Moscow
2.	Canada	9,976,140	36.2 m	Ottawa
3.	United States of America	9,809,430	324.12 m	Washington, dc
4.	China	9,596,690	1372.3 m	Beijing
5.	Brazil	8,511,970	209.5 m	Brasilia
6.	Australia	7,713,360	24.3 m	Canberra
7.	India	3,287,590	1326.8 m	New Delhi
8.	Argentina	2,766,890	44 m	Buenos Aires
9.	Kazakhstan	2,717,300	17.86 m	Astana
10.	Sudan	2,505,810	41.18 m	Khartoum
11.	Algeria	2,381,740	40.3 m	Algiers
12.	Congo((DRC)	2,344,860	4.74 m	Kinshasa
13.	Saudia Arabia	2,149,690	32.16 m	Riyadh
14.	Mexico	1,958,200	128.63m	Mexico City
15.	Indonesia	1,904,570	260.5 m	Jakarta
16.	Libya	1,759,540	6.33 m	Tripoli
17.	Iran	1,648,000	80.04 m	Tehran
18.	Mongolia	1,566,500	3.01 m	Ulan Bator
19.	Peru	1,285,220	31.77 m	Lima
20.	Chad	1,284,000	14.5 m	N'djamena
21.	Niger	1,267,000	20.72 m	Niamey
22.	Angola	1,246,700	26 m	Luanda
23.	Mali	1,246190	18.13 m	Bamako
24.	South Africa	1,221,040	54.98 m	Pretoria
25.	Colombia	1,138,910	59 m	Bogota
26.	Ethiopia	1,100,760	101.8 m	Addis Ababa
27.	Bolivia	1,098,580	10.89 m	Sucre
28.	Mauritania	1,025,520	4.17 m	Nouakchott
29.	Egypt	1,001,450	93.3 m	Cairo
30.	Tanzania	945,090	50.5 m	Bodoma
31.	Nigeria	923,770	186.99 m	Abuja
32.	Venezuela	912,050	31.52 m	Caracas
33.	Namibia	824,290	2.51 m	Windhoek
34.	Mozambique	801,590	28.75 m	Maputo
35.	Pakistan	796,096	195.4 m	Islamabad

Total Area (square kilometers)			Population (millions) 2016	Capital
Rank	Country	Area		
36.	Turkey	779,450	79.62 m	Ankara
37.	Chile	756,950	18.1 m	Santiago
38.	ZAMBIA	752,610	16.72 m	Lusaka
39.	Myanmar	676,580	54.36 m	Rangoon
40.	Afghanistan	652,090	33.3 m	Kabul
41.	Somalia	637,660	11.08 m	Mogadishu
42.	Central African Republic	622,980	5 m	Bangui
43.	Ukraine	603,700	44.62 m	Kiev
44.	Madagascar	587,040	24.92 m	Antananarivo
45.	Botswana	581,730	2.3 m	Gaborone
46.	Kenya	580,370	47.25 m	Nairobi
47.	France	551,500	64.6 m	Paris
48.	Yemen	527,970	27.48 m	Sana'a
49.	Thailand	513,120	68.15 m	Bangkok
50.	Spain	504,780	46.06 m	Madrid
51.	Turkmenistan	488,100	5.44 m	Ashkabad
52.	Cameroon	475,440	24 m	Yaoundé
53.	Papua New Guinea	462,840	7.78 m	Port Moresby
54.	Sweden	449,960	9.58 m	Stockholm
55.	Uzbekistan	447,400	30.30 m	Tashkent
56.	Morocco	446,550	34.82 m	Rabat
57.	Iraq	438,320	37.55 m	Baghdad
58.	Paraguay	406,750	6.73 m	Asuncion
59.	Zimbabwe	390,760	15.97 m	Harare
60.	Japan	377,800	126.3 m	Tokyo
61.	Germany	356,910	80.6 m	Berlin
62.	Republic of the Congo	342,000	5 m	Brazzaville
63.	Finland	338,130	5.5 m	Helsinki
64.	Vietnam	331,690	94.44 m	Hanoi
65.	Malaysia	329,750	30.75 m	Kuala Lumpur
66.	Norway	323,900	5.27 m	Oslo
67.	Cote d'Ivoire	322,460	23.2 m	Yamoussoukro
68.	Poland	312,680	38.59 m	Warsaw
69.	Italy	301,270	59.8 m	Rome
70.	Philippines	300,000	102.25 m	Manila

Total Area (square kilometers)			Population (millions) 2016	Capital
Rank	Country	Area		
71.	Ecuador	283,560	16.3 m	Quito
72.	Burkina Faso	274,000	18.6 m	Ouagadougou
73.	New Zealand	270,990	4.57 m	Wellington
74.	Gabon	267,670	1.7 m	Libreville
75.	Western Sahara	267,000	0.58 m	El-Aaiun
76.	Guinea	245,860	7.4 m	Conakry
77.	United Kingdom	244,880	65.11 m	London
78.	Ghana	238,540	28.03 m	Accra
79.	Romania	237,500	19.36 m	Bucharest
80.	Laos	236,800	6 m	Vientiane
81.	Uganda	235,880	40.32 m	Kampala
82.	Guyana	214,970	0.77 m	Georgetown
83.	Oman	212,460	4.65 m	Muscat
84.	Belarus	207,600	9.4 m	Minsk
85.	Kyrgyzstan	198,500	6.03 m	Bishkek
86.	Senegal	196,720	15.59 m	Dakar
87.	Syria	185,180	18.56 m	Damascus
88.	Cambodia	181,040	15.83 m	Phnom Penh
89.	Uruguay	170,410	3.44 m	Montevideo
90.	Tunisia	163,610	11.38 m	Tunis
91.	Suriname	163,270	0.55 m	Paramaribo
92.	Bangladesh	144,000	163 m	Dhaka
93.	Tajikistan	143,100	8.67 m	Dushanbe
94.	Nepal	140,800	28.85 m	Kathmandu
95.	Greece	131,990	10.9 m	Athens
96.	Nicaragua	130,000	6.15 m	Managua
97.	Eritrea	121,140	5.3 m	Asmara
98.	North Korea	120,540	24.5 m	Pyongyang
99.	Malawi	118,480	17.75 m	Lilongwe
100.	Benin	112,620	11.1 m	Porto-Novo
101.	Honduras	112,090	8.1 m	Tegucigalpa
102.	Bulgaria	110,910	7.1 m	Sofia
103.	Cuba	110,860	11.3 m	Havana
104.	Guatemala	108,890	16.6 m	Guatemala City
105.	Iceland	103,000	0.33 m	Reykjavik

Total area (square kilometers)			Population (millions) 2016	Capital
Rank	Country	Area		
106.	Yugoslavia	102,170	11 m	Belgrade
107.	South Korea	99,020	50 m	Seoul
108.	Liberia	97,750	4.62 m	Monrovia
109.	Hungary	93.030	9.82 m	Budapest
110.	Portugal	90,390	10.30 m	Lisbon
111.	French Guinea	90,000	0.28 m	Cayenne
112.	Jordan	89,210	7.75 m	Amman
113.	Azerbaijan	86,600	10 m	Baku
114.	Austria	83,850	8.5 m	Vienna
115.	United Arab Emirates	83,600	9.27 m	Abu Dhabi
116.	Czech Republic	78,860	11 m	Prague
117.	Panama	75,520	3.99 m	Panama City
118.	Sierra Leone	71,740	6.59 m	Freetown
119.	Ireland	70,280	4.71 m	Dublin
120.	Georgia	69,700	3.9 m	Tbilisi
121.	Sri Lanka	65,610	20.81 m	Colombo
122.	Lithuania	65,200	2.85 m	Vilnius
123.	Latvia	64,500	1.96 m	Riga
124.	Togo	56,790	7.50 m	Lomé
125.	Croatia	56,540	4.2 m	Zagreb
126.	Bosnia and Herzegovina	51,130	3.80 m	Sarajevo
127.	Costa Rica	51,100	5 m	San Jose
128.	Slovakia	49,010	5.43 m	Bratislava
129.	Dominican Republic	48,730	11 m	Santo Domingo
130.	Bhutan	47,000	0.78 m	Thimphu
131.	Estonia	45,100	1.3 m	Tallinn
132.	Denmark	43,090	6 m	Copenhagen
133.	Switzerland	41,290	8.38 m	Berne
134.	Netherlands	37,330	16.98 m	Amsterdam
135.	Guinea-Bissau	36,120	1.8 m	Bissau
136.	Taiwan	35,760	24 m	Taipei
137.	Moldova	33,700	4.06 m	Chisinau
138.	Belgium	33,100	11.3 m	Brussels
139.	Lesotho	30,350	2.16 m	Maseru
140.	Armenia	29,800	3.03 m	Verevan

Total area (square kilometers)			Population (millions) 2016	Capital
Rank	Country	Area		
141.	Solomon Islands	28,900	0.59 m	Honiara
142.	Albania	28,750	3 m	Tirana
143.	Equatorial Guinea	28,050	0.87 m	Malabo
144.	Burundi	27,830	11.5 m	Bujumbura
145.	Haiti	27,750	10.85 m	Port-au- prince
146.	Rwanda	26,340	11.88 m	Kigali
147.	F.Y.R.O. Macedonia	25,710	1.98 m	Skopje
148.	Djibouti	23,200	428,000	Djibouti
149.	Belize	22,960	0.37 m	Belmopan
150.	Israel	21.060	8.19 m	Jerusalem
151.	El Salvador	21,040	5.79 m	San salvador
152.	Slovenia	20,250	2.07 m	Ljubljana
153.	Fiji	18.270	0.9 m	Suva
154.	Kuwait	17,820	4.01 m	Kuwait
155.	Swaziland	17,360	1.30 m	Mbabane
156.	Bahamas	13,880	.39 m	Nassau
157.	Vanuatu	12,190	0.27 m	Vila
158.	Gambia	11,300	2.06 m	Banjul
159.	Qatar	11,000	2.29 m	Doha
160.	Jamaica	10,990	2.80 m	Kingston
161.	Lebanon	10,400	5.99 m	Beirut
162.	Cyprus	9,250	1.18 m	Nicosia
163.	Brunei	5,770	.43 m	Bander Seri Begawan
164.	Trinidad and Tobago	5,130	1.37 m	Port-of-Spain
165.	Cape Verde	4,030	0.42 m	Praia
166.	Western Samoa	2,840	0.19 m	Apia
167.	Luxembourg	2,586	0.58 m	Luxembourg
168.	Comoros	2,230	0.81 m	Moronic
169.	Mauritius	2,040	1.28 m	Port Louis
170.	Sao Tomc and Principe	960	147,865	Sao tome
171.	Dominica	750	0.07 m	Roseau
172.	Tonga	750	0.11 m	Nukualofa

Total area (square kilometers)			Population (millions) 2016	Capital
Rank	Country	Area		
173.	Kiribati	730	0.11 m	Bairiki (Tarawa)
174.	Federated States of Micronesia	702	0.11 m	Kolonia
175.	Bahrain	680	1.4 m	Manama
176.	Saint Lucia	620	0.19 m	Castries
177.	Singapore	620	5.70 m	Singapore
178.	Palau	458	0.02 m	Koror
179.	Andorra	450	0.07 m	Andorra-la-Vella
180.	Seychelles	450	0.10m	Victoria
181.	Antigua and Barbuda	440	0.09 m	St john's
182.	Barbados	430	0.29 m	Bridgetown
183.	Saint Vincent and the Grenadines	390	0.11 m	Kingstown
184.	Saint Kitts and Nevis	360	0.06 m	Basseterre
185.	Grenada	340	0.11 m	St George's
186.	Malta	320	0.42 m	Valletta
187.	Maldives	300	0.37 m	Male
188.	Marshall Islands	179	0.05 m	Dalap-Uliga-Darrit
189.	Liechtenstein	160	0.04 m	Vaduz
190.	San Marino	60	0.03 m	San Marino
191.	Tuvalu	30	0.01 m	Fongafale
192.	Nauru	20	0.01 m	Nauru
193.	Monaco	(195 hac) 2	0.04 m	Monaco
194.	Vatican City	44 hac	About 1000 People	

Sources

1. Time Almanac 1999.
2. Statesman Year book 1998-99.
3. Encarta Encyclopedia.
4. Economics survey of Pakistan 2015 & 16
5. Pakistan Census 1998.
6. Statistical Yearbook 2016
7. Pakistan Petroleum Limited
8. Pakistan Bureau of Statistics
9. UNO Population Division